ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

بر ناظران دقیقه رس و مطالعان قدسی نفس مخفی [illegible] راقم اثم این رساله نافعه را بعد تالیف و

ترصیف از نظر انور قدسی منظر صدام کرام جناب مستطاب افضل [illegible] و اکمل المتفقهین سند الفضلاء معتمد الکملاء

صاحب القوة القدسیه و الملکات الملکیة آیة الله فی [illegible] سید العلماء و المجتهدین [illegible] الشین جناب آقا میر حسین

دام مجده گذرانیده و در افادات الله که در بسیاری مضامین آن در نظر آن حضرت کامل عیار بود چنانچه ناصیه آنرا مزین بدین عبارت فرمودند

حسب الحکم مهر ذیل مطبع کثیر المنافع المسمی سلطان المطابع

اعمال الصابرین

عبارت جناب مستطاب معظم الیه دام ظله — بسم الله خیر الاسماء

این رساله هندیه را سید جلیل القدر سیادت و نجابت پناه فضیلت اکتساب سعادت انتساب سید مصطفی سلمه الله و ابقاه

خلف الصدق جناب فضائل مآب حقایق آگاه مولوی سید علی اصغر صاحب طاب ثراه بنا بر انتفاع مؤمنین تالیف نموده به نظر

تحفه آورده اند نفعه الله و سائر المؤمنین تحریر بتاریخ پانزدهم شهر شعبان المعظم سنه ۱۲۶۶ هجریه مقدسیه کتبه السید حسین عفی

الله عن کل شین و رزقه شفاعة سید الثقلین صلوات الله علیه و آله المصطفین

لا اله الا الله علی

عبده حسین بن ۱۲۳۶

باهتمام محمد علی داروغه مطبع سلطانی در کارخانه حاجی محمد لسیم طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل من علامات المؤمن الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم
وصلوة احدى وخمسين والتختم باليمين وتعفير الجبين وزيارة الاربعين
والصلوة على اشرف المرسلين محمد الذي بعثه على الانام ليهديهم
الى الصراط المستقيم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل
لفي ضلال مبين وعلى عترته الغر الميامين المشيدين لقواعد الدين
الائمة لاهل الارض على اليقين ما دارت السموات حول الارضين.
اما بعد بهیه چند اوراق وصفحات سعادت آیات مشتمل ومتضمن بعض سنن ومستحبات
ومستحسنات مزین بدستور العمل وفتوی افادات مشرف بشرف ملاحظه واصلاح جناب مستطاب
قدوة الابرار ناصر طریقة الائمة الاطهار سید العلماء الاخیار قدوة المجتهدین

الاعلام نخبة المتکلمین الکرام مروج شریعة جده سید الانام فاتح ابواب الکلمة العلیا
صاحب الملکات الملکیة والقوة الربانیة القدسیة معدن الجود والفضل فخر الاواخر
والاوائل مجتہد العصر والزمان ہادی دوران مولانا وسیدنا البری من الشین
جناب سیدی وسندی نجم الملة آقا سید حسین دام ظله العالی بدوام الخافقین
کہ بحسب ارشاد فیض بنیاد لازم الانقیاد کے تازہ عرصہ جرأت و شجاعت قدر انداز معرکہ
رفعت و مناعت معدن جود و سخای حفی و جلی مخزن لطف و عطای لم یزلی اعنی
نواب گردون جناب قمر رکاب فخامت نصاب بدیع نشین چار بالش حشمت و
اقبال متکی اریکہ رفعت و اجلال کوکب عالی جناب سپہر فضل و کمال شہاب ثاقب انوار سمای
جاہ و جلال قدر دان علمای دین معین زمرہ سادات و مومنین عابد شب زندہ دار
محب و اثق حیدر کرار نواب امین الدولہ عمدة الملک نواب امداد حسین خان
بہادر ذوالفقار جنگ دام اقبالہ و ضاعف جلالہ بیت ای شاہ حیدری جبین تو اقرب شکار
نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار * کی اس ذرۂ عدیم الوجود قدیمی مخلص صمیمی المفتقر الی رحمة
ربہ تبت علاء السید مصطفی بن المرحوم المغفور السید علی اصغر کفاهما الله محنا ویعف
یوم الفزع الاکبر نے لکہی اور سبب تالیف کا یہ ہی کہ ایک روز بحسن اتفاق ملازمان
والاشان نے بمقتضای دینداری کہ طبیعت فیض طویت از بسکہ مدام بارشاد امور
خیر دین مبین و انجاح مرام کافۂ مومنین میں مصروف ہی عنان عنایت و الطاف نسبت
خواص و عوام جہراً و سراً اعانةً و عملاً بالعموم و بحمد اللہ بسوی اعمال خیر بالخصوص معطوف ہے
بس اضعف العباد کو مشرف بحسن خطاب رحمت مآب و مستفیض بانواع عنایات بیحساب فرما کی
ارشاد کیا کہ عوام بلکہ بعض خواص بسبب قلت استعداد و عدم استطاعت کتب ادعیہ وغیرہ

بجا لانے اعمال جلیلہ سے محروم رہتی ہیں اگر ایک رسالہ بیچ اعمال ماہ محرم و عاشورا و زیارت اربعین و ختم بہ یمین و نوافل پنجگانہ و نماز شب وغیرہ کی بتحقیق تمام و تنقیح مالا کلام موافق فتوی و منشور العمل جناب افضل العلماء الاعلام سابق الالقاب دامت افاداتہ کی زبان اردو میں لکھا جائے تو مناسب ہے کہ عموماً مردم عوام و بعض خواص خصوصاً گروہ نسوان اوسکو بآسانی سمجھیں اور بادای شرائط اعمال مذکورہ بروفق فتوی داخل حسنات ہوں تا اجر جزیل و ثواب جمیل لے قیام قائم آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ عائد حال فرخندہ مآل سرکار دولت مدار ہو ہر چند بسبب عدم مہارت و بعض اسباب دیگر تحریر اردو سے اعراض تہا مگر چونکہ فرمان واجب الاذعان صفحہ خاطر پر منقش ہوا اوسکے ازالہ اس تشویش کے خیال ناقص میں گذرا کہ جناب علیین مآب اسوہ العابدین قدوۃ الساجدین افضل العلماء اکمل الکملاء ہر جبل التقیای و ارکان مقبول و ممتحن بارگاہ ذو المنن جناب آقا سید حسن طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ نے باہمہ استجماع کمالات قدسیہ و ملکات انسیہ ایک کتاب مبسوط در علم کلام مسماۃ بہ باقیات الصالحات زبان اردو میں محض حسبتاً للہ و احترازاً عن الریا بہ نیت خلوص تصنیف فرمائی اگر میں بتاسی و تقلید اوسی جناب کی کروں تو ہر آئینہ خالی از حسنات و مثوبات نہیں ہے پس ابتغاءً لمرضات رب الارباب و تاسیاً للمرحوم المغفور الساکن فی جوار رحمۃ ربہ الملک الوہاب و امتثالاً لامر النواب المستطاب یہ چند اوراق مختلفۃ الابواب تحریر کیے گئے اللّٰہم انفعنا بہا وسائر المؤمنین واجعل ثواب العمل بما فی تلک الرسالۃ المختصرۃ لبانیہا و باعثہا مروج الدین المبین الصارف عنان ہمتہ الی اعلاء کلمۃ الحق علی الیقین امین الملۃ والدین المنور باسمہ علی مر الدہور و کر السنین الی یوم الدین آمین رب العالمین و مسمی کیا اس رسالہ کو بہ اعمال الصالحین اور مرتب کیا

اسکو اوپر پانچ باب اور خاتمہ کی **باب پہلا** بیچ اعمال ماہ محرم اور ماہ صفر کی اور اوسمین چھہ فصلین مین **فصل پہلی** بیچ اعمال دہ اول محرم الحرام کی **فصل دوسرے** بیچ فضیلت اور کیفیت زیارت عاشورا کی **فصل تیسری** بیچ بیان باقی زیارتوں کی جو عاشورہ بجالایا جاتا ہی **فصل چوتھی** بیچ زیارت سائر شہدا کی **فصل پانچوین** بیچ احوال بقیہ ایام محرم الحرام کی **فصل چھٹی** بیچ اعمال ماہ صفر اور زیارت اربعین کی **باب دوسرا** بیچ بیان فضیلت ثواب مطلق نوافل کی اور اوقات اور ترکیب نوافل پنجگانہ یومیہ کی اور اوسمین دو فصلین مین **فصل پہلی** بیچ بیان فضیلت اور ثواب نوافل پنجگانہ یومیہ کی **فصل دوسرے** بیچ اوقات نوافل کی **باب تیسرا** بیچ بیان فضیلت و ثواب ترکیب نماز شب کی اور اوسمین سات فصلین اور ایک تذنیب ہی **فصل پہلی** بیچ فضیلت نماز شب کی **فصل دوسری** بیچ کیفیت اور ترکیب اجمالی و ما یکفی نماز شب کی **فصل تیسری** بیچ مقدمات اور ادعیہ وغیرہ کر **فصل چوتھی** بیچ اوقات اور تحقیق رکعات نماز شب کی **فصل پانچوین** بیچ مقدمات اور کیفیت نماز شب کی **فصل چھٹی** بیچ اصل نماز شب کی **فصل ساتوین** بیچ کیفیت نماز شفع و وتر کی **تذنیب** بیچ احکام نماز شب کی **باب چوتھا** بیچ ثواب اور کیفیت نماز غفیلہ اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور نماز حضرت امیر المومنین اور نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ اور نمازہای حاجت اور بعض ادعیہ حاجت اور نمازہا و ادعیہ مغفرت ورد مظالم اور دعای علوی مصری مع اسناد اور دعای مشلول اور اسناد جوشن صغیر و جوشن کبیر اور دعای کمیل اور ادعیہ دیگر کثیر الاسناد اور بیان اسماء اعظم اور خواص و ترکیب بعض اسماء حسنی کی اور اوسمین نو فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ نماز غفیلہ کی **فصل دوسری** بیچ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی **فصل تیسرے** بیچ نماز حضرت امیر المومنین کی **فصل چوتھی** بیچ نماز

باب پہلا بیچ اعمال ماہ محرم اور ماہ صفر کی اور اسمین چھ فصلین ہین فصل پہلی بیچ
اعمال دہہ اول محرم الحرام کی جان تو کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہے
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ پہلی تاریخکو محرم الحرام کی دو رکعت نماز بجالاتی تھی اور جب نماز سی

سی فارغ ہوتے ہی دونو ہاتھ اوٹھا کے تین مرتبہ اس دعا کو
پڑھتی ہی

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

الْاِلٰهُ الْقَدِيْمُ وَهٰذِهِ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ فَاَسْئَلُكَ فِيْهَا الْعِصْمَةَ
مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْقُوَّةَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْٓءِ
وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا يُقَرِّبُنِيْٓ اِلَيْكَ يَا كَرِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ يَا عِمَادَ مَنْ لَا عِمَادَ لَهٗ يَا ذَخِيْرَةَ مَنْ لَا ذَخِيْرَةَ
لَهٗ يَا حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَهٗ يَا غِيَاثَ مَنْ لَا غِيَاثَ لَهٗ يَا سَنَدَ
مَنْ لَا سَنَدَ لَهٗ يَا كَنْزَ مَنْ لَا كَنْزَ لَهٗ يَا حَسَنَ الْبَلَاۤءِ
يَا عَظِيْمَ الرَّجَاۤءِ يَا عِزَّ الضُّعَفَاۤءِ يَا مُنْقِذَ الْغَرْقٰى
يَا مُنْجِيَ الْهَلْكٰى يَا مُنْعِمُ يَا مُجْمِلُ يَا مُفْضِلُ يَا
مُحْسِنُ اَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَنُوْرُ النَّهَارِ وَضَوْءُ
الْقَمَرِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَدَوِيُّ الْمَاۤءِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ يَا اَللّٰهُ لَا شَرِيْكَ
لَكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا خَيْرًا مِمَّا يَظُنُّوْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا مَا لَا يَعْلَمُوْنَ وَلَا تُؤَاخِذْنَا

بما یقولون حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم

آمنا به کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب ربنا لا تزغ قلوبنا

بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب

اور جان تو کہ روزہ پہلی تاریخ کا سنت ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی
کہ پہلی تاریخ محرم کو حضرت زکریا علیہ السلام نی خدا سی فرزند ہونی کی دعا کی حق تعالی
نی اونکی دعا کو قبول کیا اور فرزند عطا کیا کہ نام اونکا حضرت یحیی تہا پس جو مومن یا مومنہ
کہ پہلی تاریخ کو روزہ رکہی اور حق تعالی سی دعا مانگی حق تعالی اوسکی دعا قبول فرماتا ہی
جسطرح خدا نی حضرت زکریا پیغمبر کی دعا قبول کی اور شیخ مفیدہ نی لکہا ہی کہ تیسری تاریخ
محرم کی روز مبارک ہی کہ حضرت یوسف کوین سی باہر تشریف لائی پس جو کوئی تیسری
تاریخ کو روزہ رکہی اور دعا کری حق تعالی امور دشوار اوسکی آسان کرتا ہی اور
اوسکی رنجونکو دور کرتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ نوین اور دسوین کو روزہ نہ رکہی اسلیے کہ بنی امیہ ان
دونون روز کو بسبب قتل امام حسین کی روز مبارک جانتی تہی اور وہ طلب برکت اور خوشی
کی روزہ رکہا کرتی ہی اور بہت سی حدیثون مین مذمت ان دونون روزونکی
وارد ہوئی ہی خصوصا عاشورہ کی دن روزہ رکہنی کی حد سی زیادہ مذمت
وارد ہوئی ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ محرم کا مہینہ
وہ مہینہ تہا کہ کفار ایام کفر مین اس مہینہ مین باہم جنگ جدال کرنا حرام
جانتی تہی مگر منافقین امت نی اس مہینہ مین خون ریزی ہماری حلال جانی

جانی اور ہتک حرمت ہماری کی اور فرزندون کو ہماری قتل کیا اور عورتون کو ہماری
مثل اسیران ترک و روم کی اسیر کیا اور ہماری خیمونکو آگ لگادی اور اسباب کو لوٹ لیا
اور پاس حرمت پیغمبر خداؐ کا ہماری مقدمہ مین نکیا مدرستیکہ مصیبت [illegible] نی امام حسین علیہ السلام
کی ہماری بدنونکو خار غم والم سے زخمی کیا او گہلا دیا اور آنکہون سے آنسو جاری کیے
اور واقعہ کربلائی کرب وبلا کو واسطے ہماری مہیا کیا قیامت تلک پس چاہیے رونے
رونے والی اوپر اوس جنابکی کہ رونا اوس جناب پر گناہان بزرگ کو برطرف کرتا ہے
اور بیچ اکثر روایتونکی وارد ہے کہ جناب سید الشہداؑ دسوین کو محرم کی شہید ہوے
اور بیچ اکثر دہہ اول محرم کی وہ جناب محزون اور غمگین رہے اور اخبار موحشہ
اون حضرت کو جابجا پہونچتی تہی پس لازم ہے شیعونکو کہ دس دن تک تعزیہ داری
پر باکرین او محزون اور غمگین رہین اور حدیثین اور مرثیہ مصائب کی پڑہین اور
بعضی علمائی لکہا ہے کہ ترک لذات کرین اور اسباب آرام اور راحت سے احتراز
کرین اور صورت غم واندوہ کے اپنے اوپر ظاہر کرین چنانچہ حضرت امام
رضاؑ فرمایا ہے کہ جب محرم کا مہینہ آتا تو باپ میری امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو کوئی
ہنس خندان اور خوشحال نہ دیکہتا تہا اور دس دن تک آثار حزن وملال کی چہرہ
مبارک سے ظاہر ہوتی تہی اور جب دسوین تاریخ ہوتی تو اوس جناب پر اوپر ہی
مصیبت اور رقت طاری ہوتی تہی اور بہت روتی تہی اور فرماتی تہی کہ آجہی کی
دن حضرت امام حسینؑ شہید ہوے ہین اور دوسری روایت مین ہے کہ آپ
فرماتی تہی کہ جب جد میری امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو آسمان سے خون
اور خاک سرخ برسی اگر اوس جناب پر اسقدر روو تو کہ آنسو تیری رخسارہ

جاری ہو توجتنی گناہ تیری چھوٹی اور بڑی ہین سب اللہ بخشی کا اور بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ اگر تو چاہی کہ مرنیکی وقت کوئی گناہ تجہپر باقی نرہی تو تو زیارت کر حضرت امام حسین علیہ السلام کی اور اگر چاہی تو کہ ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور ائمہ ہدا کی بہشت کی مکانون مین رہی تو تو لعنت کر اوپر قاتلون اوس جناب کی اور اگر چاہی تو کہ ثواب شہیدان کربلا کا پاوی تو ہر وقت اوس جناب کو یاد کر کی کہا کر یالیتنی کُنتُ مَعَهُم فَاَفُوزَ فَوزاً عَظِیماً اور اگر چاہی تو کہ مکانات بہشت مین ہماری ساتھہ رہی تو تجکو لازم ہی کہ ہماری اندوہ وغم سی تو بہی اندوہناک ہو اور ہماری خوشی اور فرحت سی تو بہی خوش وخرم ہو اور منقول ہی کہ بنی امیہ برکت جان کر عاشوریکی دن تمام سال کا غلہ گہر مین بہرتی تہی اور اس ذخیرہ کو اور جمع کرنیکو مبارک جانتی تہی اسی واسطی حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو کوئی عاشوریکی دن ترک سعی کری اپنی حوائج مین اور کسی کام کو گہر سی باہر نجاوی تو حق تعالی دنیا اور آخرت کی حاجتین اوس شخص کی برلاوی کا حضرت فرماتی ہین کہ جو شخص کہ عاشوریکی دن روی اور مصیبت اور اندوہ کری حق تعالی قیامت کی دن اوسکو فرحت اور شادی عطا فرمائیگا اور اوسکی آنکہون کو ہماری ساتھہ روشن کریگا اور آپ نی فرمایا کہ جو کوئی عاشوریکو برکت کا دن جانی اور اپنی گہر کی لیی غلہ وغیرہ ذخیرہ اور جمع کری خدا اوس ذخیرہ کو اوس شخص کی واسطی اور اوسکی گہر کی لیی مبارک نکریگا اور قیامت کی دن اوس شخص کا حشر یزید پلید اور عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد علیہم اللعنۃ کی ساتھہ کریگا پس آدمی کو چاہیی کہ عاشوریکی دن دنیا کی امور مین مشغول نہووی اور کہیل کود مین اور ہنسی مین اوس دن کو بسر نکری اور گہر کی

کی لیی غلہ وغیرہ ذخیرہ نکری اور تمام روز فاقہ کری اور کہانی پینی سی احتراز کری جسطرح
زمردوزین کہانی پینی سی احتراز کرتی ہین اور جب بعد عصر کی ایکساعت کذری یعنی چہار
کہڑی دن باقی رہی تقریبًا تو اوسوقت کچہہ پانی وغیرہ لیوی کہ روزہ کہلاوی اور ہزار
مرتبہ قاتلان امام حسینؑ پر لعنت کری اسطرح سی کہ کہی اَللّٰھُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ الْحُسَیْنِ اور تمام
روز مشغول گریہ وزاری اور نوحہ ومصیبت رہی اور چاہیی کہ اس طرح رووی
اون حضرت پر کہ جسطرح اپنی فرزند کو روتی ہین اور جو اوسکی کہر مین ہی اوسکو
حکم تعزیہ داری کا اور رونی کا اور تعزیہ رکہنی کا کری اور چاہیی ہی کہ شب عاشورا
کو بہی تمام شب جاگی اور رات بہر رووی اور ماتم داری مین مشغول رہی اسواسطی کہ تمام
شب حضرت امام حسین علیہ السلام مع اصحاب واقربا صحرای کربلا مین درمیان
تیس ہزار نامردونکی گہری رہی اور تا طلوع آفتاب وہ جناب محراب عبادت مین اور
تہیۂ شہادت مین مشغول رہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی ہین کہ اگر مومن کی
تو عاشورہ کی دن اپنی کہر سی کیسکام کو اور مطلب کو باہر نجاوی کہ وہ روز نحس ہی
اور حاجت کسی مومن کی اوسدن بر نہین آتی اور اگر کام ہو بہی جاتا ہی تو وہ
کام اوس شخص کو مبارک نہین ہوتا اور کسی چیز کو اوسدن کہر کی لیی ذخیرہ نکری
اسواسطی کہ وہ ذخیرہ اوسکو اور اوسکی کہر کی لوگونکو مبارک نہین ہوتا اور علاوہ
اس امر کی ثواب ذخیرہ نکرنیکا مثل ثواب ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار جہاد کی کہ
یہ سب ہمراہ رسول خدا کی کیی ہون حقتعالی سی پاویکا اور موافق حدیث کامل الزیارت کی
ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد کی پاویکا اور واسطی اوس شخص کی ہی
ثواب مصائب اور آلام اون پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون کا کہ جنہون نی

راہ خدا میں رنج اور مصائب اوٹھای ہیں دنیا میں جیسی کی یا خلق ہوئی قیامت تک

فصل دوسری بیچ فضیلت زیارت عاشورا کی

بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص بیچ شب عاشورا کی نزدیک قبر شریف حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہو اور زیارت اوس جناب کی پڑہی تو دن قیامت کی محشور ہو گا بخون خود آلودہ ہمیئات شہدای کربلا کی اور درمیان اونہیں لوگوں کی شریک ہو گا اور جو شخص کہ بیچ شب اور روز عاشورا کی زیارت پڑہی تو حال اوس شخص کا ویسا ہی کہ جیسی سامنی اوس جناب کی شہید ہوا ہو اور بسند صحیح اوس جناب سی منقول ہی کہ جو کوئی زیارت امام حسین علیہ السلام عاشورے کی دن پڑہے حق تعالی بہشت کو اوسپر واجب کرتا ہی پس زیارت مشہور شیخ طوسی اور ابن قولویہ وغیرہ نی محمد بن اسمعیل بن بزیع سی اور اونہوں نی صالح بن عقبہ سی اور اونہوں نی اپنی والد ماجد سی اور اونہوں نی حضرت ابی جعفر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ جو کوئی زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام کی روز عاشورا کی پڑہی یہاں تک کہ نزدیک قبر شریف اونحضرت کی گریان ہووی تو ملاقات کریگا حق تعالی سی قیامت کی دن باثواب دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کی کہ ہر ایک اونہیں سی ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور آئمہ ہدا علیہم السلام کی بجا لایا ہو اور صاحب کتاب کامل الزیارۃ نی اس حدیث کو بعینہ نقل کر کی بجای لفظ دو ہزار حج اور دو ہزار عمرہ اور دو ہزار جہاد کی ہزار ہزار حج اور ہزار ہزار عمرہ اور ہزار ہزار جہاد لکہا ہی کہ مقدار ہزار ہزار کا دس لاکہ ہوتی ہیں اکٹی غرض کی خواہون میں آپ پر کسقدر ثواب ہی مرا ملی اوس شخص کی کہ جو اور کسی شہر میں بیٹہا ہو

ممکن ہو قبر شریف جانا حضرت نی فرمایا کہ جو لوگ کہ دور ہین اور نہین جا سکی کہ روز
صحرا کی طرف چلی جائین یا جو کوٹھہ اور بالاخانہ کہ اونکی گہر مین بلند ہو اوسپر جائین اور
شہادت سی اشارہ کرین طرف قبر شریف آنحضرت کی اور زیارت پڑہین
بعد کوشش کرین نفرین اور لعنت کرنی مین اوپر قاتلان آنحضرت کی اور بعد
اسکے دو رکعت نماز زیارت کی پڑہین اور اوس عمل کو اول روز پیش از ظہر
لائین بعد اوسکی نوحہ و زاری کرین اوپر مصیبت امام حسین علیہ السلام کی اور
بہت سا روویں اور جو کوئی اونکی گہر مین ہو اوسکو بہی حکم رونیکا کرین اور اپنی
گہر کی آدمیون سی تقیہ اور پوشیدہ نکرین اپنی رونیکو اور مصیبت اور تعزیہ داری
کے سامان حزن و ملال اور گریہ و زاری کو اپنی گہر مین برپا کرین اور ملاقات
بہی ایک دوسری سی اپنی گہر مین روتی اور پیٹتی اوپر اوس جناب کی حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام فرماتی ہین کہ جو شخص ان اعمال کو بجا لاوی تو مین ضامن
ہوتا ہون کہ جتنی ثواب کہ ذکر کیی گئی حق تعالی سب اوس شخص کو عطا فرمائیگا مالک
نی تعجب سی کہا کہ آپ ان ثوابون کی ضامن اور کفیل ہین آپنی فرمایا کہ ہان ہم ضامن
اور کفیل ہین پہر مالک نی عرض کی کہ ایک دوسری کو کیونکر تعزیہ اور پرسا دیوے
اور کیونکر روتا ملاقات کری اور کیا کہی حضرت نے فرمایا کہ ایک دوسری سی کہی کہ
عَظَّمَ اللّٰہُ اُجُوْرَنَا بِمُصَابِنَا بِالْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَجَعَلَنَا وَاِیَّاکُمْ مِنَ
الطَّالِبِیْنَ بِثَارِہٖ مَعَ وَلِیِّہِ الْاِمَامِ الْمَہْدِیِّ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ
علقمہ بن محمد کہتی ہین کہ مینی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی عرض کی کہ یا حضرت
آپ تعلیم فرماوین مجکو وہ دعا کہ جو عاشوری کی دن نزدیک زیارت قبر شریف

کی پڑہون اور وہ دعا کہ جب مین کسی اور شہر مین ہون تو اوسکو اشارہ کر کی پڑ
اور زیارت کرون حضرت نی فرمایا کہ ای علقمہ جسوقت کے تو بجا لای تو اون دو رکع
نین بعد اسکے کہ اشارہ کیا ہو تو نی طرف اونحضرت کی ساتہ سلام کی اور کہا
تو نی بعد اشارہ اور نماز کی اوس قول کو کہ مذکور ہو کا پس دعا کو پڑہی تو وہ
کہ جو ملائکہ پڑہتی ہین بیچ اوسوقت کی کہ زیارت اونحضرت کی کرتی ہین تو عوض ا
لکہتا ہی خداوند کریم واسطی تیری ہزار ہزار حسنہ اور محو کرتا ہی تیری ہزار ہزار گناہ ا
بلند کریکا خدا بیچ بہشت کے ہزار ہزار درجہ اور ہو کا تو اون لوگو نین سی کہ جو شہ
ہو ہی ہین حضرت امام حسین علیہ السلام کی ہمراہ اور شریک ہو کا تو درجات
ثواب مین شہید ونکی اور لکہا اون لوگو نین سی جاینگی کہ جو حضرت کی ساتہ شہ
ہو ی ہین اور لکہا جائیگا واسطی تیری ثواب زیارت ہر پیغمبر اور رسول کا اور ثو
انکی جسی کہ زیارت حضرت کے کی ہی اون سب لوگون کی زیارت کا ثواب تجکو
ملیکا اور وہ زیارت یہ ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَابْنَ
سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ وَابْنَ خِيَرَتِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَارَ اللّٰهِ وَابْنَ ثَارِهِ
وَالْوِتْرَ الْمَوْتُورَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَرْوَاحِ الَّتِي حَلَّتْ بِفِنَائِكَ

وَاَنَاخَتْ بِرَحْلِكَ عَلَيْكُمْ مِنِّيْ جَمِيْعًا سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ
اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ لَقَدْ
عَظُمَتِ الرَّزِيَّةُ وَجَلَّتِ الْمُصِيْبَةُ بِكَ عَلَيْنَا وَعَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ
الْاِسْلَامِ وَجَلَّتْ وَعَظُمَتْ مُصِيْبَتُكَ فِي السَّمٰوٰتِ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ
السَّمٰوٰتِ فَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسَّسَتْ اَسَاسَ الظُّلْمِ وَالْجَوْرِ عَلَيْكُمْ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً دَفَعَتْكُمْ عَنْ مَقَامِكُمْ وَاَزَالَتْكُمْ عَنْ مَرَاتِبِكُمُ
الَّتِيْ رَتَّبَكُمُ اللّٰهُ فِيْهَا وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً قَتَلَتْكُمْ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْمُمَهِّدِيْنَ لَهُمْ
بِالتَّمْكِيْنِ مِنْ قِتَالِكُمْ وَبَرِئْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ مِنْهُمْ وَمِنْ اَشْيَاعِهِمْ وَاَتْبَاعِهِمْ
وَاَوْلِيَائِهِمْ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْكَ اِنِّيْ سِلْمٌ لِمَنْ
سَالَمَكُمْ وَحَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَلَعَنَ اللّٰهُ اٰلَ زِيَادٍ
وَاٰلَ مَرْوَانَ وَلَعَنَ اللّٰهُ بَنِيْ اُمَيَّةَ قَاطِبَةً وَلَعَنَ اللّٰهُ ابْنَ مَرْجَانَةَ وَلَعَنَ
اللّٰهُ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ شِمْرًا وَلَعَنَ اللّٰهُ اُمَّةً اَسْرَجَتْ وَاَلْجَمَتْ
وَتَنَقَّبَتْ وَتَهَيَّاَتْ لِقِتَالِكَ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَقَدْ عَظُمَ مُصَابِيْ بِكَ فَاَسْاَلُ
اللّٰهَ الَّذِيْ اَكْرَمَ مَقَامَكَ وَاَكْرَمَنِيْ بِكَ اَنْ يَرْزُقَنِيْ طَلَبَ ثَارِكَ
مَعَ اِمَامٍ مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ

اجعلني عندك وجيهاً بالحسين في الدنيا والآخرة يا ابا عبد الله صلوات
الله وسلامه عليك اني اتقرب الى الله والى رسوله والى امير المؤمنين
والى فاطمة والى الحسن واليك بموالاتك وبالبراءة ممن قاتلك ونصب
لك الحرب وبالبراءة ممن اسس اساس الظلم والجور عليكم وابرأ
الى الله والى رسوله صلى الله عليه وآله وسلم ممن اسس اساس ذلك
وبنى عليه بنيانه وجرى في ظلمه وجوره عليكم وعلى اشياعكم
برئت الى الله واليكم منهم واتقرب الى الله ثم اليكم بموالاتكم وموالاة
وليكم وبالبراءة من اعدائكم والناصبين لكم الحرب وبالبراءة
من اشياعهم واتباعهم واوليائهم يا ابا عبد الله اني سلم لمن سالمكم وحرب
لمن حاربكم وولي لمن والاكم وعدو لمن عاداكم فاسأل الله الذي
اكرمني بمعرفتكم ومعرفة اوليائكم ورزقني البراءة من اعدائكم ان
يجعلني معكم في الدنيا والآخرة وان يثبت لي عندكم قدم صدق
في الدنيا والآخرة واسأله ان يبلغني المقام المحمود الذي لكم عند
الله وان يرزقني طلب ثاري مع امام مهدي ظاهر ناطق بالحق منكم
واسأل الله بحقكم وبالشأن الذي لكم عنده ان يعطيني بمصابي

بكم افضل ما يعطى مصابا بمصيبته يا لها مصيبة ما اعظمها و اعظم
رزيتها فى الاسلام و فى جميع اهل السموات و الارض اللهم اجعلنى
فى مقامى هذا ممن تناله منك صلوات و رحمة و مغفرة اللهم اجعل
محياى محيا محمد و ال محمد و مماتى ممات محمد و ال محمد صلواتك
و سلامك عليهم اللهم ان هذا يوم تبركت به بنو امية و ابن اكلة
الاكباد اللعين ابن اللعين على لسانك و لسان نبيك صلى الله
عليه و اله فى كل موطن و موقف وقف فيه نبيك صلواتك عليه و
اله اللهم العن ابا سفيان و معوية بن ابى سفيان و يزيد بن معوية
و ال مروان عليهم منك اللعنة ابد الابدين و هذا يوم فرحت به ال
زياد و ال مروان عليهم اللعنة بقتلهم الحسين صلوات الله عليه اللهم
فضاعف عليهم اللعن منك و العذاب الاليم اللهم انى اتقرب
اليك فى هذا اليوم و فى موقفى هذا و ايام حيوتى بالبراءة منهم
و اللعنة عليهم و بالموالاة لنبيك و ال نبيك عليهم السلام سو
مرتبہ کہے اللهم العن اول ظالم ظلم حق محمد و ال محمد و اخر تابع
له على ذلك اللهم العن العصابة التى جاهدت الحسين صلواتك

عَلَيْهِ وَشَايَعَتْ وَبَايَعَتْ وَتَابَعَتْ عَلٰى قَتْلِهِ اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُمْ جَمِيْعًا سو مرتبہ
کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلَى الْاَرْوَاحِ الَّتِيْ حَلَّتْ بِفِنَائِكَ وَاَنَاخَتْ
بِرَحْلِكَ عَلَيْكَ مِنِّيْ سَلَامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِيْتُ وَبَقِيَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَلَا جَعَلَهُ
اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَتِكَ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ وَعَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى
اَوْلَادِ الْحُسَيْنِ وَعَلٰى اَصْحَابِ الْحُسَيْنِ پس کہی اَللّٰهُمَّ خُصَّ اَنْتَ اَوَّلَ ظَالِمٍ
بِاللَّعْنِ مِنِّيْ وَابْدَاْ بِهٖ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِيْ ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيْدَ بْنَ
مُعٰوِيَةَ خَامِسًا وَالْعَنْ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ وَابْنَ مَرْجَانَةَ وَعُمَرَ بْنَ سَعْدٍ وَشِمْرًا وَ
اٰلَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاٰلَ زِيَادٍ وَاٰلَ مَرْوَانَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ پس سجدہ میں جاوی اور کہی
اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدَ الشَّاكِرِيْنَ لَكَ عَلٰى مُصَابِهِمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى عَظِيْمِ رَزِيَّتِيْ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَفَاعَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَوْمَ الْوُرُوْدِ وَثَبِّتْ لِيْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَكَ مَعَ الْحُسَيْنِ وَاَوْلَادِ
الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِ الْحُسَيْنِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا مُهَجَهُمْ دُوْنَ الْحُسَيْنِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ علقمہ کہتی ہین کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام لی فرمایا
کہ اگر ہو اس پہ کہ سی ہر روز پڑہی تو جسقدر کہ ثواب مذکور ہوا وہ سب
تجکو ہر روز ملا کریگا اور روایت کی ہی محمد بن خالد طیالسی لی سیف بن عمیرہ سے

بن عیسٰی سے کہ وہ کہتا ہے کہ میں صفوان بن مہران جمال اور بہت سے دوستوں کے ہمراہ
نجف اشرف میں گیا زیارت کے واسطے بعد تشریف لیجانے حضرت صادق علیہ السلام
کی حیرہ سے مدینہ کو پس جب میں زیارت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب
علیہ السلام سے فارغ ہوا صفوان نے مکان بالای سر حضرت امیر علیہ السلام سے
اپنا منہ طرف قبر شریف امام حسین علیہ السلام کے کیا اور کہا کہ ایک مرتبہ میں
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ اس مقام شریف میں آیا تھا اوس
جناب نے اسیطرح اس زیارت کو پڑھا تھا جسطرح سے کہ میں اس زیارت کو بجا لایا
پس پڑھی صفوان نے وہ زیارت کہ جو علقمہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی تھی پھر دو رکعت نماز پڑھی نزدیک سر مبارک امیر المومنین علیہ السلام
کے اور وداع کیا بعد نماز کے جناب امیر علیہ السلام کو پھر منہ کیا صفوان نے طرف
قبر شریف جناب سید الشہدا کے اور اوحضرت کو بھی وداع کیا اور منجملہ اون دعاؤں
کے بعد دو رکعت نماز کے پڑھی یہ دعا تھی یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا مُجِیْبَ
دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا کَاشِفَ کُرَبِ الْمَکْرُوْبِیْنَ یَا غِیَاثَ
الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا صَرِیْخَ الْمُسْتَصْرِخِیْنَ وَیَا مَنْ هُوَ اَقْرَبُ اِلَیَّ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ وَیَا مَنْ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَیَا مَنْ هُوَ
بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَبِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ وَیَا مَنْ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ عَلَی
الْعَرْشِ اسْتَوٰی وَیَا مَنْ یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ

وَيَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ خَافِيَةٌ وَيَا مَنْ لَا تَشْتَبِهُ عَلَيْهِ الْاَصْوَاتُ وَيَا
مَنْ لَا تُغَلِّطُهُ الْحَاجَاتُ وَيَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ اِلْحَاحُ الْمُلِحِّيْنَ وَيَا مُدْرِكَ
كُلِّ فَوْتٍ وَيَا جَامِعَ كُلِّ شَمْلٍ وَيَا بَارِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَا مَنْ
هُوَ كُلَّ يَوْمٍ فِيْ شَاْنٍ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ يَا مُنَفِّسَ الْكُرُبَاتِ يَا مُعْطِيَ
السُّؤُلَاتِ يَا وَلِيَّ الرَّغَبَاتِ يَا كَافِيَ الْمُهِمَّاتِ يَا مَنْ يَكْفِيْ
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا يَكْفِيْ مِنْهُ شَيْءٌ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ
مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَبِحَقِّ فَاطِمَةَ بِنْتِ نَبِيِّكَ وَبِحَقِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَبِحَقِّ التِّسْعَةِ
مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَاِنِّيْ بِهِمْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا
وَبِهِمْ اَتَوَسَّلُ وَبِهِمْ اَتَشَفَّعُ اِلَيْكَ وَبِحَقِّهِمْ اَسْاَلُكَ وَاُقْسِمُ وَاَعْزِمُ عَلَيْكَ
وَبِالشَّاْنِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ وَبِالْقَدْرِ الَّذِيْ لَهُمْ عِنْدَكَ
وَبِالَّذِيْ فَضَّلْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ عِنْدَهُمْ
وَبِهٖ خَصَصْتَهُمْ دُوْنَ الْعَالَمِيْنَ وَبِهٖ اَبَنْتَهُمْ وَاَبَنْتَ فَضْلَهُمْ
مِنْ فَضْلِ الْعَالَمِيْنَ حَتّٰى فَاقَ فَضْلُهُمْ فَضْلَ الْعَالَمِيْنَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَكْشِفَ عَنِّيْ غَمِّيْ وَهَمِّيْ وَكَرْبِيْ وَتَكْفِيَنِيَ الْمُهِمَّ
مِنْ اُمُوْرِيْ وَتَقْضِيَ عَنِّيْ دَيْنِيْ وَتُجِيْرَنِيْ مِنَ

من الفقر وتجيرني من الفاقة وتغنيني عن المسئلة الى المخلوقين و
تكفيني همّ من اخاف همّه وعسر من اخاف عسره وحزونة من اخاف
حزونته وشرّ من اخاف شرّه ومكر من اخاف مكره وبغي من اخاف
بغيه وجور من اخاف جوره وسلطان من اخاف سلطانه
وكيد من اخاف كيده ومقدرة من اخاف بلاء مقدرته عليّ
وتردّ عنّي كيد الكيدة ومكر المكرة اللّهمّ من ارادني بسوء فأرده
ومن كادني فكده واصرف عنّي كيده ومكره وبأسه وامانيّه و
امنعه عنّي كيف شئت وانّى شئت اللّهمّ اشغله عنّي بفقر
لا تجبره وببلاء لا تستره وبفاقة لا تسدّها وبسقم لا تعافيه
وذلّ لا تعزّه وبمسكنة لا تجبرها اللّهمّ اضرب بالذلّ نصب
عينيه وادخل عليه الفقر في منزله والعلّة والسّقم في بدنه
حتّى تشغله عنّي بشغل شاغل لا فراغ له وانسه ذكري كما
انسيته ذكرك وخذ عنّي بسمعه وبصره ولسانه ويده ورجله
وقلبه وجميع جوارحه وادخل عليه في جميع ذلك السّقم
ولا تشفه حتّى تجعل ذلك له شغلا شاغلا به عنّي وعن ذكري

وَاكْفِنِي يَا كَافِي مَا لَا يَكْفِي سِوَاكَ فَإِنَّكَ الْكَافِي لَا كَافِيَ سِوَاكَ وَمُفَرِّجٌ
لَا مُفَرِّجَ سِوَاكَ وَمُغِيثٌ لَا مُغِيثَ سِوَاكَ وَجَارٌ لَا جَارَ سِوَاكَ خَابَ
مَنْ كَانَ جَارُهُ سِوَاكَ وَمُغِيثُهُ سِوَاكَ وَمَفْزَعُهُ إِلَى سِوَاكَ وَمَهْرَبُهُ
وَمَلْجَأُهُ إِلَى غَيْرِكَ وَمَنْجَاهُ مِنْ مَخْلُوقٍ غَيْرِكَ فَأَنْتَ ثِقَتِي وَرَجَائِي
وَمَفْزَعِي وَمَهْرَبِي وَمَلْجَأِي وَمَنْجَايَ فَبِكَ أَسْتَفْتِحُ وَبِكَ أَسْتَنْجِحُ
وَبِمُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ وَأَتَوَسَّلُ وَأَتَشَفَّعُ فَأَسْأَلُكَ
يَا اللهُ يَا اللهُ يَا اللهُ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكَى
وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ فَأَسْأَلُكَ يَا اللهُ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَكْشِفَ عَنِّي غَمِّي وَهَمِّي وَ
كَرْبِي فِي مَقَامِي هٰذَا كَمَا كَشَفْتَ عَنْ نَبِيِّكَ هَمَّهُ وَغَمَّهُ وَكَرْبَهُ وَكَفَيْتَهُ
هَوْلَ عَدُوِّهِ فَاكْشِفْ عَنِّي كَمَا كَشَفْتَ عَنْهُ وَفَرِّجْ عَنِّي كَمَا فَرَّجْتَ
عَنْهُ وَاكْفِنِي كَمَا كَفَيْتَهُ وَاصْرِفْ عَنِّي هَوْلَ مَا أَخَافُ هَوْلَهُ وَمَؤُونَةَ
مَا أَخَافُ مَؤُونَتَهُ وَهَمَّ مَا أَخَافُ هَمَّهُ بِلَا مَؤُونَةٍ عَلَى نَفْسِي مِنْ
ذٰلِكَ وَاصْرِفْنِي بِقَضَاءِ حَوَائِجِي وَكِفَايَةِ مَا أَهَمَّنِي هَمُّهُ مِنْ أَمْرِ
آخِرَتِي وَدُنْيَايَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْكُمَا

مِنّی سَلامُ اللّٰهِ اَبَدًا مَا بَقِیتُ وَبَقِیَ اللَّیْلُ وَالنَّهارُ وَلاجَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ
الْعَهْدِ مِنْ زِیارَتِکُما وَلافَرَّقَ اللّٰهُ بَیْنِی وَبَیْنَکُما اَللّٰهُمَّ اَحْیِنی
حَیوٰةَ مُحَمَّدٍ وَذُرِّیَّتِهِ وَاَمِتْنی مَماتَهُمْ وَتَوَفَّنی عَلٰی مِلَّتِهِمْ وَاحْشُرْنی
فی زُمْرَتِهِمْ وَلاتُفَرِّقْ بَیْنی وَبَیْنَهُمْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا فِی الدُّنْیا وَ
الاٰخِرَةِ یا اَمیرَ الْمُؤْمِنینَ وَیا اَبا عَبْدِ اللّٰهِ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَیْکُما
اَتَیْتُکُما زائِرًا وَمُتَوَسِّلًا اِلَی اللّٰهِ رَبّی وَرَبِّکُما وَمُتَوَجِّهًا اِلَیْهِ بِکُما
وَمُسْتَشْفِعًا بِکُما اِلَی اللّٰهِ فی حاجَتی هٰذِهِ فَاشْفَعا لی فَاِنَّ لَکُما عِنْدَ اللّٰهِ
الْمَقامَ الْمَحْمُودَ وَالْجاهَ الْوَجیهَ وَالْمَنْزِلَ الرَّفیعَ وَالْوَسیلَةَ اِنّی اَنْقَلِبُ
عَنْکُما مُنْتَظِرًا لِتَنَجُّزِ الْحاجَةِ وَقَضائِها وَنَجاحِها مِنَ اللّٰهِ بِشَفاعَتِکُما لی
اِلَی اللّٰهِ فی ذٰلِکَ فَلا اَخیبُ وَلا یَکُونُ مُنْقَلَبی مُنْقَلَبًا خائِبًا خاسِرًا
بَلْ یَکُونُ مُنْقَلَبی مُنْقَلَبًا راجِحًا مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجابًا لی بِقَضاءِ جَمیعِ
حَوائِجی وَتَشَفَّعا لی اِلَی اللّٰهِ اَنْقَلِبُ عَلٰی ماشاءَ اللّٰهُ وَلاحَوْلَ وَلا
قُوَّةَ اِلّا بِاللّٰهِ مُفَوِّضًا اَمْری اِلَی اللّٰهِ مُلْجِئًا ظَهْری اِلَی اللّٰهِ وَمُتَوَکِّلًا
عَلَی اللّٰهِ وَاَقُولُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَکَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعا لَیْسَ لی وَراءَ اللّٰهِ وَ
وَراءَکُمْ یا سادَتی مُنْتَهٰی ماشاءَ رَبّی کانَ وَمالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ

وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَوْدِعُكُمَا اللّٰهَ وَلَاجَعَلَهُ اللّٰهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّیْ

اِلَیْکُمَا انْصَرَفْتُ یَاسَیِّدِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یَامَوْلَایَ وَاَنْتَ

یَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ یَاسَیِّدِیْ وَسَلَامِیْ عَلَیْکُمَا مُتَّصِلٌ مَا اتَّصَلَ اللَّیْلُ

وَالنَّهَارُ وَاصِلٌ ذٰلِكَ اِلَیْکُمَا غَیْرُ مَحْجُوْبٍ عَنْکُمَا سَلَامِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَ

اَسْأَلُهُ بِحَقِّکُمَا اَنْ یَشَآءَ ذٰلِكَ وَیَفْعَلَ فَاِنَّهُ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اِنْقَلَبْتُ

یَاسَیِّدِیْ عَنْکُمَا تَآئِبًا حَامِدًا لِلّٰهِ شَاکِرًا رَاجِیًا لِلْاِجَابَةِ غَیْرَ اٰیِسٍ وَلَا

قَانِطٍ اٰئِبًا عَآئِدًا رَاجِعًا اِلٰی زِیَارَتِکُمَا غَیْرَ رَاغِبٍ عَنْکُمَا وَلَامِنْ زِیَارَتِکُمَا

بَلْ رَاجِعٌ عَآئِدٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَاسَادَتِیْ

رَغِبْتُ اِلَیْکُمَا وَاِلٰی زِیَارَتِکُمَا بَعْدَ اَنْ زَهِدَ فِیْکُمَا وَفِیْ زِیَارَتِکُمَا

اَهْلُ الدُّنْیَا فَلَاخَیَّبَنِیَ اللّٰهُ مِمَّا رَجَوْتُ وَمَا اَمَّلْتُ فِیْ زِیَارَتِکُمَا

اِنَّهُ قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ سیف بن عمیرہ کہتی ہین کہ مینی صفوان سی کہا کہ علقمہ نی اس

زیارت کو حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی واسطی میری روایت کی مگر اس دعا کو

اونہون نی نقل نہین کیا صفوان نی کہا کہ ایک روز وارد ہوا مین ہمراہ جناب

امام جعفر صادق علیہ السلام کی نجف اشرف مین پس دیکہا مینی کہ وہ جناب بجالا

زیارت کو اسطرح کہ مین بجالایا اور اس دعا کو اس جناب نی پڑہا نزدیک وداع

کی بعد اونہین دو رکعت نماز زیارت کی جسطرح کہ مینی نماز پڑہی اور وداع کو آپ بجالای جسطرح کہ مین بجالایا یہ کہہ کی پہر صفوان نی کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی مجہسی فرمایا کہ ای صفوان تعاہد اور التزام کر تو اس زیارت کا اور پڑہ تو اس دعا کی تیز اور ہمیشہ اسیطرح زیارت کیا کر کہ مین ضامن ہون خدا کی درمیان کہ جو کوئی اس زیارت اور دعا کو پڑہی نزدیک قبر شریف کی یا دور سی تو زیارت اوسکی مقبول ہوگی اور کوشش اوسکی کو حق تعالی مزدوری دیگا اور سلام اوس شخص کا حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچیگا اور محجوب نہوگا اور جو کچہہ کہ حاجت خدا سی طلب کریگا حاجت اوسکی حق تعالی برلاویگا ہرچند حاجت اوسکی بڑی ہو ای صفوان اس زیارت کو سات یہ اس ضامنی کی مینی اپنی والد بزرگوار سی سنا ہی اور اونہون نی اپنی والد ماجد علی بن الحسین علیہما السلام سی اس ضامنی سی سنا اور اونہون نی اس ضامنی کو حضرت امام حسین علیہ السلام سی اور حضرت امام حسین علیہ السلام نی بہین ضمانت امام حسن علیہ السلام سی اور اوس جناب نی باین ضمانت اپنی پدر بزرگوار علی بن ابی طالب علیہ السلام اور اوس جناب نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی اور رسول خدا نی اسی ضامنی سی جبرئیل امین سی اور جبرئیل امین نی بہین ضمانت خداوند عالمیان سی سنا اور حق تعالی نی قسم ذات مقدس اپنی کہائی ہی کہ جو شخص حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت اسطرح کسی پڑہی خواہ وہ شخص نزدیک قبر شریف کی ہو یا کہ دور ہو اور اس دعا کو پڑہی زیارت اوس شخص کی مقبول کرونگا اور جو حاجت کہ وہ طلب کریگا برلاونگا ہرچند حاجت بزرگ ہو اور جو سوال کریگا عطا کرونگا اور وہ بندہ میری درگاہ سی ناامید نہ پہریگا اور مین اوسکو اپنی درگاہ سی نہ پہرونگا مگر خوشحال اور خوش ہوکا

وہ بندہ اپنی مطلب و حاجتین پاوی اور فائز ہووی بہ بہشت کی اور آزاد ہووی بہ آتش جہنم سی اور وہ شخص جسکی حق مین سفارش اور سعی کریگا سفارش اوسکی قبول کرونگا مگر حق مین دشمن اہلبیت علیہم السلام کی کہ اوسکی حق مین سفارش قبول نہوگی اور گواہ کیا حق تعالی نی اس وعدہ پر اور ثواب پر مجکو جسطرح کہ گواہ کیا تہا ملائکہ کی تئین پس جبرئیل نی کہا یا رسول اللہ حق تعالی نی مجکو آپ پاس بہیجا ہی واسطی بشارت اور سرور اور خوشحالی آپکے اور بشارت و شادی علی بن ابی طالب اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور باقی ائمہ علیہم السلام کی کہ جو آپکے اولاد سی ہین قیامت تک یعنی بشارت لای جبرئیل اس بات کی کہ جو شخص آپکی شیعون مین سی اس عمل کو بجا لاویگا تو ثواب مذکور حق تعالی عطا کریگا قیامت تک یہ فرما کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ ای صفوان جسوقت تجکو کوئی مطلب ہووی خدا سی یعنی جسوقت تجکو کوئی امر اہم و دشوار ہو تو اس زیارت کو اور اس دعا کو پڑہ اور خدا سی اپنی حاجت طلب کر حق تعالی برکت سی اس زیارت و دعا کی تیری حاجت کو روا کریگا خواہ تو قبر شریف کی نزدیک ہو یا دور ہو اور خدا خلاف وعدہ کی نہین کرتا پس واسطی قضای حاجت کی یہ عمل بہت سریع الاجابۃ اور مجرب ہی از بسکہ حدیث مین واسطی ہر امر مشکل کی اس عمل کا پڑہنا وارد ہوا ہی پس اگر بیچ غیر عاشور کی اس عملکو بجا لاوی تو بجای اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُوْ اُمَيَّةَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَوْمٌ تَبَرَّكَتْ بِهِ بَنُوْ اُمَيَّةَ کہی قول مانو کہ اصل حدیث بیچ باب زیارت کی کتاب مصباح متہجد و کامل الزیارۃ وغیرہ مین باین عبارت مذکور ہی کہ یا علقمۃ اذا انت صلیت الرکعتین بعد ان تومی الیہ بالسلام فقل بعد الایماء وبعد

التکبیر هذا القول فانك اذا قلت فقد دعوت بما تدعو به زواره من الملائكة
وكتب الله لك الخ چونکہ اصل حدیث بصریح شعر بتقدیم و تاخیر صلوۃ نہیں ہی بہذا علمانے
باہم اختلاف کثیر و کلام طویل کیا ہی و امرون مین اول یہ کہ آیا نماز قبل زیارت چاہیے
یا بعد زیارت اور دوسری مراد قول سی کیا ہی پس بعض علما قائل تقدیم صلوۃ
ہوی ہین اور بعض تاخیر کی اور بعض نی صورت توفیق بنظر احتیاط اسطرح سی بیان کی
ہی کہ صلوۃ کو وسط مین بایںصورت بجالاوی کہ اول زیارت عاشورا کو پڑہی اور بعد
اوسکی دو رکعت نماز زیارت کی بجالاکی پہر اوسی زیارت کو اعادہ کری اور ورای
اوسکی علمائی اور بہی احتمالات بسبب مضطرب و مشوش ہونی عبارت حدیث کی بیان
کیی ہین کہ ذکر اونکا باعث تطویل ہی چنانچہ آخوند صاحب بیچ کتاب زاد المعاد کے
فرماتی ہین کہ چونکہ عبارت حدیث کی تشویش عظیم رکہتی ہی اور قابل احتمالات عدیدہ کی
ہی اگر پہلی زیارت السلام علیك یا ابا عبد الله کی تئین تا وال نبیك علیهم
السلام پڑہی اور بعد اوسکی نماز زیارت کو بجالاوی اور پہر اوسی زیارت کی تئین
اول سی اعادہ کری بہتر ہی اور اگر بعد سو مرتبہ لعنت کی پہر دو رکعت بجالاوی اور بعد
سو مرتبہ سلام کی پہر نماز پڑہی اور متصل سجدہ کی اور بعد سجدہ کے بہی نماز پڑہی تو شاید سب احتمالون
پہ عمل ہوسکی اور اگر پہلی ایک زیارت زیارات بعیدہ مین سی بجالاوی اور بعد اوسکی دو رکعت نماز زیارت
کی پڑہ کی ان اعمال کو بجالاوی تو ظاہر کافی ہوگا اور اگر زیارت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام
کو ساتہ اس زیارت کی پڑہی بہتر ہی خصوصا جسوقت کہ اس زیارت کو نزدیک ضریح مبارک جناب
امیر المومنین علیه السلام کی بجالاوی پس جب کہ عبارت حدیث کی موہم احتمالات کثیرہ کی ہی
اور حل حدیث مین علما باہم اختلاف کرین تو ایسی مقام مین انسان کو ضروری ہی کہ رجوع کری طرف

قول مجتہد زمان کی اور اوسکی فتوی اور دستور العمل پر عمل کری تا باعث صحت عمل کا
ہووی پس جان تو کہ جناب ہدایت مآب ہادی دوران مجتہد العصر والزمان نی بیچ کتاب
مجالس مفجعہ کی بعد نقل حدیث شریف و ذکر اقوال علما و بیان خلاف و بعد نقض و ابرام اس مقالکو
باد لۂ مستقیمہ اسطرح مزین بشرح فتوی فرمایا ہی کہ اول زیارت عاشورا مع صد مرتبہ
لعن و صد مرتبہ سلام تا الی یوم القیمہ بنحو ماثورہ بجالاوی بعد اوسکی دو رکعت نماز
زیارت باداب و شرائط پڑہی اور بعد بجالانی نماز کی دعای یا الله یا الله کو تمامہ پڑہ
کی مشغول بنوحہ و ندبہ و سامان گریہ و بکا ہووی فقط حسب اضعف العباد تحریر ملخص فتوای
جناب اجتہاد مآب سی فارغ ہوا تو مناسب مقام یہ جانا کہ دستور العمل جناب قبلہ و کعبہ
دام ظلہ العالی کو بہی کہ بنظر احتیاط وہ جناب فرماتی ہین مندرج کرون تا زیادہ تر باعث
تسکین و تشفی اور زیادتی بصیرت خواص و عوام ہووی اور عامل کو اختیار ہی چاہی موافق
فتوی کی عمل کو بجالاوی اور چاہی دستور العمل پر عمل کری کہ دونو صورتون مین عمل عامل
کا صحیح اور مقرون باجابت ہی انشاء الله تعالی اور وہ یہ ہی کہ پہلی وہ عالیجناب روز عاشورا
زیارت متوسطہ پڑہتی ہین اور اگر طاقت لی وفا نکی تو پہلی زیارت مختصرہ آپ لی پڑہی
اور اوسکی بعد دو رکعت نماز زیارت کی بجالائی اور بعد دو رکعتون کی زیارت عاشورا
مشہورہ پڑہتی ہین اور بعد اوسکی دعای مذکورہ بجالاتی ہین اور بعد ان سب اعمال کی دو
رکعت نماز بار دگر پڑہتی ہین اور آپ فرماتی ہین کہ ہقدر کافی اور وافی ہی اور
زیارت مختصرہ کہ اول مین جو آپ پڑہا کرتی ہین وہ یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَبَا
عَبْدِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اور معمولات مین سی جناب کی ہی

ہی وہ زیارت کہ جو آگی مذکور ہوگی پس جبکہ پانچ گہری دن باقی رہتا ہی تو آپ لوگ
زیارت کو اکثر پڑہا کرتی ہین مگر کسی کو شبہہ نہو کہ جناب قبلہ و کعبہ کی نزدیک وہ زیارت
کہ جو آگی مذکور ہوگی جزو زیارت عاشورا ہی بلکہ یہ علیحدہ ہی اور زیارت عاشورا کا
عمل علیحدہ ایک دوسری کا جزو نہین ہی **فصل تیسری بیچ بیان باقی زیارتونکی**
کہ جو عاشورہ کی دن پڑہنا چاہیی اور اونمین سی وہ زیارت ہی کہ جو بسند صحیح عبد اللہ بن
سنان نی روایت کی ہی کہ گیا مین خدمت بابرکت حضرت صادق علیہ السلام مین عاشورکی
دن پس دیکہا مینی کہ حضرت نہایت ملول اور شکستہ حال مین اور آنسو حضرت کی آنکہون
سی علی الاتصال مانند مروارید کی جاری ہین یہ حال دیکہکر عرض کی مینی کہ ای
فرزند رسول آپ کیون روتی ہین خدا آپ کو کبہی نہ رلاوی حضرت نی فرمایا کہ
معلوم ہوتا ہی کہ تو غافل ہی اور نہین جانتا تو کہ آج کی دن حضرت امام حسین علیہ السلام
شہید ہوی ہین یہ سنکی مینی عرض کی کہ ای سید و آقا میری آج کی دن روزہ رکہنی
مین آپ کیا فرماتی ہین آپ نی فرمایا کہ روزہ رکہہ بغیر نیت روزی کی مگر اور افطار کر بعد
نماز عصر کی ایکساعت کی بعد پانی کی گہونٹ سی اسواسطی کہ اوسوقت لڑائی موقوف
ہوئی آل رسول سی اور زمین پر تیس شخص اہل بیت اور موالیون مین سی انکی غسل و کفن
بے اعضای پارہ پارہ ذبح کیی ہوی پڑی ہتی کہ صاحب مصیبت اور صاحب عزا اونکی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہتی اور اگر پیغمبر خدا ہوتی تو سب جا کی اونکو تعزیت
اور پرسا دیتی پس یہ فرماکی آپ اسقدر روی کہ تمام ریش مبارک آنسوون سی تر ہوگئی
بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ آج کی دن سب کامون سی بہتر یہ کام ہی
کہ تو کپڑی پاکیزہ پہن اور بند قبا کی تین کہولدی اور آستینون کی تئین کہنیون تک

اولٹ لی جسطرح مصیبت زدہ کان اولٹتی ہین اور نکل جا تو بیابان کیطرف اور یا ایسی جگہ
جا کہ تجہی کوئی نہ دیکہی یا اکیلی کہر مین رہ اگر خوف سینیو نکا ہو پس جب کہ پہر دن چڑہی تو چار
رکعت نماز بخضوع و خشوع اور پاکیزہ رکوع بجا لا یعنی جی لگا کی پڑہ اور دل تیرا خدا
کیطرف ہو اور سوای خوشنودی خدا کی اور کسی بات کا دہیان نہو اور رکوع کو طول
دی اور باداب و شرائط نماز کو بجا لا اور ترکیب چار رکعت نماز کی یہ ہی کہ دو دو
رکعت کر کی پڑہی اور پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ قل یا ایہا الکافرون پڑہے
اور دوسرے رکعت مین الحمد اور سورۂ قل ہو اللہ احد پڑہی اور نماز کو تمام کری
اور پہر نیت کر کی پہلی رکعت مین حمد اور سورۂ احزاب اور دوسرے رکعت مین
الحمد اور سورہ منافقون پڑہی اور نماز کو تمام کری اور اگر یہ سورہ نجانتا ہو تو جو
سورہ جانتا ہو وہ پڑہی جب نماز پڑہ چکی تو منہ طرف قبر شریف حضرت امام
حسینؑ کی کری اور خیال مین لاوی شہادت اُس امام مظلوم کی اور اونکی اولاد
اور عزیزون اور دوستونکی اور جو مصیبتین اور رنج حضرات کو ظالمون سے پہونچی ہین
اوسکا جی مین خیال لاوی اور سلام کری حضرت کو یعنی زیارت پڑہی اور
صلوات بہیجی اونحضرت پر اور لعنت کری اونکی قاتلون پر اور ایک روایت مین
ہی کہ ہزار مرتبہ لعنت کرتے قاتلون پر کہ بدلی ہر ایک لعن کی ہزار عمل نیک واسطی
اوسکے لکہی جائینگی اور ہزار گناہ اوسکی بخشی جائینگی اور ہزار درجہ بہشت مین واسطی
اوسکی بلند ہونگی اور بہتر یہ ہی کہ لعنت اسطرح سی کری کہ ہزار بار کہی اللّٰہُمَّ
الْعَنْ قَتَلَۃَ الْحُسَیْنِ وَاَصْحَابِہٖ بعد اسکی حضرت لی فرمایا کہ جس جگہ تو کہڑا ہی کئی
قدم آگی بڑہ کی کہہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ رِضًا بِقَضَائِہٖ وَتَسْلِیْمًا لِاَمْرِہٖ اور

اور اگر سات مرتبہ اسطرح سے کہے گی تو پھر نہ ہی لعین کئی قدم ہٹ جاویگی اور اسکو کوئی ایک ہی ضرر نہ پہونچاوے گی اور پھر بڑھیگا اور کہیگا اور جب اس دعا کو اسطرح سات مرتبہ تو پھر نہ ہی جاتی ہے اور سب اس کی
یعنی آگی بڑھنی میں اور پیچھے کہنی میں نہ تا جاوے اور غمناک رہی اپنی جگہ پر پہرا وے اس دعا کو پڑھے

اللھم عذب الفجرۃ الذین شاقوا رسولک وحاربوا اولیائک وعبدوا غیرک واستحلوا
محارمک والعن القادۃ والاتباع ومن کان منھم فخب واوضع معھم او رضی بفعلھم
لعنا کثیرا اللھم وعجل فرج آل محمد واجعل صلواتک علیہ وعلیھم
واستنقذھم من ایدی المنافقین المضلین والکفرۃ الجاحدین وافتح لھم
فتحا یسیرا واتح لھم روحا وفرجا قریبا واجعل لھم من لدنک علی عدوک وعدوھم
سلطانا نصیرا بعد اسکی ہاتھ دعا کیواسطی اوٹھاوے اور قصد کرے دشمنان آل محمد کا اور کہے
اللھم ان کثیرا من الامۃ ناصبت المستحفظین من الائمۃ وکفرت
بالکلمۃ وعکفت علی القادۃ الظلمۃ وھجرت الکتاب والسنۃ و
عدلت عن الحبلین الذین امرت بطاعتھما والتمسک بھما فاماتت
الحق وحادت عن القصد ومالات الاحزاب وحرفت الکتاب
وکفرت بالحق لما جاءھا وتمسکت بالباطل لما اعترضھا وضیعت
حقک واضلت خلقک وقتلت اولاد نبیک وخیرۃ عبادک

وَحَمَلَةِ عِلْمِكَ وَوَرَثَةِ حِكْمَتِكَ وَوَحْيِكَ اَللّٰهُمَّ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَ اَعْدَائِكَ
وَاَعْدَاءِ رَسُولِكَ وَاَهْلِ بَيْتِ رَسُولِكَ اَللّٰهُمَّ وَاَخْرِبْ دِيَارَهُمْ
وَافْلُلْ سِلَاحَهُمْ وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَفُتَّ فِي اَعْضَادِهِمْ وَاَوْهِنْ
كَيْدَهُمْ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَارْمِهِمْ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَطُمَّهُمْ
بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَقُمَّهُمْ بِالْعَذَابِ قَمًّا وَعَذِّبْهُمْ عَذَاباً نُكْراً وَخُذْهُمْ بِالسِّنِينَ
وَالْمَثُلَاتِ الَّتِي اَهْلَكْتَ بِهَا اَعْدَاءَكَ اِنَّكَ ذُو نِقْمَةٍ مِنَ الْمُجْرِمِينَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ سُنَّتَكَ ضَائِعَةٌ وَاَحْكَامَكَ مُعَطَّلَةٌ وَعِتْرَةَ نَبِيِّكَ
فِي الْاَرْضِ هَائِمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَاَعِنِ الْحَقَّ وَاَهْلَهُ وَاقْمَعِ الْبَاطِلَ وَاَهْلَهُ
وَمُنَّ عَلَيْنَا بِالنَّجَاةِ وَاهْدِنَا اِلَى الْاِيمَانِ وَعَجِّلْ فَرَجَنَا وَانْظِمْهُ بِفَرَجِ
اَوْلِيَائِكَ وَاجْعَلْهُمْ لَنَا وُدّاً وَاجْعَلْنَا لَهُمْ وَفْداً اَللّٰهُمَّ وَاَهْلِكْ مَنْ
جَعَلَ يَوْمَ قَتْلِ ابْنِ نَبِيِّكَ وَخِيَرَتِكَ عِيداً وَاسْتَهَلَّ بِهِ فَرَحاً وَمَرَحاً وَخُذْ آخِرَهُمْ
كَمَا اَخَذْتَ اَوَّلَهُمْ وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ الْعَذَابَ وَالتَّنْكِيلَ عَلَى ظَالِمِي اَهْلِ
بَيْتِ نَبِيِّكَ وَاَهْلِكْ اَشْيَاعَهُمْ وَقَادَتَهُمْ وَاَبِرْ حُمَاتَهُمْ وَجَمَاعَتَهُمْ
اَللّٰهُمَّ وَضَاعِفْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلَى عِتْرَةِ نَبِيِّكَ
الْعِتْرَةِ الضَّائِعَةِ الْخَائِفَةِ الْمُسْتَذَلَّةِ بَقِيَّةِ الشَّجَرَةِ الطَّيِّبَةِ الزَّاكِيَةِ

المبارکة واعل اللّٰهم کلمتهم وافلج حجتهم واکشف البلاء واللأواء و
حنادس الاباطیل والعمی عنهم وثبت قلوب شیعتهم وحزبک علی
طاعتک وولایتهم ونصرتهم وموالاتهم واعنهم وامنحهم الصبر علی
الاذی فیک واجعل لهم ایاما مشهودة واوقاتا محمودة مسعودة
توشک فیها فرجهم وتوجب فیها تمکینهم ونصرهم کما ضمنت لاولیائک
فی کتابک المنزل فانک قلت وقولک الحق وعد اللّٰه الذین امنوا
منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین
من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا
یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا اللّٰهم فاکشف غمتهم یا من لا یملک
کشف الضر الا هو یا واحد یا احد یا حی یا قیوم وانا یا الٰهی عبدک
الخائف منک والراجع الیک السائل لک المقبل علیک اللاجی
الی فنائک العالم بانه لا ملجا منک الا الیک اللّٰهم فتقبل
دعائی واسمع یا الٰهی علانیتی ونجوای واجعلنی ممن رضیت عمله
وقبلت نسکه ونجیته برحمتک انک انت العزیز الکریم
اللّٰهم وصل اولا واخرا علی محمد وال محمد وبارک

علی محمد وال محمد وارحم محمدا وال محمد باکمل وافضل ما
صلیت وبارکت وترحمت علی انبیائک ورسلک وملائکتک
وحملة عرشک بلا اله الا انت اللهم لا تفرق بینی وبین محمد و
ال محمد صلواتک علیه وعلیهم واجعلنی یا مولای من شیعة
محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین وذریتهم الطاهرة المنتجبة
وهب لی التمسک بحبلهم والرضا بسبیلهم والاخذ بطریقتهم انک
جواد کریم پس سجده میں جاوی اور اپنی رخسار کو خاک پر رکھی
اور کہی یا من یحکم ما یشاء ویفعل ما یرید انت حکمت
فلک الحمد محمودا مشکورا فعجل یا مولای فرجهم
وفرجنا بهم فانک ضمنت اعزازهم بعد الذلة وتکثیرهم
بعد القلة واظهارهم بعد الخمول یا اصدق الصادقین
ویا ارحم الراحمین فاسئلک یا الهی وسیدی متضرعا
الیک بجودک وکرمک بسط املی والتجاوز عنی وقبول
قلیل عملی وکثیره والزیادة فی ایامی وتبلیغی ذلک
المشهد وان تجعلنی ممن یدعی فیجیب الی طاعتهم و

وَمُوَالَاتِهِمْ وَنَصْرِهِمْ وَتُرِيَنِيْ ذٰلِكَ قَرِيْباً سَرِيْعاً فِيْ عَافِيَةٍ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پس کو آسمان کیطرف اوٹہاوی اور کہی اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَكَ فَاَعِذْنِيْ يَا اِلٰهِيْ بِرَحْمَتِكَ مِنْ ذٰلِكَ حضرت فرماتی ہین که اگر تو اس عمل کو اسطرحسی بجالاوی تو یہ عمل بہتر ہی تیری واسطی بہت سے حجون اور عمرون سنی وجج اور عمری که جسمین بہت سارو پیہ تونی صرف کیا ہو اور اپنی بدن پر بہت سی مشقت اوٹہائی ہو اور اپنی عیال سی تو جدا ہوا ہو اور پہر حضرت نی فرمایا کہ جو کوئی اس نماز کو عاشوری کی دن پڑہی اور اس دعا کو از روی اخلاص بجالاوی اور اس عمل کو ساتہ یقین اور صدق دل کی عمل مین لاوی تو حق تعالی دس خصلتین اوسکو عطا فرماتا ہی اور وہ یہ ہین کہ خدا بری موت سی اوسکو محفوظ رکہتا ہی مانند ڈوبنی کی اور جلنی کی اور مکان مین دبنی سی اور مثل اسکی اور اوسیر مرنی دم تک کوئی دشمن نہین مسلط ہوتا اور اللہ اوس شخص کو اور اوسکی اولاد کو چار پشتون تک محفوظ رکہتا ہی دیوانگی اور بال خورہ اور کوڑہ وغیرہ سی اور شیطانکو اور شیطان کی دوستونکو اوسپر اور اوسکی اولاد پر چار پشتون تک مسلط نہین کرتا **فصل چوتہی بیچ زیارت سائر شہدا** وغیرہ کی اور اومین سی وہ زیارت ہے کہ جو مشتمل ہی اوپر زیارت سائر شہدا کی اور متضمن ہی اوپر تعزیت اور پرسادینی حضرت رسولخدا اور ائمہ ہدا کی اور مناسب یہ ہی کہ آخر روز عاشور یکو اس زیارت کی تئین بجالاوی اور جناب قبلہ و کعبہ دام ظلہ العالی کو ہی یون دیکہا ہی کہ آخر روز آپ اس زیارت کو بجالائی ہین اور وہ یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اٰدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ نُوْحٍ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

عليك يا وارث موسى كليم الله السلام عليك يا وارث عيسى روح
الله السلام عليك يا وارث محمد حبيب الله السلام عليك يا وارث
علي امير المؤمنين السلام عليك يا وارث الحسن الشهيد سبط رسول
الله السلام عليك يا ابن رسول الله السلام عليك يا ابن البشير النذير
وابن سيد الوصيين السلام عليك يا ابن فاطمة سيدة نساء العالمين
السلام عليك يا ابا عبد الله السلام عليك يا خيرة الله وابن
خيرته السلام عليك يا ثار الله وابن ثاره السلام عليك ايها
الوتر الموتور السلام عليك ايها الامام الهادي الزكي وعلى ارواح
حلت بفنائك واقامت في جوارك ووفدت مع زوارك السلام
عليك مني ما بقيت وبقي الليل والنهار فلقد عظمت بك الرزية
وجل المصاب في المؤمنين وفي المسلمين وفي اهل السموات
اجمعين وفي سكان الارضين فانا لله وانا اليه راجعون وصلوات
الله وبركاته وتحياته عليك وعلى آبائك الطيبين المنتجبين
وعلى ذراريهم الهداة المهديين السلام عليك يا مولاي وعليهم
وعلى روحك وعلى ارواحهم وعلى تربتك وعلى تربتهم اللهم

لَقِيتُهُمْ رَحْمَةً وَرِضْوَاناً وَرَوْحاً وَرَيْحَاناً السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ
يَا ابْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَيَا ابْنَ سَيِّدَةِ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَهِيدُ يَا ابْنَ الشَّهِيدِ يَا أَخَا الشَّهِيدِ يَا أَبَا الشُّهَدَاءِ
اللّٰهُمَّ بَلِّغْهُ عَنِّي فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِي هٰذَا الْيَوْمِ وَفِي هٰذَا الْوَقْتِ
وَفِي كُلِّ وَقْتٍ تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَاماً سَلَامُ اللهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ
اللهِ وَبَرَكَاتُهُ يَا ابْنَ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَعَلَى الْمُسْتَشْهَدِينَ مَعَكَ سَلَاماً
مُتَّصِلاً مَا اتَّصَلَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ السَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ
السَّلَامُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى عَبَّاسِ بْنِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ الشَّهِيدِ السَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ
مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ السَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَى الشُّهَدَاءِ
مِنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ وَعَقِيلٍ السَّلَامُ عَلَى كُلِّ مُسْتَشْهَدٍ مَعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَبَلِّغْهُمْ عَنِّي تَحِيَّةً كَثِيرَةً وَسَلَاماً السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللهِ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ
أَحْسَنَ اللهُ لَكِ الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكِ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَحْسَنَ اللهُ لَكَ
الْعَزَاءَ فِي وَلَدِكَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ أَحْسَنَ اللهُ

لَكَ الْعَزَاءُ فِيْ اَخِيْكَ الْحُسَيْنِ يَا مَوْلَايَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ اَنَا ضَيْفُ اللّٰهِ وَضَيْفُهُ وَجَارُ اللّٰهِ وَجَارُكَ وَلِكُلِّ ضَيْفٍ وَجَارٍ قِرًى وَقِرَايَ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ اَنْ تَسْئَلَ اللّٰهَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَنْ يَرْزُقَنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اِنَّهُ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص عاشورکو ہزار مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہی خداوند کریم نظر رحمت اوسپر کرتا ہی اور جسپر خدا نظر رحمت کرتاہی ہرگز اوسپر عذاب نہین کرتا **فصل پانچوین** بیچ احوال بقیہ محرم کی جانو کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نی نقل کی ہی کہ اکیسوین کو محرم کی حضرت فاطمہ اور حضرت امیر المؤمنین علیہما السلام ہمبستر ہوی پس شیعون کو لازم ہی کہ شکریہ مین اس امر کی اکیسوین کو روزہ رکہین اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ نی لکہا ہی کہ سترہوین کو محرم الحرام کی اصحاب فیل کہ خانہ کعبہ کی خراب کرنی اور گرانیکو آئی تہی پہر گئی اور اونپر عذاب خدا نازل ہوا اور پچیسوین کو حضرت امام زین العابدین نی رحلت فرمائی **فصل چہٹی بیچ اعمال ماہ صفر کی** جانو کہ یہ مہینہ منحوس مشہور ہی دو وجہ سی اول یہ کی موافق قول علمای شیعہ کی وفات حضرت سرور کائنات کی اس مہینہ مین واقع ہوئی ہی دوسری یہ کہ اہل عرب ذی قعدہ اور ذیحجہ اور محرم کہ یہ تینو مہینی اشہر حرم ہین بسبب حرمت ان مہینون کی آپس مین جدال وقتال نکرتی تہی اور صفر کی مہینہ مین شروع بقتال وجدال کرتی تہی لہذا جیسہ نحس مشہور ہی لکن احادیث شیعہ سی نحوست ثابت نہین ہوتی اور نحوست مشہورہ بیچ روایات غیر معتبرہ عامہ اہلسنت کی وارد ہی پس سید ابن طاؤس رضی اللہ عنہ نی بعض کتب معتبرہ مین روایت کی ہی کہ

تیسرے کو ماہ صفر کی مستحب ہی کہ دو رکعت نماز اسطرح سی بجالاوی کہ پہلی رکعت
مین بعد الحمد کی سورۂ انا فتحنا پڑہی اور دوسرے رکعت مین بعد حمد کی سورۂ توحید
پڑہی اور بعد سلام کی سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور سو مرتبہ
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ اٰلَ اَبِىْ سُفْيَانَ اور سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ
کہی اور بیسوین تاریخ اس مہینہ کی مشہور بروز اربعین یعنی روز چہلم حضرت امام حسین
علیہ السلام ہی چنانچہ آخوند صاحب رحمہ نی زاد المعاد مین لکہا ہی کہ بیچ کتب معتبر
کی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ علامتین مومن کی پانچ چیز
اکاون رکعت نماز نافلہ اور فریضہ ملا کی بجالانا اور زیارت اربعین پڑہنا اور انگوٹہی
دست راست مین پہنا اور پیشانی کو خاک پر وقت سجدہ شکر کی رکہنا اور باواز بلند
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا پس کیفیت زیارت کی بسند معتبر صفوان جمال سی منقول
ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مولا اور آقا میری حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی مجہسی
فرمایا کہ زیارت بجالاؤ جسوقت کہ روز بلند ہوا ہووی یعنی تہوڑا سا دن چڑہا ہووی
تو اوسوقت زیارت اربعین کو بجالاوی اور وہ یہ ہی اَلسَّلَامُ عَلٰى وَلِىِّ اللّٰهِ
وَحَبِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى خَلِيْلِ اللّٰهِ وَنَجِيْبِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِىِّ اللّٰهِ وَ
ابْنِ صَفِيِّهٖ اَلسَّلَامُ عَلَى الْحُسَيْنِ الْمَظْلُوْمِ الشَّهِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَسِيْرِ الْكُرُبَاتِ
وَقَتِيْلِ الْعَبَرَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَشْهَدُ اَنَّهٗ وَلِيُّكَ وَابْنُ وَلِيِّكَ وَصَفِيُّكَ
وَابْنُ صَفِيِّكَ الْفَائِزُ بِكَرَامَتِكَ اَكْرَمْتَهٗ بِالشَّهَادَةِ وَحَبَوْتَهٗ بِالسَّعَادَةِ
وَاجْتَبَيْتَهٗ بِطِيْبِ الْوِلَادَةِ وَجَعَلْتَهٗ سَيِّدًا مِّنَ السَّادَةِ وَقَائِدًا

مِنَ الْقَادَةِ وَذَائِداً مِنَ الذَّادَةِ وَأَعْطَيْتَهُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ وَ
جَعَلْتَهُ حُجَّةً عَلَى خَلْقِكَ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ فَأَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ وَمَنَحَ
النُّصْحَ وَبَذَلَ مُهْجَتَهُ فِيكَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَكَ مِنَ الْجَهَالَةِ وَحَيْرَةِ الضَّلَالَةِ
وَقَدْ تَوَازَرَ عَلَيْهِ مَنْ غَرَّتْهُ الدُّنْيَا وَبَاعَ حَظَّهُ بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنَى وَشَرَى
آخِرَتَهُ بِالثَّمَنِ الْأَوْكَسِ وَتَغَطْرَسَ وَتَرَدَّى فِي هَوَاهُ وَأَسْخَطَكَ وَسَخَطَ
نَبِيَّكَ وَأَطَاعَ مِنْ عِبَادِكَ أَهْلَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَحَمَلَةَ الْأَوْزَارِ
الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ فَجَاهَدَهُمْ فِيكَ صَابِراً مُحْتَسِباً حَتَّى سُفِكَ فِي
طَاعَتِكَ دَمُهُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُهُ اللَّهُمَّ فَالْعَنْهُمْ لَعْناً وَبِيلاً وَعَذِّبْهُمْ
عَذَاباً أَلِيماً السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَمِينُ اللهِ وَابْنُ أَمِينِهِ عِشْتَ سَعِيداً
وَمَضَيْتَ حَمِيداً وَمُتَّ فَقِيداً مَظْلُوماً شَهِيداً وَأَشْهَدُ أَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ
لَكَ مَا وَعَدَكَ وَمُهْلِكٌ مَنْ خَذَلَكَ وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَكَ وَأَشْهَدُ
أَنَّكَ وَفَيْتَ بِعَهْدِ اللهِ وَجَاهَدْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى أَتَاكَ
الْيَقِينُ فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَكَ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَكَ وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ
بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي وَلِيٌّ لِمَنْ وَالَاهُ وَعَدُوٌّ

لِمَنْ عَادَاهُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّكَ كُنْتَ نُوْرًا فِی الْاَصْلَابِ الشَّامِخَةِ وَالْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ لَمْ تُنَجِّسْكَ الْجَاهِلِیَّةُ بِاَنْجَاسِهَا وَلَمْ تُلْبِسْكَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِیَابِهَا وَاَشْهَدُ اَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّیْنِ وَاَرْكَانِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ الْاِمَامُ الْبَرُّ التَّقِیُّ الزَّكِیُّ الْهَادِی الْمَهْدِیُّ وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوٰی وَاَعْلَامُ الْهُدٰی وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی وَالْحُجَّةُ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا وَاَشْهَدُ اَنِّیْ بِكُمْ مُؤْمِنٌ بِشَرَائِعِ دِیْنِیْ وَخَوَاتِیْمِ عَمَلِیْ وَقَلْبِیْ لِقَلْبِكُمْ سِلْمٌ وَاَمْرِیْ لِاَمْرِكُمْ مُتَّبِعٌ وَنُصْرَتِیْ لَكُمْ مُعَدَّةٌ حَتّٰی یَاْذَنَ اللّٰهُ لَكُمْ فَمَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوِّكُمْ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَعَلٰی اَرْوَاحِكُمْ وَاَجْسَادِكُمْ وَشَاهِدِكُمْ وَغَائِبِكُمْ وَظَاهِرِكُمْ وَبَاطِنِكُمْ اٰمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ پس دو رکعت نماز بجا لاوی اور جو دعا کہ چاہی طلب کری اور سید ابن طاؤس نی لکھاہی کہ مینی اس زیارت کی ساتہ ایک وداع بہی پائی ہی کہ وہ وداع مخصوص ساتہ اس زیارت کی پس چاہیی کہ سامنی ضریح مبارک کی کہڑا ہووی اور اوسکو پڑہی السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی وَصِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ فَاطِمَةَ

الزهراء سيدة نساء العالمين السلام عليك يا وارث الحسن
الزكي السلام عليك يا حجة الله في ارضه وشاهده على خلقه
السلام عليك يا ابا عبد الله الشهيد السلام عليك يا مولاي
وابن مولاي اشهد انك قد اقمت الصلوة واتيت الزكوة وامرت
بالمعروف ونهيت عن المنكر وجاهدت في سبيل الله حتى اتاك
اليقين واشهد انك على بينة من ربك اتيتك يا مولاي زائرا
وافدا راغبا مقرا لك بالذنوب هاربا اليك من الخطايا لتستشفع
لي عند ربك يا ابن رسول الله صلى الله عليك حيا وميتا فان
لك عند الله مقاما معلوما وشفاعة مقبولة لعن الله من ظلمك
ولعن الله من قتلك ولعن الله من خذلك ولعن الله من دعوته
فلم يجبك ولم يعنك ولعن الله من منعك من حرم الله وحرم رسوله
وحرم ابيك واخيك ولعن الله من منعك من شرب ماء الفرات
لعنا كثيرا يتبع بعضها بعضا اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب
والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون وسيعلم
الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون اللهم لا تجعله اخر العهد من زيارته

زِیَارَتِہٖ وَاَرْزُقْنِیْہِ اَبَدًا مَا بَقِیْتُ وَحَیِیْتُ یَارَبِّ وَاِنْ مُتُّ فَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَتِہٖ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اقول بظاہر یہ وداع مخصوص اون لوگوں کی ہی کہ جو ضریح مبارک کی قریب کربلای معلی مین ہوین اور جو لوگ کہ دور مین اونکو اسکا بجا لانا ضرور نہین معلوم ہوتا اور اٹھائیسوین صفر کی بنا بر قول اکثر علما کی روز وفات رسالتمآب ہی اور شیخ طوسی اور اکثر علما نی لکہا ہی کہ شہادت امام حسن مجتبی علیہ السلام کی بہی اٹہائیسوین تاریخ واقع ہوئی پس قیام مراسم تعزیت اوس روز بسبب وفات ان بزرگوارونکی اور زیارت نزدیک و دور سی مناسب ہی اور آخوند علیہ الرحمہ بحار الانوار کی فرماتی ہین کہ درمیان عوام بلکہ خواص کی چہارشنبہ آخر ماہ صفر نحوست مشہور ہی لیکن کوئی حدیث اہل سنت کی اور اہل شیعہ کی نظر سی نہین گذری کہ جسسی نحوست ثابت ہووی لیکن نحوست مطلق چہارشنبہ کی خصوصا چہارشنبہ آخر ہر ماہ احادیث مین وارد ہوئی ہی چونکہ یہ مہینہ فی الجملہ باسباب سابقہ منحوس ہی اگر اس مہینہ کا آخر چہارشنبہ زیادہ نحوست رکہتا ہو تعجب نہین پس لازم ہی کہ اوس دن عبادت اور امور خیر مین انسان بسر کری اور توکل خدا پر رکہی تاکہ آفات سماوی اور ارضی سی محفوظ رہی نہ مثل جہلای عجم کی لہو اور لعب مین مشغول ہووی پوشیدہ نہ رہی کہ سابقا مذکور ہوا کہ کتب معتبرہ مین حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ علامات مومن پانچ چیزین ہین اکاون رکعت نماز نافلہ شب و روز اور فریضہ ملا کر بجا لانا اور زیارت اربعین پڑہنا اور پیشانی خاک پر واسطی سجدہ شکر کے رکہنا اور انگوٹہی

دست راست مین کرنا اور بسم اللہ الرحمن الرحیم باواز بلند کہنا چونکہ اس حدیث مین پانچ
چیزین مذکور ہین لہذا مناسب مقام یہ ہی کہ فضیلت اور ثواب اور ترکیب ہر ایک کے کچھ
کچھ بالاجمال بیان کی جاوی پس جان تو کہ تفصیل اکاون رکعت کی یہ ہی کہ سترہ رکعتین
فریضہ پنجگانہ کی ہین اور چونتیس رکعتین نوافل روز وشب ہین اوسمین سی آٹھہ رکعتین نافلہ
ظہر کی قبل ظہر کی اور آٹھہ رکعتین نافلہ عصر کی قبل عصر کی اور چار رکعتین نافلہ مغرب بعد
مغرب کی اور دو رکعت نشستہ کہ ایک رکعت مین محسوب ہے نافلہ عشا ہی بعد نماز عشا
کی اور گیارہ رکعت نافلہ شب ہے جسی نماز شب کہتی ہین آٹھہ رکعت اون گیارہ مین سی
نماز شب کہلاتی ہی اور دو رکعت کو شفع کہتی ہین اور ایک رکعت کو وتر کہتی ہین
اور دو رکعت نافلہ صبح ہی قبل نماز صبح کی پس کیفیت زیارت کی تو اوپر مذکور ہوئی
اور کیفیت سجدہ شکر اور نماز شکر کی سفینۃ النجاۃ وغیرہ مین مذکور ہی اور بسم اللہ الرحمن الرحیم
بآواز بلند کہنی سی مراد یہ ہی کہ ہر نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم کو باواز بلند کہا کری کہ
یہ مستحب ہے لیکن تفصیل نوافل کی اور فضیلت اور اوقات اور ترکیب اوسکی پس ایک
باب اور چہہ فصلون مین بیان کی جاتی ہی اور اسیطرح تفصیل انگشتر کی ہی بعد اسکے
ان شاء اللہ بیان کی جائیگی **باب دوسرا** بیچ بیان فضیلت اور ثواب مطلق
نوافل کی اور اوقات اور ترکیب نوافل پنجگانہ کی اور اوسمین دو فصلین ہین **فصل پہلی**
بیچ فضیلت اور ثواب نوافل پنجگانہ کی پوشیدہ نہ ہی کہ فضائل اور ثواب
نوافل کی زیادہ اسی ہین کہ کتب مبسوطہ مین منضبط ہون اور یہ رسالہ اوسکی گنجایش
کہان رکھتا ہی بالحصر [illegible] مین لیکن جان تو کہ مبالغہ تمام واقع ہوا ہی بیچ اخبار بیشمار
کی ائمہ معصومین علیہم السلام سی واسطی التزام کرنی اور پڑھنی نوافل شب وروز کی خصوصا

خصوصا نوافل یومیہ کی چنانچہ آخوند صاحب بیچ حدیقۃ المتقین کی لکھتی ہین کہ بیچ حدیث صحیح کی منقول ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ جب معراج مین آسمان پر تشریف لیگئی تو حق تعالی سی حضرت نی سوال کیا کہ پروردگار اکیا حال اور کیا رتبہ ہی بندۂ مومن کا نزدیک تیری پروردگار عالم نی جواب مین ارشاد فرمایا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حال اوسکا میری نزدیک اس مرتبہ مین ہی کہ جو شخص خوار کری میری دوست کو تو جیسی مجھسی اوس شخص نی ظاہر بظاہر لڑائی کی اور مین اپنی دوست کے بہت جلد یاری کرتا ہون اور میری تئین کسی چیز مین اسقدر تردد نہین ہوتا جیسا کہ قبض روح مومن مین ہوتا ہی کہ وہ مرگ کی تئین مکروہ رکھتا ہی اور مین اوسکے آزردگی نہین چاہتا مگر صلاح حال اوسکا جسمین ہو اور ہر دستیکہ تقرب حاصل کرتا ہی بندۂ مومن مجھسی بسبب بجالانی نوافل کی یہان تک کہ وہ بندہ محبوب میرا ہوتا ہی پس جب وہ بندہ محبوب میرا ہوا تو اوسوقت مین بمنزلہ کانون اوسکے کی ہوتا ہون کہ وہ جو کچھ کہ سنتا ہی گویا میری کانون سی سنتا ہی اور مین بمنزلہ اوسکی آنکھون کی ہون کہ جو کچھ کہ وہ دیکھتا ہی گویا میری آنکھون سی دیکھتا ہی اور مین بمنزلہ زبان اوسکے کی ہون کہ جو کچھ کہ وہ کہتا ہی گویا میری زبان سی کہتا ہی اور مین بمنزلہ ہاتون اوسکی کی ہون کہ جو کچھ کہ وہ کرتا ہی گویا میری ہاتون سی کرتا ہی اور اگر وہ بندہ کچھ مجھسی طلب کرتا ہی اور دعا مانگتا ہی اوسکے دعا کو قبول کرتا ہون اور اوسکے سوال کو عطا کرتا ہون آخوند صاحب بعد ذکر اس حدیث کی فرماتا ہین کہ ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ بسبب نوافل کی بندہ مرتبہ فنا فی اللہ کو پہونچتای کہ جو کچھ کہ کرتا ہی واسطی خدا کی کرتا ہے

اور بالکلیہ فانی ہوتاہی مرادات نفس سی یہان تک کہ بہشت اور دوزخ اور قرب کمال
سی ہی اور آخوند صاحب فرماتی ہین کہ ہرایک فقرہ فقرات مین سی اس حدیث کی معتبر
درمیان شیعہ اور سنی کی ہی اور بہت سی حقائق اور معارف مندرج ہین چنانچہ
بہت سی کتابین بیچ شرح اس حدیث کی تصنیف کی گئی ہین فقط انتہی کلامہ پس
جانا چاہیی کہ خوشحال اوس مرد مومن کا کہ جو نوافل کو بجالاوی اور بسبب اوسکی
محبوب حق تعالی کا ہو کہ حق تعالی اوس مومن کو بسبب بجالانی نوافل کی اسطرح
خطاب فرماوی کہ وہ محبوب میرا ہی اور اوسکی اعضا میری اعضا ہین اور جسنی
اوسکو ذلیل کیا اوسنی میری ساتہ لڑائی ظاہر بظاہر کی اور مثل اسکی فضیلتیں بہت
سی کتب مبسوطہ مین مذکور ہین کہ بخوف تطویل مینی ترک کیا فصل دوسری بیچ اوقات
نوافل کی جان تو کہ وقت نافلہ ظہر کا اول زوال آفتاب ہی یہان تک کہ سایہ دو قدم
تک آوی اور وہی وقت ابتدای فضیلت نماز ظہر کا ہی اور وقت نافلہ عصر کا بعد نماز
ظہر کی ہی یہان تک کہ سایہ چار قدم کو پہونچی اور یہی وقت ابتدای فضیلت عصر کا ہی اور
بعضی علمانی لکہا ہی کہ وقت نافلہ ظہر کا اول زوال آفتاب سی تا قد شاخص ہی یعنی جبتک کہ
سایہ برابر قد شاخص کی ہو اوس وقت تک وقت نافلہ ظہر کا باقی ہی اور بعد نماز ظہر کی تا دو
قد شاخص وقت نافلہ عصر کا ہی یعنی بعد ظہر کی جبتک کہ سایہ آفتاب کا برابر دو شاخص کی
پہونچی اوس وقت تک وقت نافلہ عصر کا باقی ہی اور بعد گذرنی ان وقتون کی پہلی
نماز فریضہ کو بجالائیگا اور بعد اوسکی نوافل کو بہ نیت قربت پڑہیگا اور طریقہ وقت کی پہچانی
کا یہ ہی کہ مثلا ایک لکڑی سیدہی زمین ہموار و برابر پر سات انگل کی کہڑی کرین اور
اگر لکڑی بصورت کاجر گڑی ہوی تو بہتر ہی کہ اوس سی خوب حال معلوم ہوتا ہے اور

اور شاخص اوسکو کہتی ہین پس جب کہ آفتاب طلوع کریگا تو اوسوقت سایہ اوس لکڑی کا
بہت بڑا مغرب کی جانب پڑیگا پس جون جون آفتاب بلند ہوا اونچا ہوتا جائیگا وہ
سایہ اوسکا چھوٹا ہوتا جائیگا یہانتک کہ وہ کم ہوتی ہوتی یا بالکل جاتا رہیگا یا کچھ
تھوڑا سا بسبب اختلاف بلاد و فصول کی باقی رہیگا پس بعد کمتی کی یا موقوف ہوجانیکی پہر وہ سایہ
مشرق کیطرف بڑہنا شروع ہوگا پس جسوقت کہ سایہ بڑہنا شروع ہووی ہی وقت زوال آفتاب کا ہی
اور وہی وقت نافلہ ظہر اور ابتدای فضیلت ظہر کا ہی پس اوسوقت سی
لیکر جبتک کہ وہ سایہ دو انگل تک بڑہی وقت نافلہ ظہر اور فضیلت ظہر کا ہی اور
اوس مقدار کو دو قدم شاخص کہتی ہین اور بعض علما کی نزدیک زوال سی لیکر جبتک
کہ سایہ برابر اوس لکڑی کی آوی جبتک وقت نافلہ کا باقی ہی یعنی سات انگل
کی سایہ تک وقت نافلہ کا باقی ہی اور بعد اوسکے وقت نماز ظہر کا ہی اور بعد
نماز ظہر کی پس وقت نافلہ عصر کا ہی جبتک کہ سایہ چار انگل تک پہونچی اور بعد اوسکے
وقت نماز عصر کا ہی اور بعضی علما کی نزدیک بعد ظہر کی جبتک کہ سایہ اوس لکڑی کی
دو برابر آوی وقت نافلہ عصر کا باقی ہی مگر احتیاط پہلی قول مین ہی اور وقت نافلہ
مغرب کا بعد نماز مغرب کے ہی پس اول شام یعنی جسوقت کہ آفتاب غروب ہوا اور
مشرق کی جانب سرخی ہوکر موقوف ہونی لگی وہ تو وقت فضیلت نماز مغرب
کا ہی اور بعد نماز مغرب کے وقت نافلہ مغرب کا ہی جبتک کہ سرخی مغرب کی جانب
باقی رہی اور بعد برطرف ہونی سرخی مغرب کے پہر وقت نہین باقی رہتا کہ وہ وقت
فضیلت نماز عشا کا ہی اور وقت نافلہ عشا کا بعد نماز عشا کی ہی نصف شب تک
اور وقت نافلہ شب کا یعنی نماز شب کا نصف شب سی تا طلوع صبح صادق ہی۔

اور صبح صادق کی پہلی صبح کاذب ہوتی ہی اور اوسکی صورت یہ ہی کہ ایک
سفیدہ مشرق سی پہیلنا شروع ہوتا ہی اور مغرب کی طرف طول مین وہ پہیلتا
آتا ہی اوسی صبح کاذب کہتی ہین پہر وہ سفیدہ مغرب کیطرف سی گہٹنا شروع ہوتا
ہی یہان تک کہ وہ کم ہوتی ہوتی افق مشرق تک آکر پہر شمال کی جانب پہیلنا
شروع ہوتا ہی پس جب وہ سفیدہ طول سی کہٹکر عرض کی طرف بڑہنا شروع
ہووی وہی صبح صادق ہی اور ترکیب نماز شب کے ان شاء اللہ بہ تفصیل عنقریب
بیان کی جائیگی اور وقت نافلۂ صبح کا صبح صادق سی لیکر جب تک سرخی مشرق
کی جانب شروع ہو باقی رہتا ہی **باب تیسرا بیچ فضیلت اور ثواب اور
کیفیت و ترکیب نماز شب کے** اور وہ مشتمل ہی اوپر سات فصلون اور ایک فائدہ اور ایک
تذنیب کی **فصل پہلی بیچ** فضیلت نماز شب کے جان تو کہ فضیلت نماز شب کی زیادہ
اسی ہی کہ لکہی جاوی مگر کچہ ثواب اور فضیلت اوسکی بیچ مقام مطلق نوافل کی بیان
کی گئی اور کچہ اس مقام مین بیان کی جاتی ہی پس جاننا چاہیی کہ روایات کثیرہ صحاب
عصمت علیہم السلام سی بیچ باب فضیلت نماز شب کے وارد ہوئی ہین چنانچہ بیچ کتاب کافی
کی بسند صحیح حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ اون حضرت نی
فرمایا کہ شرف اور بزرگی بندۂ مومن کی بیچ بجالانی نماز شب کی ہی اور عزت
مومن کی بیچ بی نیازی کی ہی خلق سی یعنی عزت مومن کی خلق کی طرف ہاتہ نہ
پہیلانی مین ہی اور اوسی کتاب مین بسند حسن منقول ہی عبد اللہ بن سنان سی
کہ وہ بیان کرتی ہین کہ سنا مینی حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سی کہ وہ جناب
فرماتی ہین کہ تین چیزین موجب فخر مومن اور زینت اوسکی کی ہین دنیا و آخرت

مین ایک بجالانا نماز شب کا دوسرے بابون مین ہونا اوس چیزسی کہ جو آدمیون کی ہاتہ
مین ہی یعنی لالچ اور حسد سی بچی رہنا اور خلق سی مستغنی ہونا اور تیسرے محبت اور
ولایت امامی از آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ فصل دوسری بیچ ترکیب اور کیفیت
اجمالی و ماکیفی نماز شب کی جاننو کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہی تا طلوع
صبح صادق اور تحقیق اوسکے گذری اور نماز شب آٹھ رکعت ہی اور وہ آٹھ رکعت
دو دو رکعت کرکی مثل نماز صبح کی پڑہی جاتی ہی پس پہلی آٹھ رکعت جس سورہ سی کہ
چاہی پڑہی اور بعد آٹھ رکعت بجالانی کی دو رکعت نماز شفع کی بجالاوی جس سورہ
سی کہ چاہی اور نماز شفع مین قنوت نہین ہی اور بعد اوسکے ایک رکعت وترکی پڑہی
کہ اوسکا بعد شفع کی پڑہنا چاہیی اور اس ایک رکعت مین قنوت ہی بجالاوی پس مجموع
گیارہ رکعتین ہوئین آٹھ نماز شب کی اور دو شفع کی اور ایک وترکی اور کبھی مجموع ان
گیارہ رکعتون کو نماز شب نام رکہتی ہین اور نماز وتر کی قنوت مین دعای مغفرت
مومنین مردہ اور زندہ اور دعای مغفرت والدین کی تاکید ہی بلکہ منقول ہی کہ
چالیس مومن کی لیی نام بنام دعا مغفرت کی کری اور مناسب یہ ہی کہ ہر ایک دو رکعت
کی بعد حوائج مشروعہ کو خدا سی طلب کری کہ دعا اوس وقت کی مقرون باجابت
ہی پس یہ تہی ترکیب مختصر اور ماکیفی نماز شب کی اور لکن با دعیہ اور مسنونات اس نماز کا بجالانا
بہتر ہی اور ثواب اوسمین بیشتر ہی اور دعائین اس نماز کی زیادہ ایسی ہین کہ اس رسالہ
مین مندرج ہون جسکو خدا توفیق دی وہ کتب ادعیہ کی طرف رجوع کری مگر تہوڑی سی
دعائین مقدمات نماز کی اور دعائین نماز لکہین جاتی ہین فصل تیسری بیچ مقدمات اور ادعیہ
مقدمات کی بیچ کتاب تہذیب کی بسند صحیح منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق ع

نے فرمایا کہ کوئی بندہ مومن نہین ہی مگر یہ کہ بیدار کیا جاتا ہی بیچ ہر ایک شب کے
ایک مرتبہ یا دو مرتبہ پس اگر وہ اوٹھا تو بہتر ہی ورنہ شیطان کج ہو کر اوسکے
کان مین پیشاب کرتا ہی آیا نہین دیکھتا ہی تو کہ جسوقت تم لوگون مین سی وہ شخص
کہ جو شب کو بیدار رہا ہو جب صبح کو بیدار ہوتا ہی تو اوسوقت اوسکو اپنی بدن مین
بوجہہ اور گرانی معلوم ہوتی ہی اور سست اور کُند رہتا ہی آور اوسی کتاب مین
بسند صحیح منقول ہی کہ راوی نی سنا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی کہ وہ
حضرت فرماتی تہی بدرستیکہ ہر شب مین ایک ساعت ہی کہ نہین دعا کرتا اور نہین
نماز پڑہتا بندہ مسلم اوس ساعت مین مگر یہ کہ حق تعالی اوسکے دعا اور نماز کو قبول
فرماتا ہی یعنی جو بندہ مسلم کہ نماز پڑہی اور دعا کری اوس ساعت مین تو دعا اور نماز
اوسکے قبول ہی راوی نی عرض کی کہ یا حضرت وہ کون سی ساعت ہی حضرت
نی فرمایا بعد نصف شب کی ایک ثلث شب باقی رہی تک پس مناسب مقام یہ ہی کہ اول
کچہ آداب بیداری بیان کیی جاوین اور بعد اوسکی کیفیت نماز شب لکہی جاوی جاننا
کہ جسوقت خواب سی بیدار ہووی تو چاہیی کہ پہلی سجدہ درگاہ خدا مین بجالاوی
چنانچہ منقول ہی کہ جب حضرت رسالت مآب خواب سی بیدار ہوتی تہی تو وہ جناب
سجدہ کرتی تہی اور چاہیی کہ سجدہ مین یا سجدہ کی بعد اس دعا کو پڑہی اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْہِ الْبَعْثُ وَالنُّشُوْرُ اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ لِاَحْمَدَہٗ اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی
منقول کہ جب راتکو تو بیدار ہووی تو نظر کر طرف آفاق آسمانکی اور کہہ

اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا یُوَارِیْ عَنْکَ لَیْلٌ سَاجٍ وَلَا سَمَآءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ وَلَا اَرْضٌ ذَاتُ مِھَادٍ وَلَا ظُلُمَاتٌ بَعْضُھَا فَوْقَ بَعْضٍ وَلَا بَحْرٌ لُجِّیٌّ تُدْلِجُ بَیْنَ یَدَیِ الْمُدْلِجِ مِنْ خَلْقِکَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَنَامَتِ الْعُیُوْنُ وَاَنْتَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُکَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاِلٰہِ الْمُرْسَلِیْنَ بعد اوسکے ان پانچ آیتوں کو کہ خاتمہ سورہ آل عمران میں ہیں پڑہی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَمَا

لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ

اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ

الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ

لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

اور لازم ہی تجکو کہ جب وقت نماز شب کا داخل ہو لکہ تجہی حاجت بیت الخلا وغیرہ

کی ہوئی تو پہلی اوسی فراغت حاصل کر اور آداب بیت الخلا کی حلیۃ المتقین وغیرہ
مین مذکور ہین **فصل چوتہی** بیچ اوقات نماز شب کے اور تحقیق رکعات کے
جان تو کہ وقت نماز شب کا بعد نصف شب کی ہی پس جس قدر کہ صبح صادق
کی قریب ہو بہتر ہی اور نماز شب کی آٹھہ رکعتین ہین دو دو رکعت بیک سلام جسطرح
نماز صبح کی ہی اور کبھی دو رکعت شفع اور ایک رکعت وتر کو کہ بعد نماز شب کی بجا لاتا
اونکا سنت ہی داخل نماز شب کی کرتی ہین اور سب کعتونکو ملا کی کہ گیارہ رکعتین
ہولی ہین نماز شب کی کہتی ہین پس اصل نماز شب کی آٹھہ ہی رکعتین ہین اور باقی
سنت ہین **فصل پانچوین** بیچ مقدمات اور کیفیت نماز شب کی جان تو کہ بعد فراغ
ضروریات کی وضو کری اور دعائین اور آداب وضو کی مشہور ہین پس جب کہ
وضو سی فارغ ہوئی تو عطر اپنی کپڑون مین اور بدن مین ملی اسواسطی کہ اکثر حدیثون
مین ثواب اور تعریف عطر لگانیکی بہت سی مذکور ہی چنانچہ منقول ہی کہ دو رکعت نماز
اوس شخص کی کہ جو عطر لگا کی بجا لاوی بہتر ہی ستر رکعتون سی کہ جو بی عطر کی پڑہین
ہون اور تفصیل ثواب اور آداب عطر کی اور بوہای خوش لگانیکی آگی مفصل ان شاء اللہ
بیان ہون گی پس مستحب ہی کہ رو بقبلہ بیٹھی اور اس دعا کو پڑہی کہ حضرت امام
زین العابدینؑ راتونکو اس دعا کو پڑہا کرتی ہتی اِلٰهِی غَارَتْ نُجُومُ سَمَائِكَ
وَنَامَتْ عُيُونُ اَنَامِكَ وَهَدَاَتْ اَصْوَاتُ عِبَادِكَ وَاَنْعَامِكَ
وَغَلَّقَتِ الْمُلُوكُ عَلَيْهَا اَبْوَابَهَا وَطَافَ عَلَيْهَا حُرَّاسُهَا وَاحْتَجَبُوا

عَمَّنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةً وَنُجِحَ مِنْهُمْ فَائِدَةً وَاَنْتَ اِلٰهِي حَيٌّ قَيُّومٌ لَا تَاْخُذُكَ
سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا يَشْغَلُكَ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ اَبْوَابُ سَمَائِكَ لِمَنْ دَعَاكَ
مُفَتَّحَاتٌ وَخَزَائِنُكَ غَيْرُ مُغْلَقَاتٍ وَاَبْوَابُ رَحْمَتِكَ غَيْرُ مَحْجُوبَاتٍ وَ
فَوَائِدُكَ لِمَنْ سَئَلَكَ غَيْرُ مَحْظُورَاتٍ بَلْ هِيَ مَبْذُولَاتٌ اِلٰهِي اَنْتَ
الْكَرِيمُ الَّذِي لَا تَرُدُّ سَائِلًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ سَأَلَكَ وَلَا تَحْتَجِبُ عَنْ اَحَدٍ
مِنْهُمْ اَرَادَكَ لَا وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ وَلَا تَخْتَزِلُ حَوَائِجَهُمْ وَلَا
يَقْضِيهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ وَقَدْ تَرَانِي وَوُقُوفِي وَذُلَّ مَقَامِي بَيْنَ
يَدَيْكَ تَعْلَمُ سِرِّي وَتَطَّلِعُ عَلٰى مَا فِي قَلْبِي وَمَا يَصْلُحُ بِهِ اَمْرُ اٰخِرَتِي وَدُنْيَايَ
اَللّٰهُمَّ اِنَّ ذِكْرَ الْمَوْتِ وَاَهْوَالَ الْمُطَّلَعِ وَالْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيْكَ نَغَّصَنِي
مَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَاَغَصَّنِي بِرِيقِي وَاَقْلَقَنِي عَنْ وِسَادِي وَمَنَعَنِي رُقَادِي
كَيْفَ يَنَامُ مَنْ يَخَافُ مَلَكَ الْمَوْتِ فِي طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَطَوَارِقِ
النَّهَارِ بَلْ كَيْفَ يَنَامُ الْعَاقِلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ لَا يَنَامُ لَا بِاللَّيْلِ
وَلَا بِالنَّهَارِ وَيَطْلُبُ رُوحَهُ بِالْبَيَاتِ وَفِي اٰنَاءِ السَّاعَاتِ
اور جب وہ جناب ابن عباس فارغ ہوتی ہتی تو سجدہ کرتی ہتی اور اپنی رخسار
کو خاک پر رکھکر فرماتی ہتی اَسْئَلُكَ الرَّوْحَ وَالرَّاحَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ

حِيْنَ اَلْقَاكَ فصل چهٹی بیچ نماز شب کی لیکن جان تو کہ مناسب ہے یہ کہ جب نماز شب

کو شروع کرے تو پہلی اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ

نَبِیِّ الرَّحْمَةِ وَاٰلِهٖ وَاُقَدِّمُهُمْ بَيْنَ يَدَیْ حَوَائِجِیْ فَاجْعَلْنِیْ بِهِمْ وَجِيْهًا

فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِهِمْ وَلَا تُعَذِّبْنِیْ بِهِمْ وَاهْدِنِیْ

بِهِمْ وَلَا تُضِلَّنِیْ بِهِمْ وَارْزُقْنِیْ بِهِمْ وَلَا تَحْرِمْنِیْ بِهِمْ وَاقْضِ لِیْ حَوَائِجَ الدُّنْيَا

وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَبِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ بعد دعا کے کورہ کی نماز شب کو شروع

کرے اسطرحسے کہ پہلی تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور اس دعا کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَ

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعد اسکے

دو تکبیر نا ورکہے اور اس دعا کو پڑھے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِیْ يَدَيْكَ

وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَيْتَ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدَيْكَ

ذَلِيْلٌ بَيْنَ يَدَيْكَ مِنْكَ وَبِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا وَلَا مَفَرَّ وَلَا مَهْرَبَ مِنْكَ

اِلَّا اِلَيْكَ سُبْحَانَكَ وَحَنَانَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ سُبْحَانَكَ

رَبَّنَا وَرَبَّ الْبَيْتِ بعد اسکے ایک تکبیر اور کہے کی نیت کہے اسطرحسے کہ نماز

شب کو بجا لاتا ہون سنت قربةً الی اللہ اور متصل نیت تکبیرة الاحرام کہے اور اسدعا کو پڑھے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّہَادَۃِ عَلٰی
مِلَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَدِیْنِ مُحَمَّدٍ وَمِنْہَاجِ عَلِیٍّ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ
الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جب اس دعا کو پڑہ چکی
تو سورۂ حمد اور جونسا سورہ چاہی پڑہی لکن مستحب ہی کہ پہلی رکعت مین بعد
سورۂ حمد کی تیس ۳۰ مرتبہ سورۂ توحید پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد سورۂ
حمد کی سورہ جحد یعنی قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑہی اور باقی چہہ رکعتون مین
سورہای بزرگ مثل سورۂ انعام اور کہف اور یسین اور حوامیم اور امثال اسکی
اور اگر یاد نہون تو قرآن مین ہی دیکہہ کی پڑہ سکتا ہی پس تکبیر کہہ کی
رکوع و سجود مثل نماز صبح کی بجا لاوی اور سنت ہی کہ رکوع مین اس دعا
کو پڑہی اَللّٰھُمَّ لَکَ رَکَعْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ خَشَعَ لَکَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ
وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعَصَبِیْ وَعِظَامِیْ وَمَا اَقَلَّتْہُ قَدَمَایَ
غَیْرَ مُسْتَنْکِفٍ وَلَا مُسْتَکْبِرٍ وَلَا مُسْتَحْسِرٍ بعد اس دعا کی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ
سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہی اور سجدہ مین اس دعا کو پڑہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ
تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبِّیْ سَجَدَ وَجْھِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَ
بَصَرَہٗ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ تَبَارَکَ اللّٰہُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ
بعد اسکے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ کہی اور
جسوقت کہ دونون سجدون سی فارغ ہووی واسطی دوسری رکعت کے اوٹھہ کھڑا
ہووی اور سورۂ حمد اور دوسرا سورہ جو لنا چاہی پڑھی اور قنوت پڑھی
کہ مستحب ہے اور دعا قنوت کی سہو ہی اور اگر اس دعا کو قنوت مین پڑھی تو افضل
ہی کہ قنوت مین طول دینا بہتر ہی بجہت اسکے کہ وقت بہت وسیع ہی اور حضرت
رسول خداؐ سی منقول ہی کہ جسکا تم مین سی دنیا مین قنوت زیادہ وطولانی
ہی قیامت کی دن اوسکو رحمت زیادہ ہی پس ادعیہ قنوت کی کتب ادعیہ
مین حضرات سی اکثر منقول ہین اور یہ قنوت کہ اون مین سی مختصر ہی اور حضرت
امام جعفر صادقؑ سی یہ قنوت منقول ہی پس اگر اسکو بجای اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّکَ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کی پڑھی تو بہتر ہی اِلٰھِیْ کَیْفَ اَدْعُوْکَ وَقَدْ
عَصَیْتُکَ وَکَیْفَ لَا اَدْعُوْکَ وَقَدْ عَرَفْتُ حُبَّکَ فِیْ قَلْبِیْ

وان كنت عاصيا مددت اليك يدا بالذنوب مملوة وعينا
بالرجاء ممدودة مولاي انت عظيم العظماء وانا اسير الاسراء
انا الاسير بذنبي المرتهن بجرمي الهي لئن طالبتني بذنبي لاطالبنك
بكرمك ولئن طالبتني بجريرتي لاطالبنك بعفوك ولئن امرت
بي الى النار لاخبرن اهلها اني كنت اقول لا اله الا الله محمد رسول
الله اللهم ان الطاعة تسرك والمعصية لا تضرك فهب لي ما يسرك
واغفر لي ما لا يضرك يا ارحم الراحمين پس جب قنوت سے فارغ ہووے
تو رکوع اور سجود کو بطریق مذکور بجالاوے اور تشہد کہ مشہور ہے پڑھے اور مستحب ہے
کہ تشہد بہ نشست تورک پڑھے چونکہ تشہد طولانی پڑھنا بہتر ہے اور سنت ہے
پس اگر اس تشہد کو پڑھے تو مناسب ہے بسم الله وبالله وخير الاسماء كلها
لله اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا
عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة واشهد
ان ربي نعم الرب وان محمدا نعم الرسول اللهم صل على محمد و
ال محمد وتقبل شفاعته في امته وارفع درجته پس سلام پھیرے
اس طرح سے کہ کہے السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ جب سلام پھیر چکی تو دو رکعت نماز تمام ہو ئی پس سنت ہی
کہ بعد فراغ ہر ایک دو رکعت کی تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑہی اور اگر
اس دعا کو بھی بعد ہر ایک دو رکعت کی پڑہی تو سنت اور بہتر ہی اور وہ یہ ہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَلَمْ يُسْئَلْ مِثْلُكَ اَنْتَ مَوْضِعُ مَسْئَلَةِ السَّائِلِيْنَ
وَمُنْتَهٰى رَغْبَةِ الرَّاغِبِيْنَ اَدْعُوْكَ وَلَمْ يُدْعَ مِثْلُكَ وَاَرْغَبُ اِلَيْكَ
وَلَمْ يُرْغَبْ اِلٰى مِثْلِكَ وَاَنْتَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَاَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ
اَسْئَلُكَ بِاَفْضَلِ الْمَسَائِلِ وَاَنْجَحِهَا وَاَعْظَمِهَا يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ
وَبِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى وَاَمْثَالِكَ الْعُلْيَا وَنِعَمِكَ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى وَبِاَكْرَمِ
اَسْمَائِكَ عَلَيْكَ وَاَحَبِّهَا اِلَيْكَ وَاَقْرَبِهَا مِنْكَ وَسِيْلَةً وَاَشْرَفِهَا
عِنْدَكَ مَنْزِلَةً وَاَجْزَلِهَا لَدَيْكَ ثَوَابًا وَاَسْرَعِهَا فِي الْاُمُوْرِ اِجَابَةً
وَبِاسْمِكَ الْمَكْنُوْنِ الْاَكْبَرِ الْاَعَزِّ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ تُحِبُّهٗ
وَتَهْوَاهُ وَتَرْضٰى بِهٖ عَمَّنْ دَعَاكَ وَاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاءَهٗ وَحَقٌّ عَلَيْكَ اَنْ
لَا تَرُدَّ سَائِلَكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ
وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ وَبِكُلِّ اسْمٍ دَعَاكَ بِهٖ حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتُكَ

وانبیائک ورسلک واھل طاعتک من خلقک ان تصلی علی محمد
وال محمد وان تعجل فرج ولیک وابن ولیک وتعجل خزی عدائہ وان
تفعل بی کذا وکذا اور بجای کذا وکذا کی اپنی حاجب کو ذکر کرے بعد دعا
مانگنے کی دو سجدہ شکر بجالاوی اور اگر ایک میں ان دونوں سجدوں میں اس دعا
کو پڑھے تو بہتر ہے اس واسطے کہ یہ دعا منسوب ہے طرف امام زین العابدین علیہ السلام
کی اور مشتمل ہے اوپر مضامین عالیہ اور تضرع اور زاری کی اور وہ دعا یہ ہے
الھی وعزتک وجلالک وعظمتک لو انی منذ بدعت فطرتی
من اول الدھر عبدتک دوام خلود ربوبیتک بکل شعرۃ فی کل طرفۃ
عین سرمد الابد بحمد الخلائق وشکرھم اجمعین لکنت
مقصرا فی بلوغ اداء شکر خفی نعمۃ من نعمک علی ولو انی کربت
معادن حدید الدنیا بانیابی وحرثت ارضھا باشفار عینی و
بکیت من خشیتک مثل بحور السموات والارضین دما وصدیدا
لکان ذلک قلیلا من کثیر ما یجب من حقک علی ولو انک
الھی عذبتنی بعد ذلک بعذاب الخلائق اجمعین وعظمت
للنار خلقی وجسمی وملات طبقات جھنم منی حتی لا یکون

فِي النَّارِ مُعَذَّبٌ غَيْرِي وَلَا يَكُونُ لِجَهَنَّمَ حَطَبٌ سِوَايَ لَكَانَ ذَلِكَ
بِعَدْلِكَ عَلَيَّ قَلِيلاً مِنْ كَثِيرٍ مَا اسْتَوْجَبْتُهُ مِنْ عُقُوبَتِكَ پس اسطرح سی دو دو
رکعت کرکی آٹھون رکعتونکو بآداب وشرائط مذکورہ بجالاوی یہانتک کہ آٹھون
رکعتون سی فارغ ہووی جب آٹھون رکعتین پڑہ چکی تو اوسکی بعد اس دعا کو
پڑہی یَا اللهُ یَا اللهُ دس مرتبہ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْنِي وَثَبِّتْنِي
عَلَى دِينِكَ وَدِينِ نَبِيِّكَ وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ
لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ اور حضرت امیر المومنین بعد
آٹھوین رکعت کی اس دعا کو پڑہتی تہی اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحُرْمَةِ مَنْ
عَاذَ بِكَ وَلَجَأَ إِلَى عِزِّكَ وَاسْتَظَلَّ بِفَيْئِكَ وَاعْتَصَمَ بِحَبْلِكَ وَلَمْ يَثِقْ
إِلَّا بِكَ يَا جَزِيلَ الْعَطَايَا يَا مُطْلِقَ الْأُسَارَى يَا مَنْ سَمَّى نَفْسَهُ مِنْ
جُودِهِ وَهَّاباً أَدْعُوكَ رَاغِباً وَرَاهِباً وَخَوْفاً وَطَمَعاً وَإِلْحَاحاً وَإِلْحَافاً وَتَضَرُّعاً
تَمَلُّقاً وَقَائِماً وَقَاعِداً وَرَاكِعاً وَسَاجِداً وَرَاكِباً وَمَاشِياً وَذَاهِباً وَجَائِياً
وَفِي كُلِّ حَالَاتِي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَ
أَنْ تَفْعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا اور بجائی لفظ کذا وکذا کی مطلب اپنی کو ذکر کری اور دعا
مانگی کہ مقرون باجابت ہی یہ تہی ترکیب نماز شب کی باادعیہ وقنوت مختصرہ

اور بہت سی دعائیں اس نماز کی بیچ کتب ادعیہ کی جا بجا مذکور ہین اس رسالہ میں فقط
ادعیہ مختصرہ ذکر کی گئین **فصل ساتوین** بیچ کیفیت نماز شفع اور وتر کی معلوم ہو کہ جسوقت
آٹھون رکعت نماز شب سی فارغ ہووی تو چاہیی کہ متوجہ ہووی طرف دو رکعت
نماز شفع اور ایک رکعت نماز وتر کی اور بہتر ترین اوقات شفع و وتر کا درمیان صبح
صادق اور کاذب کی ہی یعنی جسوقت کہ صبح کاذب شروع ہووی تو اوسوقت
سی تا طلوع صبح صادق وقت فضیلت نماز شفع اور وتر کا ہی اور اگر بعد آٹھ
رکعت نماز شب کی بجا لاوی تو بھی کچھ مضایقہ نہین پس جب نماز شفع شروع کری
تو چاہیی کہ دونون رکعتون مین بعد سورۂ حمد کی سورۂ توحید پڑھی اور اگر چاہی بعد
سورۂ حمد کی قل اعوذ برب الفلق پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین قل اعوذ
برب الناس پڑھی اور قنوت نماز شفع مین نہین ہی پس جسوقتکہ دونون رکعتون شفع سی
فارغ ہووی تو سنت ہی کہ اس دعا کو پڑھی إِلٰهِي تَعَرَّضَ لَكَ فِي هٰذَا اللَّيْلِ الْمُتَعَرِّضُونَ
وَقَصَدَكَ فِيهِ الْقَاصِدُونَ وَأَمَّلَ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ الطَّالِبُونَ وَلَكَ
فِي هٰذَا اللَّيْلِ نَفَحَاتٌ وَجَوَائِزُ وَعَطَايَا وَمَوَاهِبُ تَمُنُّ بِهَا عَلَىٰ مَنْ تَشَاءُ
مِنْ عِبَادِكَ وَتَمْنَعُهَا مَنْ لَمْ تَسْبِقْ لَهُ الْعِنَايَةُ مِنْكَ وَهَا أَنَا ذَا عَبْدُكَ
الْفَقِيرُ إِلَيْكَ الْمُؤَمِّلُ فَضْلَكَ وَمَعْرُوفَكَ فَإِنْ كُنْتَ يَا مَوْلَايَ

تَفَضَّلْتَ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ عَلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ وَعُدْتَ عَلَیْهِ بِعَائِدَةٍ
مِنْ عَطْفِكَ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ الْخَیِّرِیْنَ الْفَاضِلِیْنَ
وَجُدْ عَلَیَّ بِطَوْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِهِ الطَّاهِرِیْنَ الَّذِیْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ
تَطْهِیْرًا اِنَّ اللّٰهَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ كَمَا اَمَرْتَ فَاسْتَجِبْ لِیْ كَمَا
وَعَدْتَ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بعد اسکے مشغول ہووی ایک رکعت نماز وتر
میں ایس سنت ہی کہ پہلی وہ تینوں دعائیں کہ جو قبل نماز کی مستحب ہیں بجالاوی سات
تکبیرات ہفت گانہ کی کہ ایک اونمیں سی تکبیرۃ الاحرام ہی اور بعد نیت اور تکبیرۃ
الاحرام کی سورہ حمد ایک مرتبہ اور تین دفعہ قل ہو اللہ احد اور تین مرتبہ قل اعوذ برب
الفلق اور تین مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھی کہ یہ سنت ہی والا نہ اختیار ہی جو نسا
سورہ چاہی پڑھی بعد اسکے مستحب ہے کہ ہاتھ و نکو واسطی قنوت کی برابر منہ کی واسطے اظہار
عمگین ہوی اور گریہ وزاری اس دعا کو پڑھی سَیِّدِیْ سَیِّدِیْ هٰذِهٖ یَدَایَ قَدْ
مَدَدْتُهُمَا اِلَیْكَ بِالذُّنُوْبِ مَمْلُوَّةً وَعَیْنَایَ بِالرَّجَاۤءِ مَمْدُوْدَةٌ
وَحُقَّ لِمَنْ دَعَاكَ بِالنَّدَمِ تَذَلُّلًا اَنْ تُجِیْبَهٗ بِالْكَرَمِ تَفَضُّلًا سَیِّدِیْ
اَمِنْ اَهْلِ الشَّقَاۤءِ خَلَقْتَنِیْ فَاُطِیْلَ بُكَاۤئِیْ اَمْ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ خَلَقْتَنِیْ

وَأُبْشِرُ رَجَآئِي سَيِّدِي الضَّرْبُ الْمَقَامِعِ خَلَقْتَ أَعْضَآئِي أَمْ لِشُرْبِ
الْحَمِيمِ خَلَقْتَ أَمْعَآئِي سَيِّدِي لَوْ اَنَّ عَبْدًا اِسْتَطَاعَ الْهَرَبَ مِنْ
مَوْلاَهُ لَكُنْتُ أَوَّلَ الْهَارِبِيْنَ مِنْكَ لٰكِنِّي اَعْلَمُ اَنِّي لاَ اَفُوْتُكَ سَيِّدِي
لَوْ اَنَّ عَذَابِي مِمَّا يَزِيْدُ فِي مُلْكِكَ لَسَاَلْتُكَ الصَّبْرَ عَلَيْهِ غَيْرَ اَنِّي اَعْلَمُ
اَنَّهُ لاَ يَزِيْدُ فِي مُلْكِكَ طَاعَةُ الْمُطِيْعِيْنَ وَلاَ يَنْقُصُ مِنْهُ مَعْصِيَةُ الْعَاصِيْنَ
سَيِّدِي مَا اَنَا وَمَا خَطَرِي وَهَبْ لِي بِفَضْلِكَ وَجَلِّلْنِي بِسِتْرِكَ
وَاعْفُ عَنْ تَوْبِيْخِي بِكَرَمِ وَجْهِكَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي اِرْحَمْنِي مَصْرُوْعًا
عَلَى الْفِرَاشِ تُقَلِّبُنِي اَيْدِي اَحِبَّتِي وَارْحَمْنِي مَطْرُوْحًا عَلَى الْمُغْتَسَلِ
يُغَسِّلُنِي صَالِحُ جِيْرَتِي وَارْحَمْنِي مَحْمُوْلاً قَدْ تَنَاوَلَ الْاَقْرِبَآءُ اَطْرَافَ
جَنَازَتِي وَارْحَمْ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ الْمُظْلِمِ وَحْشَتِي وَغُرْبَتِي وَوَحْدَتِي

بعد اسدعا کی ستر مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کہی اور سنت ہی کہ
طلب مغفرت چالیس برادران مومن کی لیے کری اس طرح سے اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ فلان وفلان نام ہر ایک کا ذکر کری بعد اس قنوت کی رکوع اور
سجود اور تشہد اور سلام بطریق سابق کی بجالا دی جب نماز سی فارغ ہووی تو
تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑہی اور اکر اس مناجات کو بعد تسبیح کی بجالاوی تو بہتر ہی

أناجيك يا موجوداً في كل مكان لعلك تسمع ندائي فقد عظم جرمي
وقل حيائي مولاي يا مولاي أي الأهوال أتذكر وأيها أنسى ولو لم
يكن إلا الموت لكفى كيف وما بعد الموت أعظم وأدهى مولاي
يا مولاي حتى متى وإلى متى أقول لك العتبى مرة بعد أخرى ثم لا تجد
عندي صدقاً ولا وفاء فيا غوثاه ثم وا غوثاه بك يا الله من هوى
قد غلبني ومن عدو قد استكلب علي ومن دنيا قد تزينت لي و
من نفس أمارة بالسوء إلا ما رحم ربي مولاي يا مولاي إن
كنت رحمت مثلي فارحمني وإن كنت قبلت مثلي فاقبلني
يا قابل السحرة اقبلني يا من لم أزل أتعرف منه الحسنى يا من يغذيني
بالنعم صباحاً ومساء ارحمني يوم آتيك فرداً شاخصاً إليك بصري
مقلداً عملي قد تبرأ جميع الخلائق مني نعم وأبي وأمي ومن كان
له كدي وسعيي فإن لم ترحمني فمن يرحمني ومن يؤنس في القبر
وحشتي ومن ينطق لساني إذا خلوت بعملي وسألتني عما أنت
أعلم به مني فإن قلت نعم فأين المهرب من عدلك وإن قلت لم أفعل
قلت ألم أكن الشاهد عليك فعفوك عفوك يا مولاي قبل سرابيل

الفطر ان عفوت كعفوك يا مولاي قبل ان تغل الايدي الى الاعناق
يا ارحم الراحمين وخير الغافرين بعد اسکی سجدہ شکر کری اور سجدہ مین کم سی کم
تین مرتبہ ورنہ سو مرتبہ شکراً للہ کہی اور اس دعا کو اگر سجدہ مین پڑہی تو خوب ہے
یا خیر من رفعت الیہ اعناق الراغبین ویا اکرم الاکرمین ویا ارحم
الراحمین صل علی محمد وآل محمد الطیبین بلطفک الخفی فی شانی
کلہ پس جو چاہی خدا سی دعا مانگی کہ دعا آخر شب کے مقبول و مقرون باجابت
ہی **فائدہ** جانتو کہ نمازہای سنتی کی تئین بلا عذر بیماری وطاقت وغیرہ کی بیٹہہ
کی پڑہنا درست ہی پس نماز شب کی تئین کہڑی ہو کی اور بیٹہہ کی دونون طرح پڑہ
سکتا ہی مگر بلا عذر کی کہڑی ہو کر پڑہنا بہتر ہی اور مستحب ہے کہ نماز شب کی پہلی رکعت
مین بعد سورۂ حمد کی قل ہو اللہ احد کی تئین تیس مرتبہ پڑہی اور دوسرے رکعت
مین بعد سورۂ حمد کی سورۂ جحد یعنی قل یا ایہا الکافرون کو ایک دفعہ پڑہی اور باقی
چہہ رکعتون مین بڑی بڑی سورہی مثل سورۂ انعام اور کہف اور یسین اور حوامیم اور
جو بڑی سورہی سوای اسکی ہین پڑہی اور اگر یہ سورہی یاد نہون تو قرآن
مین دیکہہ کر بہی پڑہ سکتا ہی اسواسطی کہ نمازہای سنتی مین دیکہکر پڑہ لی مین مضایقہ
نہین ہی اور اگر وقت تنگ ہو وی اور رات کم رہگئی ہو تو فقط سورۂ حمد اور سورۂ

توحید ہر رکعت مین پڑہنا کافی ہی بلکہ اگر وقت زیادہ تنگ ہووی تو ہر رکعت مین خالی سورہ حمد پڑہ سکتا ہی اور رکوع اور سجود کو مخفف بذکر واحد کرکی نماز کو جلد تمام کری اور اگر صبح طالع ہوجاوی تو ہر نماز صبح کو مقدم کریگا اور نافلہ شب کی قضا کریگا تذنیب مخفی نرہی کہ صاحب عذر اور مغلوب النوم کی واسطی بعض علما نی اجازت دی ہی کہ نماز شب قبل نصف شب کی پڑہ سکتا ہی اور بعض علما نی قضا کو افضل جانا ہی قبل وقت کی پڑہنی سی اور بعض احادیث سند کی نقل کی ہین چنانچہ جناب قبلہ و کعبہ دام ظلہ العالی نی بیچ روضۃ الاحکام کی باب الصلوۃ مین بعد ذکر اقوال علما اور نقل احادیث کی ارشاد فرمایا ہی کہ قضا پڑہنا افضل ہی تقدیم سی از روی نص اور فتوی کی پس قضا پڑہنا ان کو افضل ہی **باب چہارم** بیچ صلوۃ غفیلہ اور نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صلوۃ امیر المومنین علیہ السلام اور صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ اور نمازہای حاجت اور بعض ادعیہ حاجت اور نمازہای مغفرت ورد مظالم اور ادعیہ مغفرت ورد مظالم اور دعای علوی مصری و دعای مشلول و جوشن اور دعای کمیل اور ادعیہ دیگر اسی قبیل سی اور بیان اسما اعظم اور خواص بعض اسما حسنی کی اور اسمین تفصیلین ہین **فصل پہلی** بیچ اوس نماز کی کہ جو مشہور ہر السنہ جمہور بصلوۃ غفیلہ ہی پس جاننا چاہیے کہ اصل حدیث بیچ باب نماز غفیلہ کی اسطرح وارد ہوئی ہی من صلی بین العشائین رکعتین قرء فی الاولی الحمد وقولہ وذا النون اذ ذہب الخ وفی الثانیۃ الحمد وقولہ وعندہ مفاتح الغیب الخ یعنی جو شخص کہ بجالاوی مابین مغرب و عشا کی دو رکعت نماز باین طریق کہ پڑہی رکعت اول مین بعد حمد کی آیۃ وَذَا النُّونِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ اور بیچ رکعت ثانیہ کی بعد حمد کی آیۃ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا

الغیب لا یعلمها الا هو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط من ورقة الا یعلمها
ولا حبة فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب
مبین اور بعد اسکے عبارت حدیث کی اسطرح ہی فاذا فرغ من القراءة رفع
یدیه وقال اللهم انی اسئلک بمفاتح الغیب التی لا یعلمها الا
انت ان تصلی علی محمد وال محمد وان تفعل بی کذا وکذا
ویقول اللهم انت ولی نعمتی والقادر علی طلبتی تعلم حاجتی فاسئلک
بحق محمد واله علیه وعلیهم السلام لما قضیتها لی وسأل الله حاجة اعطاه
الله ما سأل یعنی جسوقت کہ فارغ ہووی قراءت سی تو بلند کری دونوں ہاتھ تو نکو اپنی
اور کہی اللهم انی اسئلک بمفاتح الغیب التی لا یعلمها الا انت ان تصلی
علی محمد وال محمد وان تفعل بی کذا وکذا اس حاجت کو اپنی
ذکر کری اور کہی اللهم انت ولی نعمتی والقادر علی طلبتی تعلم حاجتی
فاسئلک بحق محمد واله علیه وعلیهم السلام لما قضیتها لی یہ تھی ترکیب
نماز غفیله کی بحسب ظاہر معنی حدیث کی اور صاحب تحفة الابرار نی بیان ذکر مطالب
مین محامل اور معانی حدیث کی بہت سی بیان کیی ہین اور صورت جمع وتوفیق
بھی بیان کی ہی لکن جناب قبلہ وکعبہ سی جو مبنی اسمقام کو عرض کیا آپ نی فرمایا

کہ سطرح کہ تونی لکھا ہی اسقدر کافی اور بظاہر ترکیب اس نماز کی یوہین ہی چونکہ جناب
قبلہ وکعبہ نی اس ترکیب کو پسند فرمایا لہذا اونکی احتمالونکو ترک کیا بلکہ وقت کی معدم
مین ہی صاحب تحفہ نی احتمال اور کلام طویل فرمایا ہی بخوف تطویل نہین تحریر کیا
من شاء الاطلاع علیہا فلیرجع الیہا **فصل دوسرے** بیچ بیان نماز حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان تو کہ سید ابن طاؤس رحمہ اللہ نی بسند معتبر حضرت
امام رضا علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اونحضرت سی سوال کیا کیفیت نماز جعفر
طیار سی حضرت امام رضا علیہ السلام نی فرمایا کہ کیون غافل ہو تم نماز رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سی شاید پیغمبر خدا نی نماز جعفر طیار نہ پڑہی ہو اور شاید جعفر نماز رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کو بجالاتی ہون راوی نی عرض کی پس آپ مجہی نماز رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ التعلیم فرماوین حضرت نی فرمایا کہ وہ دو رکعت ہی باین ترکیب کہ ہر رکعت
مین بعد حمد کی پندرہ مرتبہ سورہ انا انزلناہ کی تئین پڑہی بعد اوسکے رکوع کری
اور پندرہ دفعہ رکوع مین اوسی سورہ کو پڑہی پس رکوع سی سر اوٹہاوی اور سیدہا
کہڑا ہو کی پہر اوسی سورہ کو پندرہ مرتبہ پڑہی اور سجدی مین جاوی پس سجدہ اول مین
پندرہ دفعہ اوسی سورہ کو پڑہی پس سجدہ سی سر کو اوٹہاوی اور درست بیٹہہ کر پندرہ
دفعہ انا انزلناہ پڑہکی دوسرا سجدہ کری اور دوسری سجدی مین بطریق سابق
پندرہ دفعہ پڑہکی سر کو سجدہ سی اوٹہاوی اور درست بیٹہی اور پہر پندرہ مرتبہ انا انزلناہ
کو پڑہکی دوسری رکعت کی واسطی اوٹہہ کہڑا ہووی پس دوسری رکعت کو مثل رکعت
اول کی بجالاوین اور جب دوسری رکعت کی سجدۂ ثانیہ سی فارغ ہو کر درست
بیٹہی تو پندرہ دفعہ انا انزلناہ کی تئین پڑہکی تشہد اور سلام بجالاوی حضرت فرمانی

ہین کہ جب فارغ ہو گا تو نماز سی تو درمیان تیری اور خدا کی کوئی گناہ باقی
نرہیگا مگر یہ کہ بخشا جاوی اور جو دعا کہ طلب کری وہ روا ہی اور بعد نماز کی
اسد عا کو پڑہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِلٰهًا
وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ
وَاَعَزَّ جُنْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ
الْحَمْدُ وَاَنْتَ قَيَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَلَكَ الْحَمْدُ وَاَنْتَ
الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاِنْجَازُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ
حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ
وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا
اَخَّرْتُ وَاَسْرَرْتُ وَاَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

فصل ہشتم بیچ بیان نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی جان تو کہ شیخ
طوسی اور علمای دیگر رضی اللہ عنہم نی بسندہای صحیح وحسن ومعتبر بسیار حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز بدو سلام بجا لاوے یعنی دو دو رکعت کر کے بایں طریق کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کی تین پڑھے جب نماز سے فارغ ہوگا تو درمیان اوس شخص کے اور حق تعالی کے کوئی گناہ باقی نہیں رہتا کہ جو بخشا نہ جاوے اور سید مرتضی علم الہدی اور شیخ ابو جعفر طوسی رحمہما اللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جو کوئی چار رکعت نماز حضرت امیر المومنین علیہ السلام بجا لاوے اپنے گناہوں سے اسطرح باہر آتا ہے کہ جسطرح لڑکا روز ولادت اپنی ماں کے شکم سے پاک و پاکیزہ گناہوں سے متولد ہوتا ہے اور حوائج اوس شخص کے بر آتی ہیں اور موافق روایت سید مرتضی و شیخ ابو جعفر طوسی کے ترکیب اس نماز کی یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ حمد کے پچاس مرتبہ قل ہو اللہ احد کی تین پڑھے جب چاروں رکعتوں سے فارغ ہووے تو اوسکے بعد اسدعا کو پڑھے کہ یہ تسبیح اوس جناب کی ہے

سُبْحَانَ مَنْ لَا تَبِيدُ مَعَالِمُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا تَنْقُصُ خَزَائِنُهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا اضْمِحْلَالَ لِفَخْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْفَدُ مَا عِنْدَهُ سُبْحَانَ مَنْ لَا انْقِطَاعَ لِمُدَّتِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يُشَارِكُ أَحَدًا فِي أَمْرِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ پس دعا پڑھے يَا مَنْ عَفَا عَنِ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يُجَازِ بِهَا ارْحَمْ عَبْدَكَ يَا اللهُ يَا اللهُ نَفْسِي نَفْسِي أَنَا عَبْدُكَ يَا سَيِّدَاهُ أَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ يَا رَبَّاهُ بِكَ إِلَهِي بِكَيْنُونَتِكَ يَا أَمَلَاهُ يَا رَحْمَانَاهُ

يا غياثاه عبدك عبدك لا حيلة له يا منتهى رغبتاه يا مجري الدم
في عروق عبدك يا سيداه يا مالكاه ايا هو ايا هو ايا هو يا رباه يا رباه يا رباه عبدك
عبدك لا حيلة لي ولا غنى بي عن نفسي ولا استطيع لها ضراً ولا نفعاً
ولا اجد من اصانعه تقطعت اسباب الخدائع عني واضمحل
كل مظنون عني افردني الدهر اليك فقمت بين يديك هذا المقام
يا الهي بعلمك هذا كان كله فكيف انت صانع بي وليت شعري
كيف تقول لدعائي اتقول نعم ام تقول لا فان قلت لا فيا ويلي يا ويلي يا ويلي
يا عولي يا عولي يا عولي يا شقوتي يا شقوتي يا شقوتي يا ذلي يا ذلي
يا ذلي الى من وممن او عند من او كيف او ماذا او الى اي شيء الجأ ومن
ارجو ومن يجود علي بفضله حين ترفضني يا واسع المغفرة وان قلت
نعم كما هو الظن بك والرجاء لك فطوبى لي انا السعيد وانا المسعود
فطوبى لي وانا المرحوم يا مترحم يا مترئف يا متعطف يا متجبر يا متملك
يا مقسط لا عمل لي مع نجاح حاجتي اسألك باسمك الذي جعلته في
مكنون غيبك واستقر عندك فلا يخرج منك الى شيء سواك اللهم
به وبك وبه فانه اجل واشرف اسمائك لا شيء لي

غیر هذا ولا احداً اعود علیّ منک یا کینونی یا هلونی یا من عرفنی نفسه

یا من امرنی بطاعته یا من نهانی عن معصیته ویا مدعوّ ویا مسؤول یا مطلوباً

الیه رفضت وصیتک التی اوصیتنی بها ولم اطعک ولو اطعتک فیما

امرتنی لکفیتنی ما قمت الیک فیه وانا مع معصیتی لک راج فلا تحل بینی

وبین ما رجوت یا مترحماً لی اعذنی من بین یدیّ ومن خلفی ومن فوقی

ومن تحتی ومن کل جهات الاحاطة بی اللهم بمحمد سیدی

وبعلیّ ولیّی وبالائمة الراشدین علیهم السلام اجعل علینا صلواتک

ورأفتک ورحمتک واوسع علینا من رزقک واقض عنا الدین

وجمیع حوائجنا یا الله یا الله یا الله انک علی کل شیء قدیر

فصل چوتھی

بیچ بیان فضیلت اور کیفیت اور احکام نماز جعفر طیار کی جان تو کہ نماز جعفر طیار از جملہ متواترات
ہی اور علمای شیعہ و سنی نی بسندہای بسیار روایت کی ہی اور مخالفین مذہب
اس نماز کو سنت جانتی ہین مگر کم اور اکثر اہل سنت بسبب عداوت باطنی کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سی رکھتی ہین اس نماز کو منسوب طرف عباس کہ چچا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی ہی کر لی ہین بہر تقدیر سوای نوافل شبانہ روزی کی اور
کوئی نماز بحسب صحت سند اور کثرت ثواب اس نماز کو نہین پہنچتی سی اور بسند معتبر حضرت

امام زین العابدین علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب جعفر طیار برادر حیدر کرار نی
ہجرت حبشہ سی مراجعت فرمائی تو وہ دن وہ تہا کہ اوسی روز جناب امیر المومنین
علیہ السلام نی فتح خیبر کی تہی پس جب جعفر طیار آئی تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقدر مسافت ایک تیر کی بسرعت تمام واسطی استقبال جعفر رضی اللہ عنہ کی تشریف لی
گئی جب جعفر طیار کی نظر اوپر جمال عدیم المثال اونجناب کی پڑی مشتاقانہ پیغمبر خدا
کیطرف دوڑی پیغمبر خدا نی اونکو اپنی گود مین لی لیا اور اپنی ہاتہ جعفر کی گردنین
ڈال کر ایکساعت باتین کین بعد اوسکی وہ جناب ناقہ عضبا پر سوار ہوئی اور
جعفر کو حضرت نی اپنی پیچہی بٹہا لیا جب وہ ناقہ رستی پر آیا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نی فرمایا کہ ای جعفر ای برادر تو چاہتا ہی کہ مین تجہی بخشش عظیم اور عطیہ گران
بہا اور بیش قیمت دون حضرت کی اس کلام سی لوگون نی گمان کیا کہ آج پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جعفر کی تئین بہت سا مال اور روپیہ کہ جو غنیمت خیبر سی حضرت کی ہاتہ
لگا ہی عنایت کرینگی جعفر نی عرض کی کہ مان اور باپ میری آپ پر فدا ہون عنایت
فرمائی پس حضرت نی صلوۃ التسبیح جعفر کو تعلیم کی اور دوسری روایت معتبر مین منقول
ہی کہ پیغمبر خدا نی فرمایا کہ اگر ہر روز تو اس نماز کو بجالاوی تو بہتر ہی واسطی تیری تمام
دنیا اور مافیہا سی اور اگر دوسری دن یعنی ایک روز درمیان اس نماز کو بجالاوی
تو جو گناہ کہ درمیان دو نمازونکی کئی ہون وہ سب بخشی جاوینگی اور اگر ہر جمعہ کو پڑہی
یا ہر مہینہ مین ایک مرتبہ بجالاوی یا سال مین ایک دفعہ تو جو گناہ کہ دو نمازون
کی درمیان مین کئی ہونگی حق تعالی اپنی فضل سی بخش دیگا اور دوسری روایت
معتبرہ مین منقول ہی کہ اگر بعدد کف دریا و بعدد ریگ بیابان گناہ تجہپر ہون

تو سب کو خداوند رحیم بخش دیگا اور اگر لڑائی سے بھاگ گیا ہو کہ یہ سب سے زیادہ
اور بدتر گناہ ہے اسد اسکو بھی بخشتا ہے اور دوسرے روایت مین منقول ہے کہ اگر
ہو سکے تو ہر روز اس نماز کو تو بجا لا اور اگر ہر روز نہو سکے تو ہفتہ مین ایک دفعہ
اور اگر یہ بھی نہو سکی تو ہر مہینہ مین ایک دفعہ اور اگر یہ بھی نہو سکی تو سال مین ایک دفعہ اور
اگر یہ بھی نہو سکی تو اپنی تمام عمر مین ایک دفعہ اس نماز کو پڑھ تا خداوند کریم گناہان کبیرہ
اور صغیرہ تازہ اور کہنہ عمد و خطا کی تئین کہ جو تجھسے واقع ہوئے ہین سب کے سب بخشے
کا پس حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صفت اور ترکیب اوس نماز کی یہ ہے
کہ وہ چار رکعت ہے بدو تشہد اور بدو سلام اور پہلی رکعت مین بعد سورۂ حمد کی
سورۂ اذا زلزلت الارض پڑھے اور دوسرے رکعت مین بعد الحمد کی سورۂ والعادیات
اور تیسرے رکعت مین بعد حمد کی سورۂ اذا جاء نصر اسد اور چوتھی رکعت مین بعد
حمد کی قل ہو اسد احد پڑھے اور ہر رکعت مین بعد از قرأت سورہ پندرہ مرتبہ
سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین اور بعد رکوع کی اور سجدۂ
اول مین اور بعد سجدۂ اول کی اور سجدۂ ثانیہ مین اور بعد سجدۂ ثانیہ کی ان سب مین دس دس
مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو بجا لاوے اس طرح سے کہ پہلی رکعت مین بعد حمد کی سورۂ اذا
زلزلت الارض پڑھے اور بعد اوسکے پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور رکوع مین جاوے پس رکوع مین
دس مرتبہ انہین تسبیحات اربعہ کو کہے پس رکوع سے سر اوٹھاوے اور سیدھا ہو کے پھر انہین

تسبیحات کو دس مرتبہ کہی پس سجود مین جاوی اور حالت سجدہ مین دس مرتبہ کہی پس سجدہ
سی اوٹھاوی اور درست بیٹھی اور پہر انہین تسبیحات کو دس مرتبہ کہی پس دوسرا سجدہ کری
اور دوسری سجدہ مین بہی اسیطرح کہی پس سر سجدۂ ثانیہ سی اوٹھا کر درست بیٹھی اور
دس مرتبہ ان تسبیحات اربعہ کو پڑہی دوسری رکعت کی واسطی اوٹھ کہڑا ہووی اور حمد
اور والعادیات پڑہی اور بعد والعادیات کی موافق دستور رکعت اول پندرہ دفعہ
اور رکوع و سجود وغیرہ مین موافق معمول رکعت اول سن دس مرتبہ کہکی نماز کو تمام کری
بعد اسکی پہر نیت کر کی دو رکعت اور اسی صورت بجالاوی مگر ان دو رکعتون کی پہلی رکعت
مین بعد حمد کی سورۂ اذا جاء نصر اللہ اور دوسری رکعت مین بعد حمد کی سورۂ قل ہو اللہ احد کی
تین پڑہی اور تسبیحات اربعہ موافق دستور رکعات اول کی بجالاکی نماز کو تمام کری پس چارون
رکعتون کو بترتیب مذکور بعد تشہد و سلام دو دو رکعت کر کی بجالاوی کہ چارون
رکعتون مین مجموع تین سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑہا ہوتا ہی
یہ ہی اصل ترکیب و طریقہ نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی لیکن وہ دعائین کہ جو اس نماز مین مستحب ہین سو لکہی
ہی بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ سنت ہی کہ چوتہی رکعت کی دوسری
سجدہ مین یعنی سجدۂ آخر مین جب تسبیحات اربعہ پڑہ چکی تو حالت سجدہ مین اسدعا کو پڑہی سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْعِزَّ
وَالْوَقَارَ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ

من احصیٰ کل شیءٍ علمہ سبحان ذی المن والنعم سبحان ذی القدرۃ والکرم اللھم انی
اسئلک بمعاقد العز من عرشک ومنتہی الرحمۃ من کتابک واسمک الاعظم وکلماتک
التامۃ التی تمت صدقا وعدلا صل علی محمد واھلبیتہ مخفی نہی کہ شیخ نے کتاب مصباح میں بعد
لفظ الاکرم کہ اس دعا کی نقل کیا ہی سبحان ذی القدرۃ والکرم سبحان ذی
العزۃ والفضل سبحان ذی القوۃ والطول پس مناسب ہی کہ اسی ذکر کری اور شیخ ابو جعفر طوسی
و سید مرتضی علم الہدی نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہی کہ مفضل کہتی ہین کہ ایک روز حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کو نماز جعفر طیار پڑہتی دیکہا میں نے بعد نماز کی حضرت نے اسقدر دعا کو پڑہا یارب
یا رب بقدر ایک نفس یعنی جسقدر کہ ایک سانس میں کہا جاوی یا رباہ یا رباہ بقدر یکنفس رب رب
رب بقدر یکنفس یا اللہ یا اللہ بقدر یکنفس یا حلیم یا حلیم بقدر یکنفس یا رحمن یا رحمن سات مرتبہ یا ارحم
الراحمین سات مرتبہ بعد اسکی اسقدر دعا کو اور جناب نے پڑہا اللھم انی افتتح القول بحمدک وانطق
بالثناء علیک واُمجدک ولا غایۃ لمدحک واثنی علیک ومن یبلغ غایۃ
ثنائک وامد مجدک وانّی لخلیقتک کنہ معرفۃ مجدک وای زمن لم تکن ممدوحا
بفضلک موصوفا بمجدک عوّادا علی المذنبین بحلمک تخلف سکان ارضک
عن طاعتک فکنت علیھم عطوفا بجودک جوادا بفضلک عوادا بکرمک یا لا الہ
الا انت المنان ذو الجلال والاکرام جب حضرت نماز شروع کرتی تو مجہسی فرمایا کہ ای

مفصل مسنوقت کہ جسکو کوئی حاجت ضروری ہو تو نماز جعفر کی تئین بجالا اور بعد دعا کو پڑھے
اور اپنی حاجت حق تعالی سے طلب کرے کہ انشاء اللہ حوائج بر آوینگی فقط اور شیخ ابو جعفر طوسی اور
سید مرتضی علم الہدی نے ایک اور بھی دعا بعد نماز جعفر طیار کی روایت کی ہے وہ یہ ہے سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ
الْعِزَّ وَ تَرَدَّى بِهِ سُبْحَانَ مَنْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَ تَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ
جَلَّ جَلَالُهُ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ وَ خَلَقَهُ بِقُدْرَتِهِ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَ
النِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ وَ الْكَرَمِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَ مُنْتَهَى
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ الَّتِي تَمَّتْ صِدْقاً وَ عَدْلاً أَنْ
تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَ أَنْ تَجْمَعَ لِي خَيْرَ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ بَعْدَ
عُمُرٍ طَوِيلٍ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ الْخَالِقُ الرَّازِقُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْبَدِيُّ الْبَدِيعُ
لَكَ الْكَرَمُ وَ لَكَ الْحَمْدُ وَ لَكَ الْمَنُّ وَ لَكَ الْجُودُ وَ لَكَ الْأَمْرُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُولَدْ وَ لَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَ
يَا أَهْلَ الْمَغْفِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُورُ يَا وَدُودُ يَا شَكُورُ أَنْتَ أَرْبَى مِنْ أَبِي وَ أُمِّي
وَ أَرْحَمُ بِي مِنْ نَفْسِي وَ مِنَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ يَا كَرِيمُ يَا جَوَادُ اللَّهُمَّ إِنِّي صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ
ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ وَ طَلَبَ نَائِلِكَ وَ مَعْرُوفِكَ وَ رَجَاءَ رِفْدِكَ وَ جَائِزَتِكَ وَ عَظِيمِ
عَفْوِكَ وَ رِضْوَانِكَ وَ قَدِيمِ غُفْرَانِكَ اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ ارْفَعْهَا

في عليين وتقبلها مني واجعل نائلك ومعروفك ورجاء ما ارجو
منك فكاك رقبتي من النار والفوز بالجنة وما جمعت من
انواع النعيم ومن حسن الحور العين واجعل جائزتي منك العتق
من النار وغفران ذنوبي وذنوب والدي وما ولدا وجميع
اخواني واخواتي المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات
الاحياء منهم والاموات وان تستجيب دعائي وترحم صرختي
وندائي ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني منجحا مفلحا مرحوما مستجابا دعائي
مغفورا لي يا ارحم الراحمين يا عظيم يا عظيم يا عظيم قد عظم الذنب من عبدك فليحسن العفو
منك يا حسن التجاوز يا واسع المغفرة يا باسط اليدين بالرحمة يا نفاحا
بالخيرات يا معطي المسؤولات يا فكاك الرقاب من النار صل
على محمد وال محمد وفك رقبتي من النار واعطني سؤلي
واستجب دعائي وارحم صرختي وتضرعي وندائي واقض لي
حوائجي كلها لدنياي واخرتي وديني ما ذكرت منها وما لم اذكر
واجعل لي في ذلك الخيرة ولا تردني خائبا خاسرا واقلبني مفلحا منجحا
مستجابا لي دعائي مغفورا لي مرحوما يا ارحم الراحمين يا

يَا اَبَا الْقَاسِمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا عَبْدُكُمَا وَمَوْلَاكُمَا
غَيْرَ مُسْتَنْكِفٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٍ بَلْ خَاضِعٌ ذَلِيْلٌ عَبْدٌ مُقِرٌّ مُتَمَسِّكٌ
بِحَبْلِكُمَا مُعْتَصِمٌ مِنْ ذُنُوْبِيْ بِوَلَايَتِكُمَا اَتَقَرَّبُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِكُمَا وَ
اَتَوَسَّلُ اِلَى اللّٰهِ بِكُمَا وَاُقَدِّمُكُمَا بَيْنَ يَدَيْ حَوَائِجِيْ اِلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ
فَاشْفَعَا لِيْ فِيْ فَكَاكِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَغُفْرَانِ ذُنُوْبِيْ وَاِجَابَةِ دُعَائِيْ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَتَقَبَّلْ دُعَائِيْ وَاغْفِرْ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ جان تو کہ آخوند مجلسی نے
کتاب زاد المعاد کی بعد نقل کرنی کیفیت و ترکیب با ادعیہ مسنونہ صلوۃ جعفر رضی اللہ
عنہ کی چند احکام کہ جو متعلق اس نماز سے ہین بیان کئی ہین کہ بعینہ و بعبارتہ ذکر
اونکا باعث تطویل کا ہی مگر خلاصہ ترجمہ اوس عبارت کا زبان ہندی مین
بیان کیا جاتا ہی تا ناظرین کو فائدہ زیادہ تر ہو پس آخوند صاحب فرماتی
ہین اور بیشک احکام نماز جعفر طیار سے کئی مقصدون مین ذکر کرتا
ہون اول جان تو کہ مشہور میان علما اور اقوی یہ ہی کہ نماز
جعفر کو بجای نوافل شبانروزی کی بجا لا سکتا ہی کہ دونون
ثواب بجا لانی والی کو ملینگی اور اسیطرحسی بہ نیت قضای نافلہ بھی پڑھ سکتا
ہے کہ اکثر احادیث اس مضمون پر وارد ہوئی ہین اور بعضی علمائی

نماز فریضہ کو اداء وقضاء بہ کیفیت نماز جعفر جائز جانا ہی اور یہ قول خالی قوت سی نہین ہی لکن احوط
ترک ہی انتہی محصل ترجمہ حبت الضعفا العباد فی احکام ترجمہ اس مقام پر پہونچا کہ آخوند مجلسی طاب ثراہ نے
نقل کیا ہی کہ بعض علمانے اداء وقضاء فریضہ کو بصورت صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ جائز جانا ہی
اور یہ قول خالی قوۃ سی نہین لکن احوط ترک ہی تو مجکو کمال تردد اور خلجان ہوا کہ یہ کیونکر
ہو سکتا ہی اگرچہ آخر کو آخوند رہ نے احوط ترک فرمایا ہی مگر پھر بھی خالی از استعجاب نہین اس لیی کہ
فریضہ کو بصورت صلوۃ جعفر بجالانے مین بہت سی ارکان اور فرائض کی زیادتی اور کمی لازم آتی
ہی پس کیونکر ہوگا کہ زیادتی رکعات اور ارکان کی مبطل و مخل صلوۃ فریضہ نہو آخر الامر متردد
و متفکر ہو کر اس خلجان کو اپنی سید و آقا جناب اجتہاد مآب قبلہ و کعبہ دارین مروج [illegible]
صوریہ و معنویہ کافل مہمات دنیویہ و اخرویہ ام ظلہ العالی علی رؤس الموالی سی مفصل عرض کیا بلکہ اس
شبہہ کو کاغذ پر لکھہ کر ملاحظہ مین گذرانا آپ نے اوس کاغذ کو باین شرح و عبارت مزین فرمایا کہ
نوافل یومیہ کو ادا ہو یا قضا بصورت نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی بجالانا بی تامل بہتر ہی
اور ثواب دونوں کا اسمین افضال ایزد متعال سی حاصل ہوگا چنانچہ یہ مضمون احادیث معتبرہ سی
ثابت ہی اور بعض عالمون نے فرمایا ہی کہ فریضہ یومیہ کو بھی بصورت صلوۃ جعفر رضی اللہ عنہ کی پڑہنا
بہتر ہی اور شرح مفاتیح مین لکھا ہی کہ ازبسکہ چندان فرق نہین ہی تو مصالح پر عمل مین کیا مضائقہ
ہی نہین کہتا اور شاید مراد اوس سی فریضہ صبح ساتہ نافلہ صبح کی ہوگی یا مراد یہ ہوگی کہ ہر ایک ظہر
یا عصر یا عشا مین سی کہ چار چار رکعت موصول ہین باضافت تسبیحات پڑہ سکتا ہی کہ زیادہ
تر کوئی ممنوع نہین ہی لکن تشہد اول مین سلام نہی جیسا کہ بعض عالمون نے اصل اس نماز کو
ایک تشہد اور سلام پر ختم کیا ہی اور قراءت در رکعت آخر مین سورۂ ثانیہ زیادہ کی ہی حاصل
یہ کہ ضوابط فریضہ سی برعایت نماز سنت باہر نہو تو توقف چہ کہنا ہی والا نہ بجالانا

خالی از تردد نہین ہے اسواسطے کہ نماز جعفر علی المشہور و القول الاصح چار رکعت ساتھ دو سلام کی ہے

اور بنابر بعض روایات کی بیک سلام ہے لیکن چارون رکعت مین سورۂ ثلاثیہ پڑہنا چاہیے اور یہی صورت

مین تکبیر ہر دو رکعت کی علحدہ چاہیے اور یہ امر فریضہ کی ضابطہ سے خارج ہی اور روایات سے فریضہ

کا اسطرح پڑہنا منصوص او مصرح نہین ہے اور عبادات توقیفی ہین پس ایسا حکم مشکل ہی اگرچہ جناب

آخوند علیہ الرحمہ اور بعض آخر کا علماے کلام عام ہے کہ احوط ترک کہتی ہیں بلکہ بسبب زیادتی ارکان

اور افعال کی از جہت اضافہ رکعات اور قراءت سورتونکی بصورت صلوۃ جعفر صورت صلوۃ

فریضہ کی جسطرح کہ شارع علیہ السلام نی مقرر فرمائی ہے باقی نہین رہتی لیکن صلوۃ فریضہ کی رکعات

انہین مین اگر وہ سورے کہ جو صلوۃ جعفر مین ماثور ہین پڑہے تو کچھ مضایقہ نہین اور دو رکعت اخیرین

بعد قراءت سورۂ فاتحہ کی فقط رکوع اور سجود مین بعد اذکار کی اگر تسبیحات اربعہ کو بجا لاوے تو کچھ

قباحت نہین رکہتا بلکہ زیادتی ثواب و بہتر اور اسقدر مشابہت واسطے اطلاق اسم اور زیادتی

ثواب کی کافی ہی اور نماز مغرب مین تینون رکعت مین تسبیحات اضافہ کری اور تیسری رکعت مین

تشہد و سلام پڑہکی پہلی رکعت عشا مین تسبیحات کو پڑہی تو عجب نہین کہ خداوند عالم ثواب

چار رکعت جعفر طیار کا عطا فرماوے غرض فریضہ کی منافی نکری اگرچہ نماز جعفر سے کچھ فرق ہوجاوے

اسکی رعایت لازم ہے واللہ العلیم دوم یہ کہ روایات مین وارد ہوا ہے اور اکثر علمانے کہا ہے کہ جسی کہ

ضرورت اور کسی کام مین تعجیل اور جلدی ہو تو ہو سکتا ہی کہ نماز جعفر کو بدون تسبیحات کی بجا لاوے

اور تسبیحات کو راستی مین پڑہ لیوے سوم حدیث صحیح وارد ہوئی ہی اس مضمون پر کہ جو کوئی

نماز جعفر کی دو رکعتونکو بجا لاچکا ہو اور اوسکو امر ضروری درپیش ہو تو اوس کام کی واسطے چلا جاوے

اور جب اوس کام سی فرصت ہو تو دو رکعت باقیہ کو دوسرے وقت مین بجا لاوے اور اگر بدون عذر کی

[illegible] بہتر ہے کو بعضی احیا پہلی رکعتونکو از سر نو بجا لاوے کہ بہتر ہی چہارم روایت معتبر حضرت

صاحب الامر علیہ السلام سے وارد ہوئی ہے کہ جو شخص کہ تسبیحات صلوٰۃ جعفر کو کسی جگہ پر
بھول جاوے تو جس وقت کہ اوسے یاد آوے خواہ اثنائی نماز اور خواہ بعد نماز کی اوسی وقت پڑھ لیوے
اور علما مین سے کوئی متعرض اس حکم کا نہین ہوا ہے پنجم اختلاف ہے تعیین مین سورتونکی کہ مستحب
ہے کہ بیچ نماز جعفر کی پڑھی جاوین اور مشہور وہ ہے کہ پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور بیچ رکعت
دوسری کی والعادیات اور تیسری رکعت مین اذا جاء نصر اللہ اور چوتھی مین قل ہو اللہ احد
پڑھے اور ابن بابویہ اور اونکے والد ماجد رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ پہلی رکعت مین والعادیات
اور دوسری رکعت مین اذا زلزلت اور ایک روایت مین وارد ہے کہ رکعت اول مین
اذا زلزلت اور دوسری مین اذا جاء نصر اللہ اور تیسری مین انا انزلناہ اور چوتھی مین توحید پڑھے
اور روایت صحیح مین وارد ہوا ہے کہ ہر رکعت مین سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد دونونکو
پڑھے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ جو نسا سورہ کہ چاہے پڑھے اور ابن بابویہ نے ذکر کیا ہے کہ
سب رکعتون مین سورۂ توحید پڑھ سکتا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ سب صورتین خوب ہین اگرچہ
اول و سوم افضل ہے ششم مشہور وہ ہے کہ تسبیحات بعد سجدۂ دوم کی رکعت اول و سوم مین بیٹھکر
پڑھے اور بعضون نے کہا ہے کہ بعد کھڑے ہونے واسطے دوسری رکعت کے اور قبل از قرائت حمد
پڑھے اور عمل کرنا مشہور پہ اولی اور بہتر ہے ہفتم بعضون نے کہا ہے کہ چاہئے کہ تسبیحونکو
بعد سلام بجا لاوے اور مشہور اور اقوی وسلام مین ہے جیسا کہ گذرا ہشتم مشہور میان علما
یہ ہے کہ تسبیحات اس نماز کی کہ پیش از رکوع پڑھنی چاہئے چاہیے کہ بعد قرائت سورہ کے پڑھے
اور ابن بابویہ موافق بعض روایات کے قائل ہوئے ہین کہ انسان مخیر ہے اس باب مین کہ پیشتر
از قرائت تسبیحات کو بجا لاوے یا بعد از قرائت اور عمل مشہور پر کرنا اقوی ہے اور اولی ہے انتہی
کلامہ اعلی اللہ مقامہ پوشیدہ نرہی کہ ضعف العباد اکثر اوقات خدمت بابرکت [illegible]

و مغفرت مآب سید جلیل اتقیای زمان پیشوای عباد و دوران جناب مرحوم و مغفور الفائز بحول و رحمۃ
ربہ ذی المن جناب السید حسن صاحب طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ مین حاضر رہتا تہا اور بانواع
عنایات و اصناف احسن عنایات اوس جناب سی سرفراز و ممتاز ہوتا تہا کہ زبان بیان بیان با
احاطہ اوسکی سی عاجز ہی اور جس طرح کی احتیاط اور اہتمام عبادات کی مقدمہ مین اوس جناب کو تہی
اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی کہ حاجت تفسیر و تبیین کی نہین پس جناب مغفور اکثر بلکہ ہمیشہ شب جمعہ کو
نماز جعفر طیار رضی اللہ عنہ اکثر اوقات بہ نذر اپنی اوپر واجب فرما کر اور کبہی بہ نیت استحباب ادا فرماتی تہی
اور حقیر کو اوقات صلوۃ مین اوپر شمار رکعات وغیرہ کی معین فرماتی تہی پس سالہا سال شب و روز
مینی دیکہا اور سنا کہ آپ نماز جعفر طیار کی پہلی رکعت مین بعد سورہ حمد کی اذا زلزلت اور دوسری
رکعت مین والعادیات اور تیسری رکعت مین اذا جاء نصر اللہ اور چوتہی رکعت مین قل ہو اللہ احد
پڑہا کرتی تہی اور بعد قرات سورہ کی قبل رکوع کی تسبیحات اربعہ بجا لاتی تہی اور بعد سجدہ دوم کی
رکعت اول مین بیٹہکر قبل قیام رکعت ثانیہ دس مرتبہ تسبیحات کو پڑہتی تہی پس اوس جناب کا اسطرح سے
بجا لانا ہماری واسطی صحت عمل کو کافی و وافی ہی اسواسطے کہ نماز مین انسان کو احتیاط اور تحقیق
بدرجہ اتم ضرور لازم ہی خصوصًا نماز نذر مین پس وہ جناب جو بوضع خاص بجا لائی تو تصدیق اور تحقیق
اور تنقیح کما ینبغی فرمائی ہو گی کہ کوئی امر بدون تحقیق اور تنقیح کی نکرتی تہی خصوصًا عبادات مین
کہ تحقیق اوس جناب کی زیادہ از بیان مشہور اور زبانو پر خواص و عوام کی مذکور ہی رحمہ اللہ

فصل پانچوین بیچ نماز حاجت اور ادعیہ قضائی حاجت کے پوشیدہ نرہی کہ نماز ہای حاجات اور ادعیہ حاجت بیچ کتب ادعیہ کے بکثرت مذکور ہین مگر قلیلا از ان اسمقام مین بہی بیان کیجاتی ہین اور کچھ ادعیہ کہ جو متضمن اوپر فوائد کثیرہ اور مشتمل اوپر قضائی حاجتکی ہین فصل ہفتم مین لکہی جائینگی انشاءاللہ بس جاننا تو کہ آداب دعا اور منجملہ اجابت دعا سی ہی دس مرتبہ یارب یارب پیش از طلب حاجت کے کہنا اسواسطی کہ کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو کوئی پیش از شروع طلب حاجت کے دس مرتبہ یارب یارب کہی تو صاحب حاجت سی وہ فرشتی کہ جو موکل اوپر شروع حاجت کی کہتی ہین لبیک کیا ہی حاجت تیری اور اسی قبیل سی کہنا یاربی یا اللہ یاربی یا اللہ کا اسقدر کہ نفس تنگی کری اور اسیطرح سی ہی یا اللہ یا اللہ دس مرتبہ کہنا اور منجملہ نماز ہای حاجت سی وہ نماز ہی کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جس شخص کے تئین کسیطرح کے سختی اور مشکل درپیش ہو تو چاہی کہ وہ شخص غسل کرا اور دو رکعت نماز بجالاوی اور بعد نماز کی پہلو یعنی کروٹ سے لیٹی اور داہنی گال کو داہنی ہاتھ پر اپنی رکھ کر اس دعا کو پڑہی یا معز کل ذلیل و یا مذل کل عزیز وحقک لقد شق علی کذا و کذا بس بجای کذا و کذا نام اپنی مطلب کا لیوی پس حضرت فرماتی ہین جو کوئی کہ اس عمل کو بجالاوی تو دفع ہوگی اس شخص سے وہ سختی اور مشکل اور مطلب اسکا انشاءاللہ حاصل ہوگا اور مثل اسیکے ہی وہ نماز کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے

کہ جب کسی کے تئین تم مین سی کوئی مشکل آنکی پڑی تو توسل اور رجوع کرو تم حقتعالی سے
اور وضو کرو اور صدقہ دو خواہ صدقے کی چیز کم ہو یا زیادہ ہو مگر کچہ تصدق کری اور داخل
مسجد ہووی اور دو رکعت نماز بجالاوی پس بعد نماز کی حمد و ثنا اللہ تعالی کی کری اور صلوات
پیغمبر خدا اور اونکی آل پر بہیجی اور بعد اوسکی کہی اَللّٰھُمَّ اِنْ عَافَیْتَنِیْ مِمَّا اَخَافُ مِنْ کَذَا وَ
کَذَا پس بجای کذا و کذا کی اپنی مطلب کو ذکر کری پس بعد نماز کی خدا اوسکی مطلب کو
برلاتا ہی اور مراد کو دیتا ہی اور مثل اسکے ہی وہ نماز کہ جو مصباح کفعمی مین حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی گئی ہی کہ جسکے تئین حقتعالی سی حاجت اور کوئی مطلب
ہووی تو نصف شب کو غسل کری اور پاک و پاکیزہ کپڑی پہنی اور کوزہ نو یعنی کوری آبخورہ نیز
پانی بہری اور اوسپر دس مرتبہ سورہ انا انزلناہ کی تئین پڑہی بعد اوسکی اوس پانی کی تئین گرد
مصلے یعنی جای نماز کی اور مسجد کی اور موضع سجود یعنی سجدہ گاہ اپنی کے چہڑکی بعد اوسکے
دو رکعت نماز یا بس طرح بجالاوی کہ ہر رکعت مین سورہ فاتحہ ایکبار اور انا انزلناہ ایکبار
پڑہی جو شخص کہ نماز کو اسطرح بجالاوی تو وہ شخص سزاوار حقتعالی کے درگاہ مین اس بات کا ہی
کہ اوسکی حاجت برآوی اور مثل اسکے وہ نماز ہی کہ جو بیچ حواشی مصباح کفعمی کے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی گئی ہی کہ جس شخص کے تئین کوئی حاجت
اور شب ہووی اور وہ شخص چاہتا ہووی کہ میرا مطلب اور حاجت روا ہووی تو چاہی کہ غسل

کری اور کپڑی پاک و پاکیزہ پہنی اور کوٹھی پر جاوی اور دو رکعت نماز بجالاوی جب نماز

سی فارغ ہووی تو سجدہ کری اور سجدہ مین پہلی حمد و ثنائی حقتعالی بجالاوی پہر سو مرتبہ

اسکو کہی یَا جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اَنْتُمَا کَافِیَایَ فَاکْفِیَانِیْ وَاَنْتُمَا حَافِظَایَ فَاحْفَظَانِیْ وَاَنْتُمَا کَالِیَایَ

فَاکْلَانِیْ پس جو شخص کہ اس عمل کو بجالاوی تو البتہ اوسکا حق ادا کیا اور الله کفایت اوسکی مہم کی کری اور

اوسکی مطلب کو بجالاوی اور از انجملہ وہ نماز ہی کہ ذکر کیا ہی اوسی نماز کو ابو علی الفضل بن الحسن الطبرسی نی بیچ کتاب اپنی کی

کہ نام اوس کتاب کا کنوز النجاح ہی پس وہ کہتی ہین کہ خارج ہوئی یہ نماز ناحیہ مقدسہ سے

باین اسناد کہ جس شخص کو کہ حاجت ہو حقتعالی سی پس چاہیی کہ وہ شخص شب جمعہ کو بعد نصف

شب کے غسل کری اور مصلے پر کہڑا ہو پس دو رکعت نماز بجالاوی باین طریق کہ پڑہی رکعت

اولی میں سورہ حمد کی تئین اور جب پہونچی بہ لفظ ایاک نعبد وایاک نستعین تو مکرر کہی

اوسکو یہان تک کہ سو مرتبہ کہی بعد سو مرتبہ کے بقیہ سورہ کو آخر تک پڑہی اور بعد سورہ

حمد کے سورہ قل ہو الله احد کی تئین ایکمرتبہ پڑہی بعد اوسکی رکوع کری اور سات مرتبہ

رکوع مین ذکر سبحان ربی العظیم وبحمدہ کو ادا کری اور بعد اوسکی سجدہ کری اور

دونون سجدونمین بہی سات سات مرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ کہی پس دوسری رکعت

کو مثل رکعت اول کے بجالاوی جب نماز سی فارغ ہووی تو پڑہی وہ دعا کہ جو عنقریب مذکور

ہوگی اور بعد دعا پڑہنی کے سجدہ کری اور سجدہ مین گریہ وزاری اور الحاح کرے حقتعالی سے

سی اور سوال کری اپنی حاجتونکا یعنی طلب حوائج اور دعا مانگی اپنی جو شخص کہ ایمان سکو بطریق مذکور بجا لاوی
خواہ وہ شخص مومن ہو یا مومنہ ہو اور پڑہی اس دعا کو بعد نماز کی از روی حلاوت خوشنودی خدا کی تو کہل جاتی ہیں واسطی
اوس شخص کی دروازی آسمان کی واسطی قبول حاجات کی اور اجابت دعا کی اور حاجتیں اوسکی بر آوینگی گر ہی
حاجت ہو یعنی جو اوسکی حاجت ہوگی حق تعالی اپنی فضل و کرم سی اوسکی حاجت کو بر لاویگا مگر یہ کی قطع رحم کی
دعا ہو کہ اگر اوسکی دعا مانگیگا تو قبول نہو گی اور دعا کہ جو بعد نماز پڑہی یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اِنْ اَطَعْتُكَ

فَالْمَحْمَدَةُ لَكَ وَاِنْ عَصَيْتُكَ فَالْحُجَّةُ لَكَ مِنْكَ الرَّوْحُ وَمِنْكَ
الْفَرَجُ سُبْحَانَ مَنْ اَنْعَمَ وَشَكَرَ سُبْحَانَ مَنْ قَدَرَ وَغَفَرَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ قَدْ
عَصَيْتُكَ فَاِنِّیْ قَدْ اَطَعْتُكَ فِیْ اَحَبِّ الْاَشْيَاءِ اِلَيْكَ وَهُوَ الْاِيْمَانُ
بِكَ لَمْ اَتَّخِذْ لَكَ وَلَدًا وَلَمْ اَدْعُ لَكَ شَرِيْكًا مَنًّا مِنْكَ بِهٖ عَلَیَّ لَا مَنًّا مِنِّیْ
بِهٖ عَلَيْكَ وَقَدْ عَصَيْتُكَ يَا اِلٰهِیْ عَلٰی غَيْرِ وَجْهِ الْمُكَابَرَةِ وَلَا الْخُرُوْجِ
عَنْ عُبُوْدِيَّتِكَ وَلَا الْجُحُوْدِ لِرُبُوْبِيَّتِكَ وَلٰكِنْ اَطَعْتُ هَوَایَ وَاَزَلَّنِیَ
الشَّيْطَانُ فَلَكَ الْحُجَّةُ عَلَیَّ وَالْبَيَانُ فَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَبِذُنُوْبِیْ غَيْرُ ظَالِمٍ
وَاِنْ تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْ فَاِنَّكَ جَوَادٌ كَرِيْمٌ بعد اسکی یا کریم یا کریم اسقدر
کہی کہ نفس تنگی کری اور قریب ٹوٹنی کی ہوجاوی بعد اوسکی یہ دعا پڑہی يَا اٰمِنًا مِنْ
كُلِّ شَیْءٍ وَكُلُّ شَیْءٍ مِنْكَ خَائِفٌ حَذِرٌ اَسْئَلُكَ بِاَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ

وخوف كل شيء منك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تعطيني
امانا لنفسي واهلي وولدي وسائر ما انعمت به علي حتى لا اخاف
احدا ولا احذر من شيء ابدا انك على كل شيء قدير وحسبنا الله
ونعم الوكيل يا كافي ابراهيم عليه السلام نمرود ويا كافي موسى
فرعون ويا كافي محمد صلى الله عليه وآله الاحزاب اسئلك ان
تصلي على محمد وآل محمد وان تكفيني شر فلان ابن فلان فقط بجای
فلان ابن فلان کی نام دشمن کا اور اسکی باپ کا لیوی ازانجملہ وہ نماز ہی کہ جو صاحب
مصباح کفعمی نی نقل کی ہی کتاب دفع الہموم والاحزان سی اور منقول ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ سی اور وہ جناب فرماتی ہین کہ جس شخص کو کسیطرح کی حاجت ہو پس چاہیی کہ تین روز
رکہی روزہ چہارشنبہ سی اور شروع کری پس چہارشنبہ کو روزہ رکہی اور پنجشنبہ کو اور جمعہ کو
پس جمعہ کی دن غسل کری اور عطر وغیرہ سی اپنی تئین خوشبو کری اور کچہ تصدق دیوی خواہ
قلیل ہو یا کثیر ہو تصدق مین دو ثنیان ہین اور کچہ ہو پس جس وقت کہ نماز جمعہ کی پڑہ چکی تو کہی
اللهم اني اسئلك باسمك بسم الله الرحمن الرحيم الذي لا اله الا هو عالم الغيب
والشهادة الرحمن الرحيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم
الذي ملأت عظمته السموات والارض اسئلك باسمك بسم الله

الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الَّذِی عَنَتْ لَهُ الْوُجُوهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ
وَوَجِلَتْ لَهُ الْقُلُوبُ مِنْ خَشْیَتِهِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَاَنْ تَقْضِیَ حَاجَتِی
فِی کَذَا وَکَذَا بجای کذا وکذا کی اپنی مطالب کو ذکر کری بعد اسکے حضرت نی فرمایا
کہ نہ تعلیم کرو اور نہ سکھاؤ اس دعا کو حمق لوگونکو مین ایسا نہو کہ وہ اس دعا کو کسی ہی کام
پر پڑہین اور وہ دعا مستجاب ہوجاوی اور نہ پڑہو تم اس دعا کو واسطی کسی ہی کام اور گناہ
کی اور قطع رحم کی واسطی فقط از انجملہ وہ نماز ہی کہ جو شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب کسی دن تئین کوئی امر کام غمگین کری کوئی شخص مطلب
اور حاجت غمناک کہتا ہو تو واسطی حصول اوس امر کی چاہیی کہ دو رکعت نماز بجا لاوی باین
طرح کہ رکعت اول مین بعد حمد کی ہزار مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی اور دوسرے
رکعت مین بعد حمد کی ایکبار سورہ قل ہو اللہ احد کی تئین پڑہی اور بعد نماز کی اپنی حاجت کو
خدا سی طلب کری اور اسی قبیل سی ہی وہ نماز کہ جو شیخ نی بیچ کافی کی حضرت امام رضا
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جب تجکو کوئی حاجت غمناک ہووی خدا سی تو غسل کر اور کپڑی پاک
پہن اور خوشبو لگا اور آسمان کی نیچی آ اور دو رکعت نماز باین طریق بجا لا کہ ہر رکعت مین سورہ
فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ احد پندرہ بار اور ہر رکعت کی رکوع مین اور رکوع سی سر اوٹہانی
کی بعد اور دونون سجدون مین اور سجدہ سی سر اوٹہانیکی بعد پندرہ پندرہ دفعہ قل ہو اللہ
احد کی تئین پڑہی کہ ہر رکعت مین ایک سو پانچ مرتبہ اور دونون رکعتون مین دو سو دس مرتبہ
قل ہو اللہ پڑہنا ہوتا ہی پس جبکہ سلام پہیری پندرہ دفعہ اوسی سورہ کو پڑہ کی سجدہ
مین جاوی اور سجدہ مین اس دعا کو پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ کُلَّ مَعْبُودٍ مِنْ
لَدُنْ عَرْشِکَ اِلٰی قَرَارِ اَرْضِکَ فَهُوَ بَاطِلٌ سِوَاکَ فَاِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْحَقُّ الْمُبِینُ

اِقْضِ لِی حَاجَۃَ کَذَا وَکَذَا السَّاعَۃَ السَّاعَۃَ پس الحاح کرے یعنی کرر اپنی مطلب کو طلب کرے
اسطرح سے کہ واسطے آل محمد اور علی علیہ السلام اور وسیلہ قرار دے فاطمہ اور حسن اور حسین
علیہم السلام کو تئیں اور از انجملہ وہ نماز ہے کہ شیخ نے کافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب تجکو کوئی حاجت عمدہ اور بزرگ ہووے خدا سے تو وضو
کر اور دو رکعت نماز بجا لا اور تشہد میں تعظیم حق تعالی کی کر یعنی تشہد کو مع مستحبات کہ جو
تشہد طولانی میں ہیں بجا لاوے اور بعد بجا لانے تشہد طولانی کے سلام پھیرے اور اس دعا
کو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ مَلِکٌ وَاَنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ مُقْتَدِرٌ وَاَنَّکَ
مَا تَشَاءُ مِنْ اَمْرٍ یَکُوْنُ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا مُحَمَّدُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّی اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلَی اللّٰهِ رَبِّکَ
وَرَبِّی لِیُنْجِحَ لِی بِکَ طَلِبَتِی اَللّٰهُمَّ بِنَبِیِّکَ اَنْجِحْ لِی طَلِبَتِی بِمُحَمَّدٍ بعد اسکے
اپنی حاجت طلب کرے اور اسی قبیل سے بعض دعائیں واسطے قضائے حوائج کی ائمہ علیہم السلام
سے آئی ہیں کہ اگر بواسطہ ان ادعیہ کی حق تعالی سے طلب حاجت کی کرے تو حق تعالی
برکت سے ان دعاؤں کی مطالب عظیمہ اور مطالب جلیلہ کو بر لاتا ہے اور دعا کو قبول کرتا
ہے اور جو دعا اور مطلب کہ حق تعالی سے طلب کرے حق سبحانہ تعالی اپنی کمال فضل
سے دعا کو قبول فرماتا ہے از انجملہ وہ دعا ہے کہ جو سر قدسیہ میں سے ہے اور بیچ مصباح کفعمی کی
مذکور ہے چنانچہ خلاصہ مضمون اسناد اس دعا کا اس کتاب میں باین عنوان مذکور ہے
کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ جس شخص کی تئیں کوئی حاجت ہووے تو بیچ نصف شب کی مکان خالی میں

با وضو اسد عا کو پڑہی حاجت اوس شخص کی البتہ روا کرونگا اور برلاؤنگا اور یہ دعا
ہی یا اللہ ما اجد احداً الا وانت ارجاؤہ ومن ارجح خلقک لک
انا ویا اللہ ولیس شئ من خلقک الا وھو بک اوثق ومن اوثق خلقک
بک انا ویا اللہ ولیس احد من خلقک الا وھو لک فی حاجتہ معتمد وفی
طلبتہ سائل ومن الحفہم سؤالاً لک انا ومن اشدھم اعتماداً لک انا
لانی امسیت شدیداً تقتی فی طلبتی الیک وھی کذا وکذا
پس حاجت کو اپنی ذکر کری اور اپنی مطلب کا نام لیوی اور بعد اسکی کہی فان کنت قضیتہا
وان لم تقضہا لم تنقص ابداً وقد نزل بی من الامر ما لا بد لی منہ فلذلک
طلبت الیک یا منفذ احکامہ بامضائہا امض قضاء حاجتی ھذہ
باثباتہا فی غیوب الاجابۃ حتی تقلبنی بہا منجحاً حیث کانت تتقلب
لی فیہا اھواء جمیع عبادک وامنن علی بامضائہا وتیسیرھا ونجاحہا
فیسرھا لی فانی مضطر الی قضائہا وقد علمت ذلک فاکشف ما بی
من الضر بحقک الذی تقضی بہ ما ترید ازانجملہ وہ دعا ہی کہ جنیچ کافی کی
شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ ایک شخص نی
شکوہ کیا حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی اسبات کا کہ میری دعا دیر کرکے

مستجاب ہوتی ہی حضرت نی فرمایا کہ کہاں ہی تو اور دور ہی تو اوس عاصی کہ جو سریع
الاجابۃ ہی اوس شخص نی کہا کہ وہ دعا کونسی ہی کہ جس سی جلد دعا قبول ہوتی ہی
حضرت نی فرمایا کہ وہ یہ ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ
الْاَجَلِّ الْاَکْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْھَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ ھُوَ نُوْرٌ
مَعَ نُوْرٍ وَنُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ کُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ
یُضِیْئُ بِہٖ کُلُّ ظُلْمَۃٍ وَیُکْسَرُ بِہٖ کُلُّ شِدَّۃٍ وَکُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَکُلُّ جَبَّارٍ
عَنِیْدٍ لَا تَقَرُّ بِہٖ اَرْضٌ وَلَا یَقُوْمُ بِہٖ سَمَاءٌ وَیَاْمَنُ بِہٖ کُلُّ خَائِفٍ وَیَبْطُلُ
بِہٖ سِحْرُ کُلِّ سَاحِرٍ وَبَغْیُ کُلِّ بَاغٍ وَحَسَدُ کُلِّ حَاسِدٍ وَیَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِہٖ
الْبَرُّ وَالْبَحْرُ وَیَسْتَقِرُّ بِہِ الْفُلْکُ حِیْنَ یَتَکَلَّمُ بِہِ الْمَلَکُ فَلَا یَکُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَیْہِ
سَبِیْلٌ وَھُوَ اسْمُکَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَکْبَرُ الَّذِیْ سَمَّیْتَ
بِہٖ نَفْسَکَ وَاسْتَوَیْتَ بِہٖ عَلٰی عَرْشِکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِمُحَمَّدٍ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ
اَسْئَلُکَ بِکَ وَبِھِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ کَذَا
وَکَذَا از انجملہ دعای کہ بیچ مصباح کفعمی کی حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی
روایت کی گئی ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا کو تعلیم فرمائی اور واسطی روای
حاجات کی اور قضای حوائج کی مجرب ہی اور صاحب منہج الدعوات نی لکھا ہی کہ بربنا اسد علی

کا بیچ مہمات اور ضروریات کی چاہیی کہ مجرب ہے اور وہ یہ ہی یَا نُورَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَیَا قَیَّامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا زَیْنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا جَمَالَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا بَدِیْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
وَمُنْتَهٰی رَغْبَةِ الْعَابِدِیْنَ وَمُنَفِّسَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَمُفَرِّجَ الْمَغْمُوْمِیْنَ وَصَرِیْخَ
الْمُسْتَصْرِخِیْنَ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ کَاشِفَ کُلِّ سُوْءٍ اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ
اور مصباح کفعمی میں مذکور ہی کہ جو شخص سورہ قل یا ایہا الکافرون کی تین وقت طلوع
آفتاب کی دس مرتبہ پڑہی اور بعد اسکی حاجت تعالی کی حق تعالی اوسکی حاجت کو روا
کرتا ہی اور اسباب اجابت دعا سی ہی یہ بات کہ بعد دعا طلب حاجت کی کہی تو مَا شَاءَ اللّٰهُ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اسواسطی کہ بیچ کافی کی شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جو کوئی کہ واسطی طلب حاجت کے دعا کری اور بعد ذکر
مطالب کی ان کلمات کو کہی تو اللہ عز وجل فرماتا ہی کہ بندہ مومن نی قرار ضرار اپنی ساتھ
کیا اور چھوڑ دیا اپنی کاموں کو اوپر فرمان میری کی پس ای ملائکہ کہ موکل ہو واسطی
قضای حاجت کے روا کرو حاجات کو اس بندہ کی **فصل چہارم** بیچ صلوت مغفرت
آمدہ از ادعیہ و مظالم کی منجملہ صلوت مغفرت صلوت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور

مستجاب ہوتی ہی حضرت نی فرمایا کہ کہاں ہی تو اور دور ہی تو اوس دعا سی کہ جو سریع
الاجابہ ہی اوس شخص نی کہا کہ وہ دعا کونسی ہی کہ جس سی جلد دعا قبول ہوتی ہی
حضرت نی فرمایا کہ وہ یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ الْاَعْظَمِ
الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِیْنِ الَّذِیْ هُوَ نُوْرٌ
مَعَ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فِیْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ
یُضِیْءُ بِهٖ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَ یُكْسَرُ بِهٖ كُلُّ شِدَّةٍ وَ كُلُّ شَیْطَانٍ مَرِیْدٍ وَ كُلُّ جَبَّارٍ
عَنِیْدٍ لَا تَقِرُّ بِهٖ اَرْضٌ وَ لَا یَقُوْمُ بِهٖ سَمَاءٌ وَ یَاْمَنُ بِهٖ كُلُّ خَائِفٍ وَ یَبْطُلُ
بِهٖ سِحْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَ بَغْیُ كُلِّ بَاغٍ وَ حَسَدُ كُلِّ حَاسِدٍ وَ یَتَصَدَّعُ لِعَظَمَتِهٖ
الْبَرُّ وَ الْبَحْرُ وَ یَسْتَقِرُّ بِهِ الْفُلْكُ حِیْنَ یَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا یَكُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَیْهِ
سَبِیْلٌ وَ هُوَ اسْمُكَ الْاَعْظَمُ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَكْبَرُ الَّذِیْ سَمَّیْتَ
بِهٖ نَفْسَكَ وَ اسْتَوَیْتَ بِهٖ عَلٰی عَرْشِكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ
اَسْئَلُكَ بِكَ وَ بِهِمْ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا
وَكَذَا ازانجملہ وہ دعا ہی کہ بیچ مصباح کفعمی کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی
روایت کی گئی ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا کو تعلیم فرمائی اور واسطی روائی
حاجات کی اور قضائی حوائج کی مجرب ہی اور صاحب مہج الدعوات نی لکھا ہی کہ پڑھنا اس دعا

کا ہیج مہمات اور ضروریات کی چاہیے کہ مجرب ہے اور وہ یہ ہی یا نُورَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَیَا قِیُوْمَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا زَیْنَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا جَمَالَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَیَا بَدِیْعَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
وَمُنْتَهٰی رَغْبَةِ الْعَابِدِیْنَ وَمُنَفِّسَ الْمَکْرُوْبِیْنَ وَمُفَرِّجَ الْمَغْمُوْمِیْنَ وَصَرِیْخَ
الْمُسْتَصْرِخِیْنَ مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ کَاشِفَ کُلِّ سُوْءٍ اِلٰهَ الْعَالَمِیْنَ
اور مصباح کفعمی میں مذکور ہی کہ جو شخص کہ سورۂ قل یا ایہا الکافرون کی تین وقت طلوع
آفتاب کی دس مرتبہ پڑھی اور بعد اسکی حاجت تعالیٰ کی حق تعالیٰ اوسکی حاجت کو روا
کرتا ہی اور اسباب اجابت دعا سی ہی یہ بات کہ بعد دعیہ طلب حاجت کی کہی تو مَاشَآءَ اللّٰهُ
لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اسواسطی کہ ہیج کافی کی شیخ کلینی نی حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام روایت کے ہی کہ جو کوئی کہ واسطی طلب حاجت کے دعا کری اور بعد اوسکی
سطالب کی ان کلمات کو کہی تو اللہ عز و جل فرماتا ہی کہ بندۂ مومن نی قرار ضرا اپنی ساتھ
کیا اور چھوڑ دیا اپنی کاموں کو اوپر فرمان میری کی پس ای ملائکہ کہ موکل ہو واسطی
قضای حاجت کے روا کرو حاجات کو اس بندہ کی فصل چہتی بیچ صلوت مغفرت
اور اوعیہ و مظالم کی منجملہ صلوت مغفرت صلوت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور

نماز حضرت امیر علیہ السلام اور نماز جعفر اور نماز دعائیہ کہ جو سابقاً مذکور ہی بلکہ وہ نمازین مشتمل اوپر قضای حوائج
کی ہی ہین لیکن ادعیۂ مغفرت پس یہان کچھ بیان کی جاتی ہین اور بعض ادعیہ کہ جو مشتمل اوپر
مغفرت اور فوائد کثیرہ کے ہین فصل ہفتم مین ان شاء اللہ لکھین جائینگی ازانجملہ وہ دعا
ہی اور ادعیہ سرقدسیہ مین سی کہ جو مصباح کفعمی مین مذکور ہی کہ حاصل مضمون اوسکا یہ ہے کہ
ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کہو اوس شخص سی کہ جو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا ہو تیری امت مین سی اور چاہے
کہ گناہ اوسکا اوسی محو ہو یعنی برطرف ہو وہ شخص اوس گناہ سی پاکیزہ ہوی چاہیی کہ پاکیزہ کری بدن اور
جامہ اپنی کو اور جاوی صحرا مین اور منہ کری طرف قبلہ کی اور ایسی جگہہ پر صحرا مین جاوی کہ کوئی اوسکو
نہ دیکہی بعد اوسکی دونو ہاتہونکو واسطی دعا کی اوٹہاوی اور پڑہی اس دعا کو درانحالیکہ منظور اوسکو سوای میرے
اور کوئی نہو یعنی خضوع و خشوع سی پڑہی اور نظر خدا کیجانب ہو ہرگاہ وہ شخص اس دعا کو اسطرح سی کہ مذکور ہوا بجا لاوے
تو خلاص کرون اوسکی تئین اوس گناہ سی اور پاکیزہ کرون اوسکی تئین اور بخشون مین اوس گناہ کی تئین اور وہ دعا یہ ہے

يَا وَاسِعاً بِحُسْنِ عَائِدَتِهِ وَيَا مُلْبِساً فَضْلَ رَحْمَتِهِ وَيَا مُهِيباً لِشِدَّةِ سُلْطَانِهِ وَيَا رَاحِماً
بِكُلِّ مَكَانٍ ضَرِيراً اَصَابَهُ الضُّرُّ فَخَرَجَ اِلَيْكَ مُسْتَغِيثاً بِكَ تَائِباً اِلَيْكَ نَادِماً
اِلَيْكَ يَقُولُ عَمِلْتُ سُوءاً وَظَلَمْتُ نَفْسِي وَلِمَغْفِرَتِكَ خَرَجْتُ اِلَيْكَ نَسْتَجِيرُ بِكَ
فِي خُرُوجِي مِنَ النَّارِ وَبِعِزِّ جَلَالِكَ تُبْنَا وَزَلَّتْ فِيهَا وَزِنْيَا كَرِيمٍ وَبِاسْمِكَ الَّذِي سَمَّيْتَ
بِهِ وَجَعَلْتَهُ فِي كُلِّ عَظَمَتِكَ وَمَعَ كُلِّ قُدْرَتِكَ وَفِي كُلِّ سُلْطَانِكَ وَصَيَّرْتَهُ

فِی قَبضَتِکَ وَنَوَّرتَهٗ بِکِتَابِکَ وَالبَسْتَهٗ وَقَارًا مِنکَ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ الْمَلِکُ الْمُلُوکُ

اَنْ تَمحُوَ عَنِّی مَا اَتَیْتُکَ بِهٖ وَاَنْزِعْ بَدَانِی عَنْ مِثْلِهٖ فَاِنِّی بِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

وَبِاسْمِکَ الَّذِی فِیهِ تَفْصِیلُ الْاُمُورِ کُلِّهَا مُؤْمِنٌ هٰذَا اعْتِرَافِی فَلَا تَخْذُلْنِی وَهَبْ

لِی عَافِیَةً وَنَجِّنِی مِنَ الذَّنْبِ الْعَظِیمِ هَلَکْتُ فَتَلَافَنِی بِحَقِّ حُقُوقِکَ کُلِّهَا یَا اَرْحَمَ

ازانجملہ دوسری دعا ہی کہ ادعیہ سرقدسیہ مین سی کہ جو مصباح کفعمی مین مذکور ہی اور مضمون

اوسکا جو کچھ کہ اوس کتاب مین مذکور ہی وہ یہ ہی کہ ای محمد صلی اللہ و آلہ جس شخص نی تیری امت

مین سی سوای گناہ کبیرہ کے گناہ بکثرت کیی ہون کہ مشہور گناہ کرنی مین ہوا ہو پس چاہیی کہ وہ شخص

میرا قصد کری یعنی خضوع او خشوع سی اسدعا کو پس از طلوع صبح یا پیش از غروب شفق یعنی سرخی

مغرب و بقبلہ کہڑا ہو کر اس عاکو پڑہی کہ جو کوئی اسدعا کو باین طریق بجالاوی تبدیل کرون

مین گناہون اوسکی کی نیکین ساتہ توابکی اور اوسکی دعا مستجاب کرون کا مین اور وہ دعا یہ ہی یا ربی سی

یَا رَبِّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ عَبْدٌ مِنْ عَبِیدِکَ شَدِیدٌ حَیَاؤُهٗ مِنْکَ لِتَعَرُّضِهٖ

لِرَحْمَتِکَ لِاِصْرَارِهٖ عَلٰی مَا نُهِیتَ عَنْهُ مِنَ الذَّنْبِ الْعَظِیمِ یَا عَظِیمُ اِنَّ عَظِیمَ

مَا اَتَیْتُ بِهٖ لَا یَعْلَمُهٗ غَیْرُکَ قَدْ شَمِتَ بِی فِیهِ الْقَرِیبُ وَالْبَعِیدُ وَاَسْلَمَنِی

فِیهِ الْعَدُوُّ وَالْحَبِیبُ وَاَلْقَیْتُ بِیَدِی اِلَیْکَ طَمَعًا لِاَمْرٍ وَاحِدٍ وَطَمَعِی ذٰلِکَ

فِی رَحْمَتِکَ فَارْحَمْنِی یَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ وَتَلَافَنِی بِرَافَتِکَ عَلٰی سَمْتِ الْمَنْهَجِ

وَاَزِلْنِیْ بِقُدْرَتِکَ عَنِ الطَّرِیْقِ الْاَعْوَجِ وَخَلِّصْنِیْ مِنْ سِجْنِ الْکُرَبِ فَاِنَّکَ
وَاَطْلِقْ اَسْرِیْ بِرَحْمَتِکَ وَطُلْ عَلَیَّ بِرِضْوَانِکَ وَجُدْ عَلَیَّ بِاِحْسَانِکَ وَ
اَقِلْنِیْ عَثْرَتِیْ وَفَرِّجْ کُرْبِیْ وَارْحَمْ عَبْرَتِیْ وَلَاتَحْجُبْ دَعْوَتِیْ وَاشْدُدْ
بِالْاِقَالَةِ اَزْرِیْ وَقَوِّبِهَا ظَهْرِیْ وَاَصْلِحْ بِهَا اَمْرِیْ وَاَطِلْ بِهَا عُمُرِیْ وَارْحَمْنِیْ
یَوْمَ حَشْرِیْ وَوَقْتَ نَشْرِیْ اِنَّکَ جَوَادٌ کَرِیْمٌ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اور بعض نسخ
کی بجای وَتَلَافَنِیْ بِرَاْفَتِکَ کی آخر دعا تک اسطرح ہی وَتَلَافَنِیْ بِالْمَغْفِرَةِ وَالْعِصْمَةِ
مِنَ الذُّنُوْبِ اِنِّیْ اِلَیْکَ مُتَضَرِّعٌ اَسْاَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِیْ یُزِیْلُ اَقْدَامَ
حَمَلَةِ عَرْشِکَ ذِکْرُہٗ وَتَرْعَدُ لِسَمَاعِهٖ اَرْکَانُ الْعَرْشِ اِلٰی اَسْفَلِ تُخُوْمِ الْاَرْضِیْنَ
اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِحَقِّ ذٰلِکَ الْاِسْمِ الَّذِیْ مَلَاَ کُلَّ شَیْءٍ دُوْنَکَ اِلَّا رَحِمْتَنِیْ
بِاسْتِجَارَتِیْ اِلَیْکَ بِاِسْمِکَ هٰذَا یَا عَظِیْمُ اَتَیْتُکَ بِکَذَا وَکَذَا لِلْاَمْرِ الَّذِیْ
قَدْ اَتٰی لَهٗ فَاغْفِرْلِیْ بِتَبِعَتِهٖ وَعَافِنِیْ مِنْ تَبَاعَتِهٖ بَعْدَ مَقَامِیْ هٰذَا یَا رَحِیْمُ
اور مناسب اسمقام سکے وہ عمل ہی کہ جو کوئی اوسکی تئیں بجا لاوی تو رد کری اللہ تعالی
مظالم اور اون تبعات کی تئیں کہ جو آدمیونکا اوسکی ذمہ مین ہو اور تبعات اون حقوق
کو کہتی ہین کہ جو کسی کی گردن پر حقوق غیر کا از قسم مال یا غیر مال ہو یعنی جس شخص کی ذمہ
مین کسیکا مال یا غیر مال ہوی یا کسی پر ظلم کیا ہووی تو اوسکی بخشش کی دعائین یہ ہین

ازانجملہ وہ نماز ہی کہ جو کتاب وسائل مین احمد بن علی نی پیغمبر خدا سی روایت کی ہی کہ جو کوئی اوس نماز کو بجالاوی اسد تعالی راضی کریگا بفضل و رحمت اپنی سی نماز بجالانی والیکی دشمنون کو قیامت کی دن ہرچند بعد دریک بیابان ہون اور نماز بجالانی والا راہ جنت پر بی حساب مانند برق جہندہ یعنی مثل بجلی کی ڈور کراون لوکون کی سایہ کہ جو پہلی بہشت مین جاوینکی داخل بہشت عنبر سرشت ہوگا اور وہ نماز چار رکعت ہی جسوقت کہ چاہی بجالاوی بایں صورت کہ رکعت اول مین فاتحہ یکبار اور قل ہو اسد احد پچیس مرتبہ اور رکعت ثانیہ مین فاتحہ یکبار اور قل ہو اسد احد پچاس بار اور تیسری رکعت مین فاتحہ یکبار اور قل ہو اسد احد پچہتر بار اور چوتہی رکعت مین فاتحہ یکبار اور قل ہو اسد احد سو بار پڑہی فقط ازانجملہ وہ دعا ہی کہ جو ابن طاؤس نی بیچ مہج الدعوات کی پیغمبر صلوات اسد علیہ و آلہ سی روایت کی ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نی پیغمبر خدا سی کہا کہ ای محمد صلے اسد علیہ و آلہ تمہاری امت مین سی جس شخص پر کوئی مظلمہ ہو اور ممکن نہوا وس شخص کو اوس مظلمہ کا رد کرنا مالک پر اور نیز یہ بات ممکن ہو کہ مالک سی اوس کو حلال کروای یعنی اگر کسی مال کو تصرف کر ڈالا ہو یا کسی پر ظلم کیا ہو اور ممکن نہو اوس مال کا حلال کروانا یا مالک کو واپس کرنا اور ظلم کا بخشوانا ممکن نہو تو جب اس دعا کو پڑہیگا اسد تعالی اوس مظلمہ کو پڑہنی والی کی جانب سی دور کریگا اور جسکا حق اسپر ہی حق تعالی اپنی رحمت سی اوسکو راضی کردیگا اور معاف کروا دیگا اور وہ دعا یہ ہی یَا نُورَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا غَوْثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ اَنْتَ الْمُنْزَلُ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ

مِنْ مَظَالِمَ كَثِيرَةٍ لِعِبَادِكَ قِبَلِي اللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عَبِيدِكَ أَوْ أَمَةٍ
مِنْ إِمَائِكَ كَانَتْ لَهُ قِبَلِي مَظْلَمَةٌ ظَلَمْتُهَا إِيَّاهُ فِي نَفْسِهِ
أَوْ فِي عِرْضِهِ أَوْ فِي مَالِهِ أَوْ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ أَوْ غِيبَةٌ اغْتَبْتُهُ
بِهَا أَوْ تَحَامُلٌ عَلَيْهِ بِمَيْلٍ أَوْ هَوًى أَوْ أَنَفَةٍ أَوْ حَمِيَّةٍ أَوْ رِيَاءٍ
أَوْ عَصَبِيَّةٍ غَائِبًا كَانَ أَوْ شَاهِدًا حَيًّا كَانَ أَوْ مَيِّتًا فَقَصُرَتْ
يَدِي وَضَاقَ وُسْعِي عَنْ رَدِّهَا إِلَيْهِ وَالتَّحَلُّلِ مِنْهُ فَأَسْأَلُكَ
يَا مَنْ يَمْلِكُ الْحَاجَاتِ وَهِيَ مُسْتَجِيبَةٌ بِمَشِيَّتِهِ وَمُسْرِعَةٌ
إِلَى إِرَادَتِهِ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تُرْضِيَهُ
عَنِّي بِمَ شِئْتَ مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ ثُمَّ تَهَبُهَا لِي مِنْ لَدُنْكَ
إِنَّهُ لَا يَنْقُصُكَ الْمَغْفِرَةُ وَلَا يَضُرُّكَ الْمَوْهِبَةُ رَبِّ أَكْرِمْنِي بِرَحْمَتِكَ
وَلَا تُهِنِّي بِذُنُوبِي إِنَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

فصل تخریج بعض ادعیہ ماثورہ کی کہ جو مشتمل ہیں اوپر فوائد کثیرہ اور متضمن ہیں اوپر فوائد عظیمہ مغفرت اور قضای حوائج مثل دعای علوی مصری اور دعای مشلول و دعای کمیل و جوشن اور ادعیہ دیگر کی از انجملہ دعای جلیل القدر عظیم الشان دعای علوی مصری ہی کہ روایت کی ہی اوسکے حسن بن محمد البصری نی کہ خبر دی مجکو اپنی خال سید ابو الحسن بن محمد العلوی المصری نی کہ وہ بیان کرتی تھی

بیان کرتی تہی کہ ایک دفعہ میری تئین غم والم شدید ومخاطرہ عظیم ہوا ایک ظالم کی ہاتہ سی
کہ وہ ہم شہری میرا اور حاکم دیار مصر تہا یہان تک کہ اوسکی خوف سی مین بہاگ کیا اور
پناہ پکڑی مینی مشاہد شریفہ آئمہ ہدی علیہم السلام مین اور قرار لیا مینی حائر امام حسین
علیہ السلام مین اور بشدت تمام گریہ وزاری وتضرع کیا کرتا تہا اور اپنی حال
کو روضہ اقدس مین باربار عرض کرتا تہا یہان تک کہ گذری مجپر اسیطرح پندرہ شب و
روز لیس پندرہوین شب کے تئین کچہ سوتا تہا اور کچہ جاگتا تہا کہ اوسی حال نوم ویقظہ مین
دیکہا مینی کہ حضرت امام محمد مہدی علیہ الصلوۃ والسلام میری پاس تشریف لائے
اور مجہسی ارشاد فرمایا کہ ای فرزند تو اوس ظالم سی ڈر گیا اور خوف کیا گذارش
کی مینی کہ ہان ڈرتا ہون اور خوف کرتا ہون اور بہت سی شکایت حضرت سی کی
کہ اوسنی مجہسی یہ برائی کی اور یہ برائی کی اور اب وہ ارادہ میری قتل کریکا رکہتا تہا
کہ مین بہاگ آیا اور پناہ پکڑی مینی ساتہ سادات اپنی کی تاکہ شکایت کرون مین اونسی
جو کہ دہ میری ہین ان بلاؤن سی اور دست ظالم سی خلاص کرین اور بچاوین یہ سنکی
حضرت نی فرمایا کہ کیون نہین یاد کرتا تو خدا کو ایسا خدا کہ وہ رب تیرا اور میری اجداد
کا ہی ساتہ اون دعاؤن کی کہ جو وقت شدائد وسختی کی میری اجداد اور انبیا علیہم السلام
پڑہا کرتی ہتی اور جب اونہون نی شدائد وسختی مین وہ دعا پڑہی تو حق تعالی نی
اونکی سختی اور شدت کو آسان کیا اور فرحت عطا کی مینی عرض کی وہ کونسی دعا
ہی حضرت نی فرمایا کہ جب شب جمعہ آوی تو بیدار رہو اور اوٹہ اور غسل کر اور جامہ ہای
پاک وپاکیزہ پہن اور خوشبو لگا پس آخر شب نماز تہجد بجا لا اور بعد سجدہ شکر کی دو زانو
بیٹہ اور درگاہ خدا مین تضرع وزاری بہت سی کر اور اسد عا کو پڑہ علوی مصری

کہتا ہی کہ امام علیہ السلام پانچ دن تک شب و روز ہمیں تشریف لایا کیے اور میری تئین
دعا تعلیم فرمایا کیے یہانتک کہ پانچ دن مین ساری دعا مجکو یاد ہو گئی پس جب شب جمعہ
آئی تو موافق ارشاد کے اوٹہا اور غسل کیا اور لباس پاک و پاکیزہ پہنا اور خوشبو
لگائی پس نصف شب کو جب صلوۃ تہجد سی فارغ ہوا تو سجدہ شکر کیا اور دو زانو بیٹہ
کر بخضوع و خشوع و تضرع و ابتہال مشغول دعا پڑہنی مین ہوا جب شب شنبہ آئی تو پہر
حضرت قائم علیہ السلام اوسی حال مین تشریف لائے اور مجہسی فرمایا کہ مستجاب ہوئی
دعا تیری ای محمد اور قتل ہوا دشمن تیرا اور ہلاک کیا خدا نی تیری دشمن کو اوس
وقت کہ جب تیری دعا تمام ہوئی تہی جب صبح ہوئی تو مجکو سوای رنج و الم جدائی
مشاہد شریفہ کی اور کوئی رنج و الم نتہا پس مشاہد مقدسہ سی وداع ہو کر اپنی شہر
کی طرف روانہ ہوا کہ اثنای راہ مین میری اولاد و فرزندون کی طرف سی قاصد
مع خط پہونچا کہ اوسنی خط مجکو دیا اور مضمون خط یہ تہا کہ بیچ فلان شب جمعہ کی وہ
ظالم کہ جسکی ظلم سی تمنی ہجرت اختیار کی تہی ہمراہ اپنی رفیقوں کی صحبت آب و طعام
مین مشغول رہا بعد اوسکے رفقا اوسکی رخصت ہو کے اپنی مکانون پر چلی گئی اور وہ
ظالم اپنی غلامونکی ہمراہ مکان خواب مین جا کر سو رہا وقت صبح کی موافق عادت
کی جب وہ ظالم بیدار نہوا تو لوگ متعجب ہوئی کہ اوسکی سرہانی بیدار کرنیکو گئی اور چادر
اوسکی منہہ پر سی اوٹہائی تو دیکہا کہ سر اوسکا پس گردن سی کٹا ہوا ہی اور خون
علی الاتصال جاری ہی اور یہ امر شب جمعہ کو واقع ہوا لیکن کسیکو نہ معلوم ہوا کہ یہ
کیا ماجرا ہوا اور کسنی اوسکو قتل کیا اور بعد تحریر مضمون قتل کی لکہا تہا کہ بمجرد دیکہنی
اس خط کی روانہ استجابت کی ہونا اور چلنی مین تاخیر نکرنا پس جب گہر مین پہونچا

تو اونسی پوچھا کہ کسوقت وہ ظالم قتل ہوا انہوں بیان کیا اونہوں نی وہ وقت کہ حسن
وقت سینی دعا تمام کی ہی فقط انہی شخص اسنادہ اور بعض اوراق مین لکھا دیکھا
ہی کہ شرایط قرات علوی مصری سی یہ ہی کہ ترک حیوان کری پس فرد کامل
ترک حیوانکی حسب مشہور کی یہ ہی کہ ذی روحسی مثل گوشت اور جسمین کہ مسعداد روح
کی ہو مثل بیضہ وغیرہ کی اور جسمین کہ انکی شراکت ہو اون چیزون سی احتراز کرین بلکہ
دودہ اور دہی اور روغن وغیرہ کو اور جسمین کہ انکی شراکت ہو مثل قند و مربہ وغیرہ
کی داخل مفہوم حیوانکی کیا ہی اور بعض لوگون نی ترقی کی ہی اور کہا ہی کہ پاپوش
چرمی وغیرہ بہی ترک حیوان مین ترک کرنا چاہیی اور اقل فرد ترک حیوانکی ترک گوشت
و بیضہ ہی پس ترکیب دعای علوی مصری کی موافق اکثر نسخ کی یہ ہی کہ پہلے
سورہ فاتحہ اور سورہ قل ہو اللہ احد پڑہی بعد اوسکے دو دو مرتبہ معوذتین
یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کی تین پڑہی بعد ازان آیۃ
الکرسی کو تا ھم فیہا خالدون اور انا انزلناہ کی تین پڑہی بعد اوسکے ان
آیات کو پڑہی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلٰى جُنُوبِهِمْ
وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ
أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ
عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلٰى رُسُلِكَ

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ
اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ
مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ
سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الثَّوَابِ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ مَتَاعٌ
قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ
جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا
اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ
الْحِسَابِ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا
اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ بعد اسکے ان آیات کو پڑھے ثُمَّ اَنْزَلَ
عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ
وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ

يقولون هل لنا من الامر من شيء قل ان الامر كله لله يخفون في انفسهم ما
لا يبدون لك يقولون لو كان لنا من الامر شيء ما قتلنا ههنا قل لو كنتم في
بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الى مضاجعهم وليبتلي الله ما في صدوركم
وليمحص ما في قلوبكم والله عليم بذات الصدور بعده سكينت آيت يه محمد رسول الله
والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا
من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم في التوراة
ومثلهم في الانجيل كزرع اخرج شطأه فآزره فاستغلظ فاستوى
على سوقه يعجب الزراع ليغيظ بهم الكفار وعد الله الذين آمنوا وعملوا الصالحات
منهم مغفرة واجرا عظيما اللهم انت الاول فليس قبلك شيء وانت
الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت
الباطن فليس دونك شيء وانت العزيز الحكيم بعده سكين
اعتصام کو پڑھی کہ یہ اعتصام دعای علوی مصری ہے اللهم انك اذنت لي في
الدعاء ووعدتني الاجابة فنجني من كل كرب انت غياث كل مكروب
اكشف عني الضر وفرج عني الحزن فقد وسعت كل شيء رحمة
وعلما اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت وباركت على ابراهيم

وآلِ ابراهیم انّک حمیدٌ مجیدٌ بعد اس کے تین مرتبہ اسد عا کو پڑھے

الٰہی کفی علمک عن المقال وکفی کرمک عن السؤال بعد اس کے تین مرتبہ اسد عا

کو پڑھے الٰہی کن لی ولا تکن علیّ وانصرنی ولا تنصر علیّ بعد اس کے اس کو

پڑھے صلّی اللہ علی محمدٍ وآلِ محمدٍ اللّٰھمّ الیک رُفعتِ الاصوات و

لک عنتِ الوجوہ ولک خضعتِ الرقاب والیک التحاکم فی

الاعمال یا خیر من سئل ویا خیر من اعطی یا من لا یخلف المیعاد یا

من امر بالدعاء ووعد الاجابة یا من قال ادعونی استجب لکم

یا من قال واذا سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوة

الداع اذا دعان فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی لعلھم یرشدون یا من قال

یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر

الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم لبیک وسعدیک ھا انا ذا بین

یدیک المسرف علی نفسی وانت القائل یا عبادی الذین اسرفوا علی

انفسھم لا تقنطوا من رحمة اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو

الغفور الرحیم بعد اس کے کہے اللّٰھم انک اذنت لی فی الدعاء ووعدتنی

الاجابة فنجّنی من کلّ کرب انت غیاث کلّ مکروب اکشف عنی الضرّ

وَفَرِّجْ عَنِّي الْحُزْنَ فَقَدْ وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بعد اسکے تین بار کہی اَللّٰهُمَّ بِكَ يَصُوْلُ الصَّائِلُ
وَبِقُدْرَتِكَ يَطُوْلُ الطَّائِلُ وَلَا حَوْلَ لِكُلِّ ذِيْ حَوْلٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ
يَمْتَازُهَا ذُوْ قُوَّةٍ اِلَّا مِنْكَ اَسْأَلُكَ بِصَفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِيَرَتِكَ
مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ وَسُلَالَتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ صَلِّ عَلَيْهِمْ
وَاكْفِنِيْ شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضُرَّهُ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَهُ وَيُمْنَهُ وَاقْضِ لِيْ فِيْ
مُتَصَرَّفَاتِيْ بِحُسْنِ الْعَافِيَةِ وَبُلُوْغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْاُمْنِيَّةِ وَكِفَايَةِ الطَّاغِيَةِ
الْمُغْوِيَةِ وَكُلِّ ذِيْ قُدْرَةٍ لِيْ عَلٰى اَذِيَّةٍ حَتّٰى اَكُوْنَ فِيْ جُنَّةٍ وَّعِصْمَةٍ مِنْ كُلِّ
بَلَاءٍ وَنِقْمَةٍ وَاَبْدِلْنِيْ فِيْهِ مِنَ الْمَخَاوِفِ اَمْنًا وَمِنَ الْعَوَائِقِ فِيْهِ يُسْرًا حَتّٰى لَا يَصُدَّنِيْ
صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا يَحُلَّ بِيْ طَارِقٌ مِنْ اَذَى الْعِبَادِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ وَالْاُمُوْرُ اِلَيْكَ تَصِيْرُ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ
بعد اسکے دعای علوی مصری کو شروع کری اور وہ یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
رَبِّ وَاِلٰهِي مَنْ ذَا الَّذِيْ دَعَاكَ فَلَمْ تُجِبْهُ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ سَأَلَكَ فَلَمْ تُعْطِهِ
وَمَنْ ذَا الَّذِيْ رَجَاكَ فَخَيَّبْتَهُ اَمْ مَنِ الَّذِيْ تَقَرَّبَ اِلَيْكَ فَاَبْعَدْتَهُ

رَبِّ هٰذَا فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ مَعَ عِنَادِهٖ وَكُفْرِهٖ
وَعُتُوِّهٖ وَادِّعَائِهِ الرُّبُوْبِيَّةَ لِنَفْسِهٖ وَعِلْمِكَ بِاَنَّهٗ لَا يَتُوْبُ وَلَا يَرْجِعُ وَلَا يَؤُوْبُ وَلَا يُؤْمِنُ
وَلَا يَخْشَعُ اِسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَاءَهٗ وَاَعْطَيْتَهٗ سُؤْلَهٗ كَرَمًا مِنْكَ وَجُوْدًا
وَقِلَّةَ مِقْدَارِ مَا سَاَلَكَ عِنْدَكَ مَعَ عِظَمِهٖ عِنْدَهٗ اَخْذًا بِحُجَّتِكَ عَلَيْهِ
وَتَاْكِيْدًا لَهَا حِيْنَ فَجَرَ وَكَفَرَ وَاسْتَطَالَ عَلٰى قَوْمِهٖ وَتَجَبَّرَ وَبِكُفْرِهٖ عَلَيْهِمْ
افْتَخَرَ وَبِظُلْمِهٖ لِنَفْسِهٖ تَكَبَّرَ وَبِحِلْمِكَ عَنْهُ اسْتَكْبَرَ فَكَتَبَ
وَحَكَمَ عَلٰى نَفْسِهٖ جُرْاَةً مِنْهُ اَنَّ جَزَاءَ مِثْلِهٖ اَنْ يُغْرَقَ فِي الْبَحْرِ فَجَزَيْتَهٗ
بِمَا حَكَمَ بِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اِلٰهِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ مُعْتَرِفٌ
لَكَ بِالْعُبُوْدِيَّةِ مُقِرًّا بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَالِقِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
وَلَا رَبَّ لِيْ سِوَاكَ مُقِرًّا بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَاِلَيْكَ مَرَدِّيْ وَاِيَابِيْ
عَالِمًا بِاَنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ وَتَقْدِرُ وَتَحْكُمُ مَا تُرِيْدُ
لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِكَ وَلَا رَادَّ لِقَضَائِكَ وَاَنَّكَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ
وَالْبَاطِنُ لَمْ تَكُنْ مِنْ شَيْءٍ وَلَمْ تَبِنْ عَنْ شَيْءٍ كُنْتَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَاَنْتَ
الْكَائِنُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنُ لِكُلِّ شَيْءٍ خَلَقْتَ كُلَّ شَيْءٍ بِتَقْدِيْرٍ وَاَنْتَ
السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ الْبَصِيْرُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ كَذٰلِكَ كُنْتَ وَتَكُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ

وَقِلَّةَ مِقْدَارِ مَا سَاَلَكَ

قَيُّومٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ وَلَا تُوصَفُ بِالْأَوْهَامِ وَلَا تُدْرَكُ بِالْحَوَاسِّ وَلَا تُقَاسُ
بِالْمِقْيَاسِ وَلَا تُشَبَّهُ بِالنَّاسِ وَاِنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ عَبِيدُكَ وَاِمَاؤُكَ اَنْتَ الرَّبُّ
وَنَحْنُ الْمَرْبُوبُونَ وَاَنْتَ الْخَالِقُ وَنَحْنُ الْمَخْلُوقُونَ وَاَنْتَ الرَّازِقُ وَنَحْنُ الْمَرْزُوقُونَ فَلَكَ
الْحَمْدُ يَا اِلٰهِي اِذْ خَلَقْتَنِي بَشَرًا سَوِيًّا وَجَعَلْتَنِي غَنِيًّا مَكْفِيًّا بَعْدَ مَا كُنْتُ طِفْلًا صَبِيًّا
تَقُوتُنِي مِنَ الثَّدْيِ لَبَنًا مَرِيئًا سَائِغًا طَرِيًّا وَغَذَّيْتَنِي غِذَاءً طَيِّبًا هَنِيئًا وَجَعَلْتَنِي ذَكَرًا
مِثَالًا سَوِيًّا فَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا اِنْ عُدَّ لَمْ يُحْصَ وَاِنْ وُضِعَ لَمْ يَتَّسِعْ لَهُ شَيْءٌ حَمْدًا يَفُوقُ
عَلَى جَمِيعِ حَمْدِ الْحَامِدِينَ وَيَعْلُو عَلَى حَمْدِ كُلِّ شَيْءٍ حَمْدُكَ وَيَفْخُمُ وَيَعْظُمُ عَلَى ذٰلِكَ
كُلِّهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكُلَّمَا حَمِدَ اللّٰهَ شَيْءٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا يُحِبُّ اللّٰهُ اَنْ يُحْمَدَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَدَدَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَزِنَةَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَزِنَةَ اَجَلِّ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَزِنَةَ اَخَفِّ مَا
خَلَقَ اللّٰهُ وَبِعَدَدِ اَصْغَرِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَبِعَدَدِ اَكْبَرِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَتّٰى يَرْضٰى رَبُّنَا
وَبَعْدَ الرِّضَا اَسْاَلُهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ يَغْفِرَ لِي رَبِّي ذَنْبِي وَاَنْ
يُحْمِدَ لِي اَمْرِي وَيَتُوبَ عَلَيَّ اِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اِلٰهِي وَاِنِّي اَدْعُوكَ وَاَنَا عَبْدُكَ
وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ صَفْوَتُكَ اَبُونَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَهُوَ مُسِيءٌ ظَالِمٌ حِينَ اَصَابَ الْخَطِيئَةَ فَغَفَرْتَ لَهُ خَطِيئَتَهُ وَتُبْتَ عَلَيْهِ وَاسْتَجَبْتَ
لَهُ دَعْوَتَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي وَتَرْضَى عَنِّي فَاِنْ لَمْ تَرْضَ عَنِّي فَاعْفُ
عَنِّي فَاِنِّي مُسِيءٌ ظَالِمٌ خَاطِئٌ عَاصٍ وَقَدْ يَعْفُو السَّيِّدُ عَنْ عَبْدِهِ وَلَيْسَ
بِرَاضٍ عَنْهُ وَاَنْ تُرْضِيَ عَنِّي خَلْقَكَ وَتُسْقِطَ عَنِّي حَقَّكَ وَحَقَّ خَلْقِكَ
اِلٰهِي وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ اِدْرِيسُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ
السَّلَامُ فَجَعَلْتَهُ صِدِّيقًا نَبِيًّا وَرَفَعْتَهُ مَكَانًا عَلِيًّا وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ
وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ
تَجْعَلَ مَآبِي اِلٰى جَنَّتِكَ وَمَحَلِّي فِي رَحْمَتِكَ وَتُسْكِنَنِي فِيهَا بِعَفْوِكَ وَ
تُزَوِّجَنِي مِنْ حُورِهَا بِقُدْرَتِكَ يَا قَدِيرُ اِلٰهِي وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي
دَعَاكَ بِهِ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ نَادٰى رَبَّهُ اَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ فَفَتَحْتَ لَهُ
اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ وَفَجَّرْتَ الْاَرْضَ عُيُونًا فَالْتَقَى الْمَاءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ
وَحَمَلْتَهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ
قَرِيبًا يَا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُنَجِّيَنِي مِنْ ظُلْمِ مَنْ يُرِيدُ
ظُلْمِي وَتَكُفَّ عَنِّي بَاْسَ مَنْ يُرِيدُ هَضْمِي وَتَكْفِيَنِي شَرَّ كُلِّ سُلْطَانٍ جَائِرٍ
وَعَدُوٍّ قَاهِرٍ وَمُسْتَخِفٍّ قَادِرٍ وَجَبَّارٍ عَنِيدٍ وَكُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ
وَاِنْسِيٍّ شَدِيدٍ وَكَيْدِ كُلِّ مَكِيدٍ يَا حَلِيمُ يَا وَدُودُ اِلٰهِي

وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صٰلِحٌ
عَلَیْهِ السَّلَامُ فَنَجَّیْتَهٗ مِنَ الْخَسْفِ وَاَعْلَیْتَهٗ عَلٰی عَدُوِّهٖ وَاسْتَجَبْتَ
لَهٗ دُعَآءَهٗ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِیْبًا یَا قَرِیْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُخَلِّصَنِیْ مِنْ شَرِّ مَا یُرِیْدُنِیْ اَعْدَآئِیْ بِهٖ عَلَیَّ وَیَبْغِیْ
لِیْ حُسَّادِیْ وَتَكْفِیَنِیْ بِكِفَایَتِكَ وَتَتَوَلَّانِیْ بِوِلَایَتِكَ وَتَهْدِیَ
قَلْبِیْ بِهُدَاكَ وَتُؤَیِّدَنِیْ بِتَقْوَاكَ وَتُبَصِّرَنِیْ بِمَا فِیْهِ رِضَاكَ وَاَنْ
تُغْنِیَنِیْ بِغِنَاكَ یَا حَلِیْمُ اِلٰهِیْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ دَعَاكَ
بِهٖ نَبِیُّكَ وَخَلِیْلُكَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ حِیْنَ اَرَادَ نَمْرُوْدُ اِلْقَآءَهٗ
فِی النَّارِ فَجَعَلْتَ النَّارَ عَلَیْهِ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّاسْتَجَبْتَ لَهٗ دُعَآءَهٗ
وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِیْبًا یَا قَرِیْبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَنْ
تُبَرِّدَ عَنِّیْ حَرَّ نَارِكَ وَتُطْفِئَ عَنِّیْ لَهِیْبَهَا وَتَكْفِیَنِیْ حَرَّهَا وَتَجْعَلَ
نَآئِرَةَ اَعْدَآئِیْ فِیْ شِعَارِهِمْ وَدِثَارِهِمْ وَتَرُدَّ كَیْدَهُمْ فِیْ
نُحُوْرِهِمْ وَتُبَارِكَ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ الْحَمِیْدُ الْمَجِیْدُ اِلٰهِیْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ
الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ اِسْمٰعِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَجَعَلْتَهٗ نَبِیًّا وَّرَسُوْلًا وَّجَعَلْتَ

لَهُ بِالْاِسْمِ حَرَمَكَ مَفْسَكاً وَمُسْكَناً وَمَأْوًى وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَ
نَجَّيْتَهُ مِنَ الذَّبْحِ وَفَدَيْتَهُ رَحْمَةً وَرَغْبَةً مِنْكَ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً
يَا قَرِيْبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تَفْسَحَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَتَحُطَّ
عَنِّيْ وِزْرِيْ وَتَشُدَّ لِيْ اَزْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ وَتَرْزُقَنِي التَّوْبَةَ بِحَطِّ
السَّيِّئَاتِ وَتُضَاعِفَ الْحَسَنَاتِ وَكَشْفِ الْبَلِيَّاتِ السَّيِّئَاتِ وَرِبْحِ
التِّجَارَاتِ وَدَفْعِ مَعَرَّةِ السِّعَايَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَمُنْزِلُ
الْبَرَكَاتِ وَقَاضِي الْحَاجَاتِ وَمُعْطِي الْخَيْرَاتِ وَجَبَّارُ السَّمٰوٰتِ
اِلٰهِيْ وَاَسْئَلُكَ بِمَا سَأَلَكَ بِهِ ابْنُ خَلِيْلِكَ الَّذِيْ نَجَّيْتَهُ مِنَ الذَّبْحِ
وَفَدَيْتَهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ وَقَلَبْتَ لَهُ الْمِشْقَصَ حِيْنَ نَاجَاكَ مُوْقِناً بِذَبْحِهِ
رَاضِياً بِاَمْرِ وَالِدِهِ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْباً يَا قَرِيْبُ اَنْ
تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُنَجِّيَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَبَلِيَّةٍ وَتَصْرِفَ
عَنِّيْ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَخِيْفَةٍ وَمَكِيْدَةٍ وَتَكْفِيَنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ
وَاٰخِرَتِيْ وَمَا اُحَاذِرُهُ وَاَخْشَاهُ مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ بِحَقِّ اٰلِ طٰهٰ وَيٰسٓ
اِلٰهِيْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ دَعَاكَ بِهِ لُوْطٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فَنَجَّيْتَهُ وَاَهْلَهُ مِنَ الْخَسْفِ وَالْهَدْمِ وَالْمَثُلَاتِ وَالشِّدَّةِ وَالْجَهْدِ وَاَخْرَجْتَهُ

واهله من الكرب العظيم واستجبت له دعاءه وكنت منه قريبا يا قريب
ان تصلي على محمد وآل محمد وان تأذن لي بجمع ما تشتت من شملي
وتقر عيني بولدي واهلي ومالي وتصلح لي اموري وتبارك لي في
جميع احوالي وتبلغني في نفسي آمالي وان تجيرني من النار وتكفيني
شر الاشرار بالمصطفين الاخيار الائمة الابرار ونور الانوار محمد وآله
الطيبين الطاهرين الاخيار الائمة المهديين والصفوة المنتجبين
صلوات الله على محمد وعليهم اجمعين وترزقني مجالستهم وتمن علي
بمرافقتهم وتوفق لي صحبتهم مع انبيائك المرسلين وملائكتك المقربين وعبادك
الصالحين واهل طاعتك اجمعين وحملة عرشك والكروبيين
الهي واسألك باسمك الذي سألك به عبدك يعقوب نبيك
عليه السلام وقد كف بصره وشتت شمله وفقد قرة عينه ابنه
فاستجبت له دعاءه وجمعت له شمله واقررت عينه وكشفت
ضره وكنت منه قريبا يا قريب ان تصلي على محمد وآل محمد وان تأذن لي
بجمع ما تبدد من امري وتقر عيني بولدي واهلي ومالي وتصلح
لي شأني كله وتبارك لي في جميع احوالي وتبلغني في نفسي آمالي

وَتُصْلِحَ لِي اَفْعَالِي وَتَمُنَّ عَلَيَّ يَا كَرِيمُ يَا ذَا الْمَعَالِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِينَ اِلٰهِي وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَنَجَّيْتَهُ مِنْ غَيَابَةِ الْجُبِّ وَكَشَفْتَ
ضُرَّهُ وَكَفَيْتَهُ كَيْدَ اِخْوَتِهِ وَجَعَلْتَهُ بَعْدَ الْعُبُودِيَّةِ مَلِكًا وَاسْتَجَبْتَ دُعَاءَهُ
وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا يَا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعِيذَنِي
مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ وَاَنْ تَدْفَعَ عَنِّي كَيْدَ كُلِّ كَائِدٍ وَشَرَّ كُلِّ حَاسِدٍ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اِلٰهِي وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عَبْدُكَ
وَنَبِيُّكَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ قُلْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ
وَنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا وَضَرَبْتَ لَهُ طَرِيقًا
فِي الْبَحْرِ يَبَسًا وَنَجَّيْتَهُ وَمَنْ تَبِعَهُ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَاَغْرَقْتَ فِرْعَوْنَ
وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيبًا
يَا قَرِيبُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُعِيذَنِي
مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ وَتُقَرِّبَنِي مِنْ عَفْوِكَ وَتَنْشُرَ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ مَا تُغْنِيَنِي
بِهِ عَنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَتَكُونَ لِي بَلَاغًا اَنَالُ بِهِ مَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ
يَا وَلِيِّي وَوَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ اِلٰهِي وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي

دعاك به عبدك ونبيك داود عليه السلام فاستجبت له دعاءه
وسخرت له الجبال يسبحن معه بالعشي والاشراق والطير محشورة كل له
اواب وشددت ملكه وآتيته الحكمة وفصل الخطاب والنت له الحديد
وعلمته صنعة لبوس لهم وغفرت له ذنبه وكنت منه قريبا يا قريب
اسألك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تسخر لي جميع اموري وتسهل
لي تقديري وترزقني معرفتك وعبادتك وتدفع عني ظلم الظالمين
وكيد الكائدين ومكر الماكرين وسطوات الفراعنة الجبارين وحسد
الحاسدين يا امان الخائفين وجار المستجيرين وذخيرة المؤمنين وثقة
الواثقين ورجاء المتوكلين ومعتمد الصالحين يا ارحم الراحمين **الهي**
واسألك اللهم باسمك الذي سألك به عبدك ونبيك سليمان بن
داود عليهما السلام اذ قال رب اغفر لي وهب لي ملكا لا ينبغي لاحد من
بعدي انك انت الوهاب فاستجبت له دعاءه واطعت له
الخلق وحملته على الريح وعلمته منطق الطير وسخرت له الشياطين
من كل بناء وغواص وآخرين مقرنين في الاصفاد هذا عطاؤنا
وكنت منه قريبا يا قريب اسألك ان تصلي على محمد وآل محمد

وان تهدى الى قلبى وتجمع لى لبى وتكفينى همى وتؤمن خوفى وتفك اسرى
وتشد ازرى وتمهلنى وتنفسنى وتستجيب دعائى وتسمع ندائى ولا تجعل
فى النار مثواى ولا الدنيا اكبر همى وان توسع على فى رزقى وتحسن خلقى
وتعتق رقبتى من النار فانك سيدى ومولاى ومؤملى الهى
واسئلك اللهم باسمك الذى دعاك به ايوب عليه السلام لما
حل به البلاء بعد الصحة ونزل به السقم منه منزل العافية والضيق
بعد السعة فكشفت ضره ورددت عليه اهله ومثلهم
معهم حين ناداك داعيا لك راغبا اليك راجيا لفضلك رب قال
انى مسنى الضر وانت ارحم الراحمين فاستجبت له دعاءه وكشفت
ضره وكنت منه قريبا يا قريب اسئلك ان تصلى على محمد
وال محمد وان تكشف ضرى وعافنى فى نفسى واهلى ومالى
وولدى واخوانى فيك عافية باقية شافية وافية كافية شاملة
كاملة وافرة هادية نامية مستغنية عن الاطباء والادوية
وتجعلها شعارى ودثارى وتمتعنى بسمعى وبصرى وتجعلهما
الوارثين منى انك على كل شىء قدير الهى واسئلك باسمك

الَّذِی دَعاكَ بِهِ یُونُسُ بْنُ مَتّیٰ عَلَیْهِ السَّلامُ فی بَطْنِ الْحُوتِ حینَ
نادیٰكَ اَحْیاناً فی ظُلُماتٍ ثَلٰثٍ اَنْ لا اِلٰهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَكَ اِنّی كُنْتُ دَعاكَ
مِنَ الظّالِمینَ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّاحِمینَ فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعاءَهُ وَاَنْبَتَّ عَلَیْهِ
شَجَرَةً مِنْ یَقْطینٍ وَاَرْسَلْتَهُ اِلیٰ مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزیدُونَ وَكُنْتَ
مِنْهُ قَریباً یا قَریبُ اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ
تَسْتَجیبَ دُعائی وَتُدارِكَنی بِعَفْوِكَ فَقَدْ غَرِقْتُ فی بَحْرِ الظُّلْمِ لِنَفْسی
وَرَكِبَتْنی مَظالِمُ كَثیرَةٌ لِخَلْقِكَ عَلَیَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ وَاسْتُرْنی مِنْهُمْ وَاَعْتِقْنی مِنَ النّارِ وَاجْعَلْنی مِنْ عُتَقائِكَ وَطُلَقائِكَ
مِنَ النّارِ فی مَقامی هٰذا بِمَنِّكَ یا مَنّانُ اِلٰهی وَاَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذی دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ عیسَی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِمَا السَّلامُ
اِذْ اَیَّدْتَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ فَاَنْطَقْتَهُ فِی الْمَهْدِ فَاَحْیا بِهِ الْمَوْتیٰ
وَاَبْرَاَ بِهِ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِكَ وَخَلَقَ مِنَ الطّینِ كَهَیْئَةِ
الطَّیْرِ فَصارَ طائِراً بِاِذْنِكَ وَكُنْتَ مِنْهُ قَریباً یا قَریبُ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُفَرِّغَنی لِما خُلِقْتُ لَهُ وَلا تَشْغَلَنی بِما قَدْ تَكَفَّلْتَهُ لی وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَنی مِنْ عُبّادِكَ وَزُهّادِكَ

فَلَهُ مُحْلِصِهِ بِمَا تَكَفَّلْتَ لِي

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ خَلَقْتَهُ لِلْعَافِيَةِ فِيْهَا وَهَيَّأْتَهُ مَعَ كَرَامَتِكَ (لِلْعَافِيَةِ هَيَّأْتَهُ لَهَا)
يَا كَرِيْمُ يَا عَلِىُّ يَا عَظِيْمُ اِلٰهِىْ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِىْ دَعَاكَ بِهٖ
اٰصَفُ بْنُ بَرْخِيَا عَلٰى عَرْشِ مَلِكَةِ سَبَاٍ فَكَانَ اَقَلَّ مِنْ لَحْظِ الطَّرْفِ (بَلْخِيَا)
حَتّٰى كَانَ مُصَوَّرًا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ قِيْلَ اَهٰكَذَا عَرْشُكِ قَالَتْ كَاَنَّهُ هُوَ
فَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ
اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتُكَفِّرَ عَنِّىْ سَيِّاٰتِىْ وَتَقَبَّلَ مِنِّىْ حَسَنَاتِىْ
وَتَقْبَلَ مِنِّىْ تَوْبَتِىْ وَتَتُوْبَ عَلَىَّ وَتُغْنِىَ فَقْرِىْ وَتَجْبُرَ كَسْرِىْ وَتُحْيِىَ
فُؤَادِىْ بِذِكْرِكَ وَتُحْيِيَنِىْ فِىْ عَافِيَةٍ وَّتُمِيْتَنِىْ فِىْ عَافِيَةٍ اِلٰهِىْ
وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِىْ دَعَاكَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ (بِالْاِسْمِ)
حِيْنَ سَاَلَكَ دَاعِيًا لَكَ رَاجِيًا لِفَضْلِكَ فَقَامَ فِى الْمِحْرَابِ فَنَادٰى (يُنَادِىْ)
نِدَاءً خَفِيًّا فَقَالَ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا يَرِثُنِىْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ
يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا فَوَهَبْتَ لَهُ يَحْيٰى وَاسْتَجَبْتَ لَهُ دُعَاءَهُ وَكُنْتَ
مِنْهُ قَرِيْبًا يَا قَرِيْبُ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُبْقِىَ لِىْ
اَوْلَادِىْ وَاَنْ تُمَتِّعَنِىْ بِهِمْ وَتَجْعَلَنِىْ وَاِيَّاهُمْ مُؤْمِنِيْنَ بِكَ رَاغِبِيْنَ (لَكَ)
فِىْ ثَوَابِكَ خَائِفِيْنَ مِنْ عِقَابِكَ رَاجِيْنَ لِمَا عِنْدَكَ اٰئِسِيْنَ مِمَّا عِنْدَ

عزك حتى تحيينا حيوة طيبة وتميتنا ميتة طيبة انك على كل شيء قدير
فعال لما تريد الهي واسئلك بالاسم الذي سألتك به امرأة فرعون
اذ قالت رب ابن لي عندك بيتا في الجنة ونجني من فرعون وعمله
ونجني من القوم الظالمين فاستجبت لها دعاءها وكنت منها قريبا
يا قريب ان تصلي على محمد وآل محمد وان تقر عيني بالنظر الى ١
٣ جنتك واوليائك وتفرحني بمحمد وآله وتؤنسني به وبآله وبمصاحبتهم — ووجهك الكريم
ومرافقتهم وتمكن لي فيها وتنجيني من النار وما اعد لاهلها من
السلاسل والاغلال والشدائد والانكال وانواع العذاب — والاصفاد
بعفوك يا كريم الهي واسئلك باسمك الذي دعتك به عبدتك
وصديقتك امتك مريم البتول وام المسيح الرسول عليهما السلام
اذ قلت ومريم ابنت عمران التي احصنت فرجها فنفخنا فيه من روحنا
وصدقت بكلمات ربها وكتبه وكانت من القانتين فاستجبت
لها دعاءها وكنت منها قريبا يا قريب ان تصلي على محمد وآل — صل
محمد وان تحصنني بحصنك الحصين وتحجبني بحجابك المنيع
وتحرزني بحرزك الوثيق وتكفيني بكفايتك الكافية من شر

كُلِّ طاغٍ وَظُلْمِ كُلِّ ظالِمٍ وَبَغْيِ كُلِّ باغٍ وَمَكْرِ كُلِّ ماكِرٍ وَغَدْرِ
كُلِّ غادِرٍ وَسِحْرِ كُلِّ ساحِرٍ وَجَوْرِ كُلِّ سُلْطانٍ جائِرٍ بِمَنْعِكَ يا مَنِيعُ
اِلٰهِي وَاَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِي دَعاكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ
وَصَفِيُّكَ وَخِيَرَتُكَ وَخَيْرُ مِنْ خَلْقِكَ وَاَمِينُكَ عَلٰى وَحْيِكَ
وَرَسُولُكَ اِلٰى خَلْقِكَ وَبَعِيثُكَ اِلٰى بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٌ خاصَّتُكَ
وَخالِصَتُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَاسْتَجَبْتَ دُعاءَهُ وَاَيَّدْتَهُ بِجُنُودٍ
لَمْ تَرَوْها وَجَعَلْتَ كَلِمَتَكَ الْعُلْيا وَكَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلٰى
وَكُنْتَ مِنْهُ قَرِيباً يا قَرِيبُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً زاكِيَةً طَيِّبَةً نامِيَةً باقِيَةً مُبارَكَةً كَما صَلَّيْتَ
عَلٰى اَبِيهِمْ اِبْراهِيمَ وَآلِ اِبْراهِيمَ وَبارِكْ عَلَيْهِمْ كَما بارَكْتَ عَلَيْهِمْ
وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ كَما سَلَّمْتَ عَلَيْهِمْ وَزِدْهُمْ فَوْقَ ذٰلِكَ كُلِّهِ زِيادَةً
مِنْ عِنْدِكَ وَاَخْلِطْنِي بِهِمْ وَاجْعَلْنِي مِنْهُمْ وَاحْشُرْنِي مَعَهُمْ
وَفِي زُمْرَتِهِمْ حَتّٰى تَسْقِيَنِي مِنْ حَوْضِهِمْ وَتُدْخِلَنِي فِي جُمْلَتِهِمْ
وَتَجْمَعَنِي وَاِيّاهُمْ وَتُقِرَّ عَيْنِي بِهِمْ وَتُعْطِيَنِي سُؤْلِي وَتُبَلِّغَنِي آمالِي
فِي دِينِي وَدُنْيايَ وَآخِرَتِي وَمَحْيايَ وَمَماتِي وَتُبَلِّغَهُمْ سَلامِي

وتردّ على من سلّم السّلام وعليهم السّلام ورحمة الله وبركاته الهي

انت الذي تنادي في انصاف كلّ ليلة هل من سائل فاعطيه ام هل

من داعٍ فاجيبه ام هل من مستغفر فاغفر له ام هل من راجٍ فابلّغه

رجاءه ام هل من مؤمّل فابلّغه امله ها انا سائلك بفنائك ومسكينك

ببابك وضعيفك ببابك وفقيرك ببابك ومؤمّلك بفنائك

اسئلك نائلك وارجو رحمتك وأؤمّل عفوك وألتمس غفرانك

فصلّ على محمّد وآل محمّد واعطني سؤلي وبلّغني املي واجبر فقري

وارحم عصياني واعف عن ذنوبي وفكّ رقبتي من مظالم عبادك

قد ركبتني وقوّ ضعفي واعزّ مسكنتي وثبّت وطأتي واغفر جرمي

وانعم بالي واكثر من الحلال مالي وخر لي في جميع اموري

وافعالي ورضّني بها وارحمني ووالديّ وما ولدا وما توالدوا من

المؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات

انّك سميع الدعوات والهمني من برّهما ما استحقّ به ثوابك والجنّة

وتقبّل حسناتهما واغفر سيّئاتهما واجزهما باحسن ما فعلا بي ثوابك

والجنّة الهي وقد علمت يقيناً انّك لا تأمر بالظلم ولا ترضاه

من مظالم لعبادك

واحوالي

مجيب

ولا يميل اليه ولا هواه ولا يحبه ولا تغشاه وتعلم ما فيها هؤلاء

القوم من ظلم عبادك وبغيهم علينا وتعديهم بغير حق ولا معروف

بل ظلماً وعدواناً وزوراً وبهتاناً فان كنت جعلت لهم مدة لابد قد

من بلوغها او كتبت لهم آجالاً ينالونها فقد قلت وقولك الحق مدّ

ووعدك الصدق يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب

وانا اسألك بكل ما سألك به انبياؤك ورسلك المرسلون و المحي

اسألك بما سألك به عبادك الصالحون وملائكتك المقربون بكل

ان تمحو من ام الكتاب ذلك وتكتب لهم الاضلال والمحو حتى تقرب الاضمحلال

اجالهم وتقضى مدتهم وتذهب ايامهم وتبتر اعمارهم وتهلك

فجارهم وتسلط بعضهم على بعض حتى لا تبقى منهم احداً ولا تنجى

منهم احداً وتفرق جموعهم وتكل سلاحهم وتبدد شملهم وتقطع اجالهم

وتقصر اعمارهم وتزلزل اقدامهم وتطهر بلادك منهم وتظهر عبادك

عليهم فقد غيروا سنتك ونقضوا عهدك وهتكوا حريمك واتوا حرمك واتوا ابدا

على ما نهيتهم عنه وعتوا عتواً كبيراً وضلوا ضلالاً بعيداً فصل على محمد

وآل محمد وأذن لجمعهم بالشتات وحيهم بالممات ولازواجهم

بالانتهاب — بالمنهاب وخلص عبادك من ظلمهم واقبض ايديهم عن هضمهم وطهر

واستاصل ماءنهم — ارضك منهم واذن بحصد نباتهم واستيصال منشاء فيهم وشتات

شملهم وهدم بنيانهم يا ذا الجلال والاكرام اللهم واسئلك يا الهي

واله كل شيء وربي ورب كل شيء وادعوك بما دعاك به عبداك

ورسولاك ونبياك وصفياك موسى وهرون عليهما السلام حين

قالا داعيين لك راجيين لفضلك راضيين بقضائك

ربنا انك اتيت فرعون وملاءه زينة واموالا في الحيوة الدنيا

ربنا ليضلوا عن سبيلك ربنا اطمس على اموالهم واشدد على قلوبهم

فلا يؤمنوا حتى يروا العذاب الاليم فمننت وانعمت عليهما بالاجابة

فقلنا — لهما الى ان قرعت سمعهما بامرك اللهم فقلت رب قد اجيبت دعوتكما — سمعهما

فاستقيما ولا تتبعان سبيل الذين لا يعلمون ان تصلي على محمد

واشدد — وال محمد وان تطمس على اموال هؤلاء الظلمة وان تشدد على قلوبهم

ارضك — وان تخسف بهم برك وان تغرقهم في بحرك فان السموات والارض

وبطشك وبطشتك — وما فيهما لك وارِ الخلق قدرتك فيهم وبطشك عليهم فافعل

ذلك بهم وعجل ذلك لهم يا خير من سئل وخير من دعي يا خير من

تذللت له الوجوه ورفعت اليه الايدي ودعي بالالسن وشخصت اليه
الابصار وامت اليه القلوب ونقلت اليه الاقدام وتحوكم اليه في
الاعمال الهي وانا عبدك واسالك من اسمائك بابهاها وكل اسمك اسمائك
بهي بل اسالك باسمائك كلها ان تصلي على محمد وال محمد وان
تركسهم على ام رؤسهم في زبيتهم وتردّيهم في مهوى حفيرتهم تنكسهم زبيتهم
وارمهم بحجرهم وذكّهم بمشاقصهم واكببهم على مناخرهم واخنقهم واكبهم
بوترهم واردد كيدهم في نحورهم واوبقهم بندامتهم حتى يستخذلوا ليستذلوا
ويتضاءلوا بعد نخوتهم وينخنعوا بعد استطالتهم اذلاء ماسورين نخوتهم ويخشعوا الخنعو
في ربق حبائلهم التي كانوا يؤملون ان يرونا فيها وترينا قدرتك
فيهم وسلطانك عليهم وتاخذهم اخذ القرى وهي ظالمة ان اخذك
الاليم الشديد وتاخذهم يا رب اخذ عزيز مقتدر فانك عزيز
قوي شديد العقاب شديد المحال اللهم وصلّ على محمد وال محمد فصلّ
وعجل ايرادهم عذابك الذي اعددته للظالمين من امثالهم والطاغين
من نظرائهم وارفع حلمك عنهم واحلل عليهم غضبك الذي
لا يقوم له شيء وامر في تعجيل ذلك عليهم بامرك الذي

لا يُرَدُّ ولا يُؤَخَّرُ فَاِنَّكَ شاهِدُ كُلِّ نَجْوى وعالِمُ كُلِّ فَحْوى ولا تَخْفى عَلَيْكَ

مِنْ اَعْمالِهِمْ خافِيَةٌ ولا يَذْهَبُ عَنْكَ مِنْ اَعْيُنِهِمْ خائِنَةٌ وانْتَ اَللّهُمَّ   اَفْعالِهِمْ

عَلّامُ الْغُيُوبِ عالِمٌ بِما فِى الضَّمائِرِ والْقُلُوبِ فَاَسْئَلُكَ اَللّهُمَّ   الصُّدُورِ

واُنادِيكَ بِما ناداكَ بِهِ سَيِّدى وسَأَلَكَ بِهِ نُوحٌ عَلَيْهِ السَّلامُ

اِذْ قُلْتَ تَبارَكْتَ وتَعالَيْتَ ولَقَدْ نادانا نُوحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِيبُونَ

اَجَلْ اَللّهُمَّ اَنْتَ نِعْمَ الْمُجِيبُ ونِعْمَ الْمَدْعُوُّ ونِعْمَ الْمَسْئُولُ ونِعْمَ

الْمُعْطى اَنْتَ الَّذى لا تُخَيِّبُ سائِلَكَ ولا تَرُدُّ راجِيكَ ولا تَطْرُدُ

الْمُلِحَّ عَنْ بابِكَ ولا تَرُدُّ دُعاءَ سائِلِكَ ولا تَمَلُّ دُعاءَ مَنْ اَمَّلَكَ   بِدُعاءِ

ولا تَتَبَرَّمُ بِكَثْرَةِ حَوائِجِهِمْ اِلَيْكَ ولا بِقَضائِها لَهُمْ عَلَيْكَ فَاِنَّ قَضاءَ   تَتَبَرَّمُ

حَوائِجِ جَميعِ خَلْقِكَ اِلَيْكَ فى اَسْرَعِ مِنْ لَحْظِ الطَّرْفِ واَخَفُّ   لَمْحِ

عَلَيْكَ واَهْوَنُ عِنْدَكَ مِنْ جَناحِ بَعُوضَةٍ وحاجَتى اِلَيْكَ يا سَيِّدى

ومَوْلاىَ ومُعْتَمَدى ورَجائى اَنْ تُصَلِّىَ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ واَنْ

تَغْفِرَ لى ذَنْبى فَقَدْ جِئْتُكَ ثَقِيلَ الظَّهْرِ بِعَظيمِ ما بارَزْتُكَ بِهِ مِنْ

سَيِّئاتى ورَكِبَنى مِنْ مَظالِمِ عِبادِكَ ما لا يَكْفِينى ولا يُخَلِّصُنى   ورَكِبَتْنى

مِنْها غَيْرُكَ ولا يَقْدِرُ عَلَيْهِ ولا يَمْلِكُهُ سِواكَ فَصَلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ فَامْحُ

يا سيدي كثرة سيئاتي بيسير عبراتي بل وبقساوة قلبي وجمود
عيني لا بل برحمتك التي وسعت كل شيء وانا شيء فلتسعني رحمتك
يا مولاي يا رحمن يا رحيم يا ارحم الراحمين ولا تمتحني بشيء من
المحن في هذه الدنيا ولا تسلط علي من لا يرحمني ولا تهلكني بذنوبي
وعجل خلاصي من كل مكروه وادفع عني كل ظلم
ظالم ولا تهتك ستري ولا تفضحني يوم جمعك الخلائق للحساب
يا جزيل العطاء والثواب اسالك ان تصلي على محمد وآل محمد
وان تحييني حيوة السعداء وتميتني ميتة الشهداء وتقبلني قبول
الاوداء وتحفظني في هذه الدنيا الدنية من شر سلاطينها وفجارها
وشرارها ومحبيها والعاملين لها وفيها وقني شر طغاتها وحسادها
وباغي الشر فيها حتى تكفيني مكر المكرة وتفقأ عني اعين الكفرة و
وتفحم عني السن الفجرة وتقبض لي على ايدي الظلمة وتوهن عني
كيدهم وتميتهم بغيظهم وتشغلهم باسماعهم وابصارهم وافئدتهم
وتجعلني من ذلك كله في امنك وامانك وحرزك وحجابك وسلطانك وكنفك
وجوارك وعياذك وجوارك ومن جار السوء وجليس السوء انك

بتيسير

ولا تمتحني

وتقبلني

الشرك لنا

وتفحم

عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِنَّ وَلِیِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتَابَ وَهُوَ یَتَوَلَّی الصَّالِحِیْنَ

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَعُوْذُ وَبِكَ اَلُوْذُ وَلَكَ اَعْبُدُ وَاِیَّاكَ اَرْجُوْ وَبِكَ اَسْتَعِیْنُ

وَبِكَ اَسْتَکْفِیْ وَبِكَ اَسْتَغِیْثُ وَبِكَ اَسْتَنْقِذُ وَبِكَ اَسْئَلُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ — اَسْتَقْدِرُ مِنْكَ

مُحَمَّدٍ وَلَا تَرُدَّنِیْ اِلَّا بِذَنْبٍ مَغْفُوْرٍ وَسَعْیٍ مَشْکُوْرٍ وَتِجَارَةٍ لَنْ تَبُوْرَ

وَاَنْ تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَشْکُوْرٍ وَتِجَارَةٍ لَنْ تَبُوْرَ وَاَنْ — واسئلك ان تفعل

تَفْعَلَ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ

التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَاَهْلُ الْفَضْلِ وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلُ الْقُوَّةِ وَالْقُدْرَةِ

اِلٰهِیْ وَقَدْ اَطَلْتُ دُعَائِیْ وَاَکْثَرْتُ خِطَابِیْ وَضِیْقُ صَدْرِیْ حَدَانِیْ

عَلٰی ذٰلِكَ وَحَمَلَنِیْ عَلَیْهِ عِلْمًا مِنِّیْ بِاَنَّهٗ یُجْزِیْكَ مِنْهُ قَدْرُ الْمِلْحِ فِی — کُلِّهٖ

الْعَجِیْنِ بَلْ یَکْفِیْكَ عَزْمُ اِرَادَةٍ وَاَنْ یَقُوْلَ الْعَبْدُ بِنِیَّةٍ صَادِقَةٍ

وَلِسَانٍ صَادِقٍ یَا رَبِّ فَتَکُوْنَ عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِكَ بِكَ وَقَدْ نَاجَاكَ

بِعَزْمِ الْاِرَادَةِ قَلْبِیْ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

وَاَنْ تُقَرِّبَ دُعَائِیْ بِالْاِجَابَةِ مِنْكَ وَاَنْ تُبَلِّغَنِیْ مَا اَمَّلْتُهٗ فِیْكَ — تَقْرِنَ

مِنَّةً مِنْكَ وَطَوْلًا وَقُوَّةً وَحَوْلًا وَلَا تُقِیْمَنِیْ مِنْ مَقَامِیْ هٰذَا اِلَّا بِقَضَاءِ — وَلَا تُقِیْمَنِیْ

جَمِیْعِ مَا سَاَلْتُكَ فَاِنَّهٗ عَلَیْكَ یَسِیْرٌ وَخَطَرُهٗ عِنْدِیْ جَلِیْلٌ کَثِیْرٌ — کَبِیْرٌ

وَاَنْتَ عَلَيْهِ قَدِيْرٌ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ اِلٰهِيْ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ
بِكَ مِنَ النَّارِ وَالْهَارِبِ مِنْكَ اِلَيْكَ وَالتَّائِبِ مِنْ ذُنُوْبٍ
تَهَجَّمَتْهُ وَعُيُوْبٍ فَضَحَتْهُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّانْظُرْ اِلَيَّ قَدْ هَجَمَتْهُ
نَظْرَةً رَحْمَةً اَفُوْزُ بِهَا اِلٰى جَنَّتِكَ وَاعْطِفْ عَلَيَّ عَطْفَةً اَنْجُوْ بِهَا رَحِيْمَةً
مِنْ عِقَابِكَ فَاِنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ لَكَ وَبِيَدِكَ وَمَفَاتِيْحُهُمَا وَمَغَالِيْقُهُمَا وَمَغَالِيْقُهُمَا
اِلَيْكَ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ قَادِرٌ وَّهُوَ عَلَيْكَ هَيِّنٌ يَسِيْرٌ فَافْعَلْ قَدِيْرٌ
بِيْ مَا سَاَلْتُكَ يَا قَدِيْرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلِّ اللّٰهُمَّ
عَلٰى خَاتَمِ وَحْيِكَ وَسَيِّدِ رُسُلِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ الْهَادِيْ
وَاٰلِهِ الْمُهْتَدِيْنَ اِلٰى سُبُلِكَ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ سَبِيْلِكَ
الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بعد اس کے دعا
اختتام کو پڑھی وہ یہ ہے اَللّٰهُمَّ طُمَّهُ بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَّغُمَّهُ بِالْبَلَاءِ غَمًّا
وَقُمَّهُ بِالْاَذَاءِ قَمًّا وَّارْمِهِ بِيَوْمٍ لَا مَعَادَ لَهُ وَبِسَاعَةٍ لَا مَرَدَّ لَهُ
وَاَبِحْ حَرِيْمَهُ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهِ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَقِنِيْ شَرَّهُ وَاكْفِنِيْ اَمْرَهُ وَاصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُ وَاجْرَحْ قَلْبَهُ وَسُدَّ فَاهُ عَنِّيْ وَ

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ صَه صَه صَه صَه صَه صَه صَه صَه صَه صَه صَه بعد اسکی ان آیات کو پڑہی اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُقْمَحُوْنَ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ بعد اسکی اس دعا کو پڑہی يَا قَاصِمَ الْاَكَاسِرَةِ وَيَا قَاتِلَ الْجَبَابِرَةِ اَصْبَحَتْ مُذَلَّلَةً لِاَمْرِهِ فَرِّقْ عَدُوِّيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَوْلَادِيْ وَعِيَالِيْ فَيَا رَادَّ يُوْسُفَ عَلٰى يَعْقُوْبَ وَيَا رَادَّ الرَّحْمَةِ عَلٰى اَيُّوْبَ فَرِّجْ عَنِّي السَّاعَةَ السَّاعَةَ السَّاعَةَ فَاِنَّكَ حَلِيْمٌ ذُوْ اَنَاةٍ وَلَا صَبْرَ لِيْ عَلٰى حِلْمِكَ وَاَنَاتِكَ فَرِّجْ عَنِّيْ وَعَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ فَاِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ وَقَلِّبْ تَدْبِيْرَهُمْ وَخَرِّبْ بُنْيَانَهُمْ وَبَدِّلْ اَحْوَالَهُمْ وَقَرِّبْ اٰجَالَهُمْ وَاشْغَلْهُمْ بِاَبْدَانِهِمْ وَخُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُقْتَدِرٍ يَا جَبَّارُ يَا قَهَّارُ مُنْتَقِمٌ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعِتْرَتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

ازانجملہ دعای جلیل القدر عظیم المنزلہ دعای بسم اول ہی کہ ابن طاوس رحمہ اللہ

نی بیچ مہج الدعوات کی حضرت امام حسین علیہ السلام سی روایت کی ہی اور وجہ
تسمیہ اس دعا کی یہ مشلول بیچ اوس کتاب کی جو کچھ اونہوں نی بیان کی ہی خلاصہ ترجمہ
اوسکا یہ ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتی ہین کہ ایک شب مین اپنی پدر
بزرگوار علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ہمراہ طواف خانہ کعبہ مین مشغول تہا اور
وہ شب بہت تیرہ و تاریک تہی اور سوای میری اور میری پدر بزرگوار کی اور
کوئی اوس شب کو طواف مین نہ تہا بلکہ اکثر خلائق خواب استراحت مین تہی کہ ناگاہ سنی
مینی ایک آواز نالہ و فریاد کی کہ کوئی شخص بآواز دردناک و حزین ان اشعار کو
پڑہتا ہی يَا مَنْ يُجِيبُ دُعَا الْمُضْطَرِّ فِي الظُّلَمِ + يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوَى
مَعَ السَّقَمِ ای وہ شخص کہ مستجاب کرتا ہی دعا مضطر کی بیچ شب تار کی ای دفع کرنی والی ضرر کی اور دفع کرنی والی
بلاؤن کی اور بیماری کی قَدْ نَامَ وَفْدُكَ حَوْلَ الْبَيْتِ وَانْتَبَهُوا + وَأَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ
لَمْ تَنَمِ تحقیق کہ سوگئی لوگ گرد خانہ کعبہ کی اور جاگے اور تو ای زندہ ای قائم
نہین سوئی هَبْ لِي بِجُودِكَ فَضْلَ الْعَفْوِ عَنْ جُرُمِي + يَا مَنْ أَشَارَ إِلَيْهِ الْخَلْقُ فِي
الْحَرَمِ بخش واسطی میری ساتھ سخاوت اپنی کی فضل بخشش گناہ میری ای وہ شخص کہ اشارہ کرتی ہین طرف اوسکے
خلق بیچ حرم کے إِنْ كَانَ عَفْوُكَ لَا يَرْجُوهُ ذُو سَرَفٍ + فَمَنْ يَجُودُ عَلَى الْعَاصِينَ بِالنِّعَمِ
اگر عفو تیرا ایسا ہو کہ امید کہین اوسکی صاحب اسراف پس کون شخص ہی کہ مہربانی کری اوپر گنہگارون کے
ساتھ نعمتوں کی پس حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نی حضرت امام
حسین علیہ السلام کو واسطی تلاش اوس شخص کی بہیجا پس حضرت امام حسین علیہ السلام
موجب ارشاد کی اوسکو تلاش کر کی اپنی ہمراہ خدمت بابرکت حضرت امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیہ السلام مین لائی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نی اوس سے پوچھا

کہ نام تیرا کیا ہی اوس ولی عرض کی کہ نام میرا منازل بن لاحق شیبانی ہی اور مین سابق
مین اپنی شامت نفس سی گناہ بکمال مرتبہ کیا کرتا تہا اور میرا باپ غایت مہربانی
سی مجکو نصیحت اور وعظ اور عذاب خدا سی ڈرایا کرتا تہا پس جب وہ نصیحت اور
وعظ کرتا تہا تو مین اوسکی نصیحت کو نہین مانتا تہا اور اوسکو مارا کرتا تہا حتی کہ ایک
روز کچہ روپی اوسنی اپنی گہر مین مجہسی پوشیدہ رکہی تہی کہ وہ مین واہیات مین خرچ
کرنیکو لیچلا اور اوسنی مجکو منع کیا اور چاہا کہ وہ روپی مجہسی لیلیوی مینی اوسکا ہاتہ
مڑور کر روپی چہین لی پس وہ خانہ کعبہ مین آیا اور رو رو رہا اور نماز کر کی طرف
خانہ کعبہ کیا اور اپنی ہاتہ تونکو طرف آسمانکی بلند کیا اور میری شکایت خدا سی بہت
کی اور خدا سی دعا مانگی کہ میرا ایک طرف کا بدن شل ہو جای اور رہ جائی قسم ہی
خدا کی کہ ہنوز اوسکی دعای بد میری حق مین تمام نہ ہوئی تہی کہ ایک طرف
کا بدن میرا شل ہو گیا اور رہ گیا اور جسطرحسی کہ آپ ملاحظہ فرماتی ہین خشک ہو گیا
ہی بعد اوسکی میرا باپ اپنی وطن کو چلا گیا جب یہ حال میرا ہوا تو مینی اپنی باپ
سی عذر خواہی کمال مرتبہ کی اور اوس سی استدعا کی کہ جس مقام مین تمنی میری لیی
بد دعا کی ہی اوسی مقام مین تم میری واسطی دعای خیر کہو کہ یہ بلا مجہسی دفع ہو پس
میری استدعا کو باپ نی بسبب محبت پدری کی قبول کیا حتی کہ مین اپنی باپ
کو دعای خیر کی واسطی ایک اونٹہ پر سوار کر کی ارض اقدس کو امید شفا مین جلد لیی
آتا تہا کہ ناگاہ عرض راہ مین ایک مرغ نی پرواز کی اور اوڑا اور اوسکی پرواز
اور اوڑنی سی اونٹہ بہا بپکا بہڑکا کہ باپ میرا اوسپرسی گر پڑا اور اوس صدمہ سی
انہون نی انتقال کیا اور اب درمیان خلائق کی مشہور اور ملقب ہوا ہون مین بلفظ

مبتلا ہوا بعقوق ابیہ کی یعنی بہ بلا گرفتار شد بسبب عقوق پدر اپنی کی اور یہ کہنا لوگونکا
مجکو عاق ہی اور ناگوار ہی پس حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نی اس دعا کو اوسکی لیے
لکہا اور فرمایا کہ اسی سبب اس دعا کو با وضو پڑہ اور صبح کو میری پاس آئیگا تو در ان حالیکہ
یہ بلا تجسی دفع ہوئی ہوگی اور اللہ توبہ کو تیری مقبول فرمائیگا پس حضرت سی وہ دعا کہ جو
لکہی تہی وہ شخص لیکر چلا گیا جب صبح ہوئی تو وہ شخص حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اوس
حالت سی کہ وہ بلا اوس سی دفع ہوئی تہی اور صحیح اور سالم تہا اور ہاتہ مین اوسکے
حضرت کی لکہی ہوئی دعا تہی اور وہ شخص کہتا تہا کہ یا امیرالمومنین علیہ السلام بخدا کہ یہ دعا
اسم اعظم ہی اسواسطی کہ شب گذشتہ جب لوگ سوگئی اور مسجدالحرام مین لوگونکا تردد
اور آمدرفت کم ہوئی تو مینی اپنی ہاتہ تونکو آسمان کی طرف اوٹہایا کئی دفعہ اس دعا کو پڑہا اور
بعد پڑہنی کی سو گیا پس خواب مین پیغمبر خدا کو دیکہا کہ وہ جناب اپنی دست مبارک کی تئین
میری بدن پر ملتی ہین اور پہیر کر فرماتی ہین کہ محافظت کر اسم اعظم خدا کی پس ناگاہ بیدار ہوا
ہین تو دیکہا مینی کہ سب بلائین اور عارضی عافیت کی ساتہ بدل گئی ہین خدا تمکو جزای
خیر دی یا امیرالمومنین علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا کہ اس
دعا مین اسم اعظم ہی اور پڑہنا اس دعا کا باعث اجابت دعا اور برطرف ہونی ہم وغم و
الم و کدورت کا ہی پڑہنی والی سی اور پڑہنا اس دعا کا باعث اسکا ہی کہ پڑہنی والی کا قرض
ادا ہو جاوی اور فقر سد اس بہ غنا ہووی اور گناہ اوسکی بخشی جاوین اور عیب
اوسکی پوشیدہ ہووین اور باعث امنی کا ہی شر شیطان اور سلطان سی اور اگر پڑہی
مطیع خدا اس دعا کو کوہ یعنی پہاڑ پر تو پہاڑ اپنی جگہ سی ہٹ جاوی اور اگر مردہ
پر پڑہی تو حق تعالی برکت اس دعا سی اوس مردہ کو زندہ کری اور اگر پانی پر پڑہی

تو بالی جمع ہووے حضرت امام حسینؑ فرماتے ہیں کہ اس دعا کی وہ سے نہیں ہیں بعد
سنر اور خوشی حاصل ہوئی کہ اوس بیمار کی اچھی ورت صحیح ہوگئی سقدر خوشی ہوئی جیسی کہ کبھی
میں اپنی پدر بزرگوار حضرت علی بن ابی طالبؑ سے یہ دعا کو سنا تھا اور حضرت نے فرمایا کہ اس دعا
کو با طہارت پڑھا کرے بدون طہارت اسکو نہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ یَا ھُوَ یَا مَنْ لَا یَعْلَمُ مَا ھُوَ وَلَا کَیْفَ ھُوَ وَلَا اَیْنَ ھُوَ وَلَا حَیْثُ
ھُوَ اِلَّا ھُوَ یَا ذَا الْمُلْكِ وَالْمَلَکُوْتِ یَا ذَا الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ یَا مَلِكُ یَا قُدُّوْسُ
یَا سَلَامُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُھَیْمِنُ یَا عَزِیْزُ یَا جَبَّارُ یَا مُتَکَبِّرُ یَا خَالِقُ یَا بَارِئُ
یَا مُصَوِّرُ یَا مُفِیْدُ یَا مُدَبِّرُ یَا شَدِیْدُ یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا مُبِیْدُ یَا وَدُوْدُ
یَا مَحْمُوْدُ یَا مَعْبُوْدُ یَا بَعِیْدُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ یَا رَقِیْبُ یَا حَسِیْبُ
یَا بَدِیْعُ یَا رَفِیْعُ یَا مَنِیْعُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا کَرِیْمُ یَا حَکِیْمُ
یَا قَدِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَالِمُ یَا عَظِیْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا
مُسْتَعَانُ یَا جَلِیْلُ یَا جَمِیْلُ یَا وَکِیْلُ یَا کَفِیْلُ یَا مُقِیْلُ یَا مُنِیْلُ
یَا نَبِیْلُ یَا دَلِیْلُ یَا ھَادِیْ یَا بَادِیْ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا ظَاھِرُ یَا بَاطِنُ
یَا قَائِمُ یَا دَائِمُ یَا عَالِمُ یَا حَاکِمُ یَا قَاضِیْ یَا عَادِلُ یَا فَاصِلُ یَا وَاصِلُ

يا طاهر يا مطهّر يا قادر يا مقتدر يا كبير يا متكبّر يا واحد يا احد
يا صمد يا من لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً احد ولم تكن له صاحبة
ولا ولد ولا كان معه وزير ولا اتّخذ معه مشيراً ولا احتاج الى
ظهير ولا كان معه من اله غيره لا اله الّا انت فتعاليت عمّا يقول
الظّالمون علوّاً كبيراً يا عليّ يا شامخ يا باذخ يا فتّاح يا نفّاح يا مرتاح
يا مفرّج يا ناصر يا منتصر يا مدرك يا مهلك يا منتقم يا باعث
يا وارث يا طالب يا غالب يا من لا يفوته هارب يا توّاب
يا اوّاب يا وهّاب يا مسبّب الاسباب يا مفتّح الابواب
يا من حيث ما دعي اجاب يا طهور يا شكور يا عفوّ يا غفور يا نور النّور
يا مدبّر الامور يا لطيف يا خبير يا مجير يا منير يا بصير يا نصير
يا كبير يا وتر يا فرد يا ابد يا سند يا صمد يا كافي يا شافي
يا وافي يا معافي يا محسن يا مجمل يا منعم يا مفضل يا متكرّم
يا متفرّد يا من علا فقهر يا من ملك فقدر يا من بطن فخبر
يا من عبد فشكر يا من عصي فغفر يا من لا تحويه الفكر يا من لا يدركه
بصر ولا يخفى عليه اثر يا رازق البشر يا مقدّر كلّ قدر يا عالي

الْمَکانِ یا شَدیدَ الْاَرْکانِ یا مُبَدِّلَ الزَّمانِ یا قابِلَ الْقُرْبانِ یا ذَا الْمَنِّ
وَالْاِحْسانِ یا ذَا الْعِزِّ وَالسُّلْطانِ یا رَحیمُ یا رَحْمنُ یا مَنْ هُوَ کُلَّ یَوْمٍ فی
شَأْنٍ یا مَنْ لا یَشْغَلُهُ شَأْنٌ عَنْ شَأْنٍ یا عَظیمَ الشَّأْنِ یا مَنْ هُوَ
بِکُلِّ مَکانٍ یا سامِعَ الْاَصْواتِ یا مُجیبَ الدَّعَواتِ یا مُنْجِحَ الطَّلِباتِ
یا قاضِیَ الْحاجاتِ یا مُنْزِلَ الْبَرَکاتِ یا راحِمَ الْعَبَراتِ یا مُقیلَ
الْعَثَراتِ یا کاشِفَ الْکُرُباتِ یا وَلِیَّ الْحَسَناتِ یا رافِعَ الدَّرَجاتِ
یا مُعْطِیَ الْمَسْئَلاتِ یا مُحْیِیَ الْاَمْواتِ یا جامِعَ الشَّتاتِ یا مُطَّلِعاً عَلَی السُّؤُلاتِ
النِّیّاتِ یا رادَّ ما قَدْ فاتَ یا مَنْ لا تَشْتَبِهُ عَلَیْهِ الْاَصْواتُ یا مَنْ لا
تُضْجِرُهُ الْمَسْئَلاتُ وَلا تَغْشاهُ الظُّلُماتُ یا نُورَ الْاَرْضِ وَالسَّمواتِ
یا سابِغَ النِّعَمِ یا دافِعَ النِّقَمِ یا بارِئَ النَّسَمِ یا جامِعَ الْاُمَمِ یا شافِیَ
السَّقَمِ یا خالِقَ النُّورِ وَالظُّلَمِ یا ذَا الْجُودِ وَالْکَرَمِ یا مَنْ لا یَطَأُ عَرْشَهُ
قَدَمٌ یا اَجْوَدَ الْاَجْوَدینَ یا اَکْرَمَ الْاَکْرَمینَ یا اَسْمَعَ السّامِعینَ
یا اَبْصَرَ النّاظِرینَ یا جارَ الْمُسْتَجیرینَ یا اَمانَ الْخائِفینَ یا ظَهْرَ اللّاجینَ
یا وَلِیَّ الْمُؤْمِنینَ یا غِیاثَ الْمُسْتَغیثینَ یا غایَةَ الطّالِبینَ یا صاحِبَ
کُلِّ غَریبٍ یا مُونِسَ کُلِّ وَحیدٍ یا مَلْجَأَ کُلِّ طَریدٍ یا مَأْوی کُلِّ شَریدٍ

يا حافظ كل ضالة يا راحم الشيخ الكبير يا رازق الطفل الصغير يا جابر
العظم الكسير يا فاك كل أسير يا مغني البائس الفقير يا عصمة الخائف المستجير
يا من له التدبير والتقدير يا من العسير عليه يسير يا من لا يحتاج
إلى تفسير يا من هو على كل شيء قدير يا من هو بكل شيء خبير يا من هو
بكل شيء بصير يا مرسل الرياح يا فالق الإصباح يا باعث الأرواح يا
ذا الجود والسماح يا من بيده كل مفتاح يا سامع كل صوت يا سابق
كل فوت يا محيي كل نفس بعد الموت يا عدتي في شدتي يا حافظي
في غربتي يا مونسي في وحدتي يا وليي في نعمتي يا كهفي حين تعييني المذاهب
وتسلمني الأقارب ويخذلني كل صاحب يا عماد من لا عماد له يا سند
من لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا حرز من لا حرز له يا كهف من لا
كهف له يا كنز من لا كنز له يا ركن من لا ركن له يا غياث من لا غياث له
يا جار من لا جار له يا جاري اللصيق يا ركني الوثيق يا إلهي بالتحقيق يا رب
البيت العتيق يا شفيق يا رفيق فكني من حلق المضيق واصرف عني كل هم
وغم وضيق واكفني شر ما لا أطيق وأعني على ما أطيق يا راد يوسف على
يعقوب يا كاشف ضر أيوب يا غافر ذنب داود يا رافع عيسى بن مريم

وَمُنجيهِ مِن اَيدِي اليَهُودِ يَا مُجِيبَ نِدَاءِ يُونُسَ فِي الظُّلُمَاتِ يَا مُصطَفِي
مُوسٰى بِالكَلِمَاتِ يَا مَن غَفَرَ لِاٰدَمَ خَطِيئَتَهُ وَرَفَعَ اِدرِيسَ مَكَانًا عَلِيًّا
بِرَحمَتِهِ يَا مَن نَجّٰى نُوحًا مِنَ الغَرَقِ يَا مَن اَهلَكَ عَادَ الاُولٰى وَثَمُودَ فَمَا اَبقٰى
وَقَومَ نُوحٍ مِن قَبلُ اِنَّهُم كَانُوا هُم اَظلَمَ وَاَطغٰى وَالمُؤتَفِكَةَ اَهوٰى يَا مَن
دَمَّرَ عَلٰى قَومِ لُوطٍ وَدَمدَمَ عَلٰى قَومِ شُعَيبٍ يَا مَنِ اتَّخَذَ اِبرَاهِيمَ خَلِيلًا
يَا مَنِ اتَّخَذَ مُوسٰى كَلِيمًا وَاتَّخَذَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهِ وَعَلَيهِم اَجمَعِينَ
حَبِيبًا يَا مُؤتِيَ لُقمَانَ الحِكمَةَ وَالوَاهِبَ لِسُلَيمَانَ مُلكًا لَا يَنبَغِي لِاَحَدٍ
مِن بَعدِهِ يَا مَن نَصَرَ ذَا القَرنَينِ عَلَى المُلُوكِ الجَبَابِرَةِ يَا مَن اَعطَى الخِضرَ الحَيٰوةَ
وَرَدَّ لِيُوشَعَ بنِ نُونٍ نُورَ الشَّمسِ بَعدَ غُرُوبِهَا يَا مَن رَبَطَ عَلٰى قَلبِ اُمِّ مُوسٰى
وَاَحصَنَ فَرجَ مَريَمَ ابنَتَ عِمرَانَ يَا مَن حَصَّنَ يَحيَى بنَ زَكَرِيَّا مِنَ الذَّنبِ وَسَكَّنَ
عَن مُوسٰى الغَضَبَ يَا مَن بَشَّرَ زَكَرِيَّا بِيَحيٰى يَا مَن فَدٰى اِسمٰعِيلَ مِنَ الذَّبحِ بِذِبحٍ
عَظِيمٍ يَا مَن قَبِلَ قُربَانَ هَابِيلَ وَجَعَلَ اللَّعنَةَ عَلٰى قَابِيلَ يَا هَازِمَ الاَحزَابِ
لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَاٰلِهِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى جَمِيعِ المُرسَلِينَ وَ
مَلَائِكَتِكَ المُقَرَّبِينَ وَاَهلِ طَاعَتِكَ اَجمَعِينَ وَاَسأَلُكَ بِكُلِّ مَسأَلَةٍ سَأَلَكَ
بِهَا اَحَدٌ مِمَّن رَضِيتَ عَنهُ فَحَتَمتَ لَهُ عَلَى الاِجَابَةِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَحمٰنُ

يَا رَحْمٰنُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ

وَالْاِكْرَامِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ بِهٖ اَسْأَلُكَ وَبِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ

بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ كُتُبِكَ اَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ

عِنْدَكَ وَبِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِمَا لَوْ اَنَّ مَا فِي

الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ

كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ وَاَسْأَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى الَّتِيْ نَعَتَّهَا

فِيْ كِتَابِكَ فَقُلْتَ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَقُلْتَ اُدْعُوْنِيْ

اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَقُلْتَ وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ

دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

وَقُلْتَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ

اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَا

اَسْأَلُكَ يَا اِلٰهِيْ وَاَدْعُوْكَ يَا رَبِّ وَاَرْجُوْكَ يَا سَيِّدِيْ وَاَطْمَعُ فِيْ اِجَابَتِيْ

يَا مَوْلَايَ كَمَا وَعَدْتَنِيْ وَقَدْ دَعَوْتُكَ كَمَا اَمَرْتَنِيْ فَافْعَلْ بِيْ مَا اَنْتَ

اَهْلُهٗ يَا كَرِيْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ

از انجملہ دعائی کمیل ہی کہ ابن طاؤس رحمہ اللہ نی بیچ کتاب اقبال کے روایت

کی ہی کہ کمیل بن زیاد کہتی ہین کہ ایکدن مین بیچ مسجد بصرہ کی خدمت بابرکت حضرت
امیر المومنین علیہ السلام مین حاضر تہا حضرت نے فرمایا کہ جو مرد کہ شب نیمۂ شعبان کو
احیا کری اور تمام شب بیدار رہی اور عبادت خدا کری اور دعای حضرت خضر علیہ السلام
کو اوس شب مین پڑہی البتہ دعا اوس بندیکی قبول ہوگی جب حضرت اپنی دولتسرا پر
تشریف لیکئی تورات کو حضرت کی خدمت مین گیا جب حضرت نے مجہی دیکہا تو پوچہا کہ
کس کام کو آیا ہی تو کمیل نے عرض کی یا امیر المؤمنین علیہ السلام دعای خضر کی واسطے
حضرت نے فرمایا کہ بیٹہ ای کمیل اگر پڑہی گا تو اوس دعا کو بیچ ہر شب جمعہ کی یا ہر مہینہ مین
ایکمرتبہ یا ہر سال مین ایکدفعہ یا تمام عمر مین ایکدفعہ تو کفایت شر دشمنانکی تجہی ہوگی اور
محفوظ رہیگا تو دشمنونکی شر سے اور یاری کیا جائیگا تو اور روزی دیا جائیگا تو اور البتہ
بخشا جائیگا تو ای کمیل طول صحبت اور خدمت تیری باعث اسکی ہوئی کہ ایسی نعمت اور
کرامت سی ممتاز اور سرفراز کرون مین یہ فرماکی حضرت نے فرمایا کہ لکہ حضرت نے دعا تلقین
فرمائی اور وہ دعا یہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِرَحْمَتِكَ
الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِقُوَّتِكَ الَّتِیْ قَهَرْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ وَخَضَعَ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ
وَذَلَّ لَهَا كُلُّ شَیْءٍ وَبِجَبَرُوْتِكَ الَّتِیْ غَلَبْتَ بِهَا كُلَّ شَیْءٍ وَبِعِزَّتِكَ
الَّتِیْ لَا يَقُوْمُ لَهَا شَیْءٌ وَبِعَظَمَتِكَ الَّتِیْ مَلَاَتْ كُلَّ شَیْءٍ وَبِسُلْطَانِكَ الَّذِیْ

عَلا كُلَّ شَيْءٍ وَبِوَجْهِكَ الْباقى بَعْدَ فَناءِ كُلِّ شَيْءٍ وَبِاَسْمائِكَ الَّتى مَلَاَتْ اَرْكانَ
كُلِّ شَيْءٍ وَبِعِلْمِكَ الَّذى اَحاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الَّذى اَضاءَ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ
يا نُورُ يا قُدُّوسُ يا اَوَّلَ الْاَوَّلينَ وَيا آخِرَ الْآخِرينَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىَ الذُّنُوبَ
الَّتى تَهْتِكُ الْعِصَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىَ الذُّنُوبَ الَّتى تُنْزِلُ النِّقَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىَ
الذُّنُوبَ الَّتى تُغَيِّرُ النِّعَمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىَ الذُّنُوبَ الَّتى تَحْبِسُ الدُّعاءَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىَ الذُّنُوبَ الَّتى تَقْطَعُ الرَّجاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىَ الذُّنُوبَ
الَّتى تُنْزِلُ الْبَلاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لى كُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ خَطيئَةٍ
اَخْطَاْتُها اَللّٰهُمَّ اِنّى اَتَقَرَّبُ اِلَيْكَ بِذِكْرِكَ وَاَسْتَشْفِعُ بِكَ اِلى نَفْسِكَ
وَاَسْاَلُكَ بِجُودِكَ اَنْ تُدْنِيَنى مِنْ قُرْبِكَ وَاَنْ تُوزِعَنى شُكْرَكَ وَاَنْ
تُلْهِمَنى ذِكْرَكَ اَللّٰهُمَّ اِنّى اَسْاَلُكَ سُؤالَ خاضِعٍ مُتَذَلِّلٍ خاشِعٍ اَنْ
تُسامِحَنى وَتَرْحَمَنى وَتَجْعَلَنى بِقِسْمِكَ راضِياً قانِعاً وَفى جَميعِ الْاَحْوالِ
مُتَواضِعاً اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ سُؤالَ مَنِ اشْتَدَّتْ فاقَتُهُ وَاَنْزَلَ بِكَ عِنْدَ
الشَّدائِدِ حاجَتَهُ وَعَظُمَ فيما عِنْدَكَ رَغْبَتُهُ اَللّٰهُمَّ عَظُمَ سُلْطانُكَ
وَعَلا مَكانُكَ وَخَفِىَ مَكْرُكَ وَظَهَرَ اَمْرُكَ وَغَلَبَ قَهْرُكَ وَجَرَتْ
قُدْرَتُكَ وَلا يُمْكِنُ الْفِرارُ مِنْ حُكُومَتِكَ اَللّٰهُمَّ لا اَجِدُ لِذُنُوبى غافِراً

وَلا لِقَبائِحي ساتِراً وَلا لِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِيَ القَبيحِ بِالحَسَنِ مُبَدِّلاً غَيْرَكَ لا
إِلهَ إِلاّ أَنْتَ سُبْحانَكَ وَبِحَمْدِكَ ظَلَمْتُ نَفْسي وَتَجَرَّأْتُ بِجَهْلي وَسَكَنْتُ إِلى
قَديمِ ذِكْرِكَ لي وَمَنِّكَ عَلَيَّ اَللّهُمَّ مَوْلايَ كَمْ مِنْ قَبيحٍ سَتَرْتَهُ وَكَمْ مِنْ
فادِحٍ مِنَ البَلاءِ أَقَلْتَهُ وَكَمْ مِنْ عِثارٍ وَقَيْتَهُ وَكَمْ مِنْ مَكْرُوهٍ دَفَعْتَهُ وَكَمْ مِنْ
ثَناءٍ جَميلٍ لَسْتُ أَهْلاً لَهُ نَشَرْتَهُ اَللّهُمَّ عَظُمَ بَلائي وَأَفْرَطَ بي سُوءُ حالي وَ
قَصُرَتْ بي أَعْمالي وَقَعَدَتْ بي أَغْلالي وَحَبَسَني عَنْ نَفْعي بُعْدُ آمالي وَخَدَعَتْني
الدُّنْيا بِغُرُورِها وَنَفْسي بِجِنايَتِها وَمِطالي يا سَيِّدي فَأَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ
أَنْ لا يَحْجُبَ عَنْكَ دُعائي سُوءُ عَمَلي وَفِعالي وَلا تَفْضَحْني بِخَفِيِّ مَا اطَّلَعْتَ
عَلَيْهِ مِنْ سِرّي وَلا تُعاجِلْني بِالعُقُوبَةِ عَلى ما عَمِلْتُهُ في خَلَواتي مِنْ سُوءِ
فِعْلي وَإِساءَتي وَدَوامِ تَفْريطي وَجَهالَتي وَكَثْرَةِ شَهَواتي وَغَفْلَتي وَكُنِ اللّهُمَّ
بِعِزَّتِكَ لي فِي الأَحْوالِ كُلِّها رَؤُوفاً وَعَلَيَّ في جَميعِ الأُمُورِ عَطُوفاً إِلهي وَرَبّي
مَنْ لي غَيْرُكَ أَسْأَلُهُ كَشْفَ ضُرّي وَالنَّظَرَ في أَمْري إِلهي وَمَوْلايَ
أَجْرَيْتَ عَلَيَّ حُكْماً اتَّبَعْتُ فيهِ هَوى نَفْسي وَلَمْ أَحْتَرِسْ فيهِ مِنْ تَزْيينِ
عَدُوّي فَغَرَّني بِما أَهْوى وَأَسْعَدَهُ عَلى ذلِكَ القَضاءُ فَتَجاوَزْتُ بِما
جَرى عَلَيَّ مِنْ ذلِكَ بَعْضَ حُدُودِكَ وَخالَفْتُ بَعْضَ أَوامِرِكَ فَلَكَ الحَمْدُ

عليّ في جميع ذلك ولا حجّتي فيما جرى عليّ فيه قضاؤك والزمني حكمك
وبلاؤك وقد اتيتك يا الهي بعد تقصيري واسرافي على نفسي معتذرا
نادما منكسرا مستقيلا مستغفرا منيبا مقرّا مذعنا معترفا لا اجد مفرّا
ممّا كان منّي ولا مفزعا اتوجّه اليه في امري غير قبولك عذري
وادخالك ايّاي في سعة من رحمتك اللّهمّ فاقبل عذري وارحم شدّة
ضرّي وفكّني من شدّ وثاقي يا ربّ ارحم ضعف بدني ورقّة جلدي ودقّة عظمي
يا من بدأ خلقي وذكري وتربيتي وبرّي وتغذيتي هبني لابتداء كرمك
وسالف برّك بي يا الهي وسيّدي اتراك معذّبي بنارك بعد توحيدك
وبعد ما انطوى عليه قلبي من معرفتك ولهج به لساني من ذكرك واعتقده
ضميري من حبّك وبعد صدق اعترافي ودعائي خاضعا لربوبيّتك هيهات
انت اكرم من ان تضيّع من ربّيته او تبعد من ادنيته او تشرّد من
اويته او تسلّم الى البلاء من كفيته ورحمته وليت شعري يا سيّدي
والهي ومولاي اتسلّط النّار على وجوه خرّت لعظمتك ساجدة
وعلى السن نطقت بتوحيدك صادقة وبشكرك مادحة وعلى قلوب
اعترفت بالهيّتك محقّقة وعلى ضمائر حوت من العلم بك حتّى صارت

خاشعة وعلى جوارح سعت الى اوطان تعبدك طائعة واشارت
باستغفارك مذعنة ما هكذا الظن بك ولا اخبرنا بفضلك عنك
يا كريم يا رب وانت تعلم ضعفى عن قليل من بلاء الدنيا وعقوباتها
وما يجرى فيها من المكاره على اهلها على ان ذلك بلاء ومكروه قليل مكثه يسير بقاؤه
قصير مدته فكيف احتمالى لبلاء الآخرة وجليل وقوع المكاره فيها وهو بلاء تطول مدته ويدوم
مقامه ولا يخفف عن اهله لانه لا يكون الا عن غضبك وانتقامك
وسخطك وهذا ما لا تقوم له السموات والارض يا سيدى فكيف
بى وانا عبدك الضعيف الذليل الحقير المسكين المستكين يا الهى
وربى وسيدى ومولاى لاى الامور اليك اشكو ولما منها اضج
وابكى لاليم العذاب وشدته او لطول البلاء ومدته فلئن صيرتنى
فى العقوبات مع اعدائك وجمعت بينى وبين اهل بلائك وفرقت
بينى وبين احبائك واوليائك فهبنى يا الهى وسيدى وربى صبرت
على عذابك فكيف اصبر على فراقك وهبنى صبرت على نارك فكيف
اصبر عن النظر الى كرامتك ام كيف اسكن فى النار ورجائى عفوك
فبعزتك يا سيدى ومولاى اقسم صادقا لئن تركتنى ناطقا لاضجن

إِلَيْكَ بَيْنَ أَهْلِهَا ضَجِيجَ الْآمِلِينَ وَلَأَصْرُخَنَّ إِلَيْكَ صُرَاخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ
وَلَأَبْكِيَنَّ عَلَيْكَ بُكَاءَ الْفَاقِدِينَ وَلَأُنَادِيَنَّكَ أَيْنَ كُنْتَ يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ يَا غَايَةَ آمَالِ
الْعَارِفِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا حَبِيبَ قُلُوبِ الصَّادِقِينَ وَيَا إِلٰهَ الْعَالَمِينَ
أَفَتُرَاكَ سُبْحَانَكَ يَا إِلٰهِي وَبِحَمْدِكَ تَسْمَعُ فِيهَا صَوْتَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ سُجِرَ سجن
فِيهَا بِمُخَالَفَتِهِ وَذَاقَ طَعْمَ عَذَابِهَا بِمَعْصِيَتِهِ وَحُبِسَ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا بِجُرْمِهِ
وَجَرِيرَتِهِ وَهُوَ يَضِجُّ إِلَيْكَ ضَجِيجَ مُؤَمِّلٍ لِرَحْمَتِكَ وَيُنَادِيكَ بِلِسَانِ أَهْلِ
تَوْحِيدِكَ وَيَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِرُبُوبِيَّتِكَ يَا مَوْلَايَ فَكَيْفَ يَبْقَى فِي
الْعَذَابِ وَهُوَ يَرْجُو مَا سَلَفَ مِنْ حِلْمِكَ وَرَأْفَتِكَ وَرَحْمَتِكَ أَمْ كَيْفَ
تُؤْلِمُهُ النَّارُ وَهُوَ يَأْمُلُ فَضْلَكَ وَرَحْمَتَكَ أَمْ كَيْفَ يُحْرِقُهُ لَهِيبُهَا
وَأَنْتَ تَسْمَعُ صَوْتَهُ وَتَرَى مَكَانَهُ أَمْ كَيْفَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهِ زَفِيرُهَا وَأَنْتَ
تَعْلَمُ ضَعْفَهُ أَمْ كَيْفَ يَتَقَلْقَلُ بَيْنَ أَطْبَاقِهَا وَأَنْتَ تَعْلَمُ صِدْقَهُ أَمْ كَيْفَ صدقه
تَزْجُرُهُ زَبَانِيَتُهَا وَهُوَ يُنَادِيكَ يَا رَبَّهُ أَمْ كَيْفَ يَرْجُو فَضْلَكَ فِي عِتْقِهِ مِنْهَا
فَتَتْرُكُهُ فِيهَا هَيْهَاتَ مَا ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ وَلَا الْمَعْرُوفُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا
مُشْبِهٌ لِمَا عَامَلْتَ بِهِ الْمُوَحِّدِينَ مِنْ بِرِّكَ وَإِحْسَانِكَ فَبِالْيَقِينِ أَقْطَعُ
لَوْلَا مَا حَكَمْتَ بِهِ مِنْ تَعْذِيبِ جَاحِدِيكَ وَقَضَيْتَ بِهِ مِنْ إِخْلَادِ مُعَانِدِيكَ

لَجَعَلْتَ النَّارَ كُلَّهَا بَرْدًا وَسَلَامًا وَمَا كَانَتْ لِأَحَدٍ فِيهَا مَقَرًّا وَلَا مُقَامًا لٰكِنَّكَ
تَقَدَّسَتْ أَسْمَاؤُكَ أَقْسَمْتَ أَنْ تَمْلَأَهَا مِنَ الْكَافِرِينَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ
أَجْمَعِينَ وَأَنْ تُخَلِّدَ فِيهَا الْمُعَانِدِينَ وَأَنْتَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ قُلْتَ مُبْتَدِئًا
وَتَطَوَّلْتَ بِالْإِنْعَامِ مُتَكَرِّمًا أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا
لَا يَسْتَوُونَ إِلٰهِي وَسَيِّدِي فَأَسْأَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِي قَدَّرْتَهَا وَبِالْقَضِيَّةِ
الَّتِي حَتَمْتَهَا وَحَكَمْتَهَا وَغَلَبْتَ مَنْ عَلَيْهِ أَجْرَيْتَهَا أَنْ تَهَبَ لِي فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ
وَفِي هٰذِهِ السَّاعَةِ كُلَّ جُرْمٍ أَجْرَمْتُهُ وَكُلَّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ وَكُلَّ قَبِيحٍ
أَسْرَرْتُهُ وَكُلَّ جَهْلٍ عَمِلْتُهُ كَتَمْتُهُ أَوْ أَعْلَنْتُهُ أَخْفَيْتُهُ أَوْ أَظْهَرْتُهُ وَكُلَّ
سَيِّئَةٍ أَمَرْتَ بِإِثْبَاتِهَا الْكِرَامَ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ وَكَّلْتَهُمْ بِحِفْظِ مَا يَكُونُ
مِنِّي وَجَعَلْتَهُمْ شُهُودًا عَلَيَّ مَعَ جَوَارِحِي وَكُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيَّ مِنْ
وَرَائِهِمْ وَالشَّاهِدَ لِمَا خَفِيَ عَنْهُمْ وَبِرَحْمَتِكَ أَخْفَيْتَهُ وَبِفَضْلِكَ سَتَرْتَهُ
وَأَنْ تُوَفِّرَ حَظِّي مِنْ كُلِّ خَيْرٍ تُنْزِلُهُ أَوْ إِحْسَانٍ تُفَضِّلُهُ أَوْ بِرٍّ تَنْشُرُهُ
أَوْ رِزْقٍ تَبْسُطُهُ أَوْ ذَنْبٍ تَغْفِرُهُ أَوْ خَطَإٍ تَسْتُرُهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ إِلٰهِي
وَسَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَمَالِكَ رِقِّي يَا مَنْ بِيَدِهِ نَاصِيَتِي يَا عَلِيمًا بِضُرِّي
وَمَسْكَنَتِي يَا خَبِيرًا بِفَقْرِي وَفَاقَتِي يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِحَقِّكَ

وقدسك واعظم صفاتك واسمائك ان تجعل اوقاتي في الليل
والنهار بذكرك معمورة وبخدمتك موصولة واعمالي عندك
مقبولة حتى تكون اعمالي واورادي كلها وردا واحدا وحالي
في خدمتك سرمدا يا سيدي يا من عليه معولي يا من اليه شكوت
احوالي يا رب يا رب يا رب قو على خدمتك جوارحي واشدد
على العزيمة جوانحي وهب لي الجد في خشيتك والدوام في الاتصال
بخدمتك حتى اسرح اليك في ميادين السابقين واسرع اليك في
المبادرين واشتاق الى قربك في المشتاقين وادنو منك دنو المخلصين
واخافك مخافة الموقنين واجتمع في جوارك مع المؤمنين اللهم
ومن ارادني بسوء فارده ومن كادني فكده واجعلني من احسن عبيدك
نصيبا عندك واقربهم منزلة منك واخصهم زلفة لديك فانه لا ينال
ذلك الا بفضلك وجد لي بجودك واعطف علي بمجدك واحفظني برحمتك
واجعل لساني بذكرك لهجا وقلبي بحبك متيما ومن علي بحسن اجابتك
واقلني عثرتي واغفر لي زلتي فانك قضيت على عبادك بعبادتك
وامرتهم بدعائك وضمنت لهم الاجابة فاليك يا رب نصبت وجهي

وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ مُدَّتْ يَدِي فَبِعِزَّتِكَ اسْتَجِبْ لِي دُعَائِي وَبَلِّغْنِي
مُنَايَ وَلَا تَقْطَعْ مِنْ فَضْلِكَ رَجَائِي وَاكْفِنِي شَرَّ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ
مِنْ أَعْدَائِي يَا سَرِيعَ الرِّضَا اغْفِرْ لِمَنْ لَا يَمْلِكُ إِلَّا الدُّعَاءَ فَإِنَّكَ فَعَّالٌ
لِمَا تَشَاءُ يَا مَنِ اسْمُهُ دَوَاءٌ وَذِكْرُهُ شِفَاءٌ وَطَاعَتُهُ غِنًى ارْحَمْ مَنْ رَأْسُ
مَالِهِ الرَّجَاءُ وَسِلَاحُهُ الْبُكَاءُ يَا سَابِغَ النِّعَمِ يَا دَافِعَ النِّقَمِ يَا نُورَ الْمُسْتَوْحِشِينَ
فِي الظُّلَمِ يَا عَالِمًا لَا يُعَلَّمُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَافْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَصَلَّى اللهُ
عَلَى رَسُولِهِ وَالْأَئِمَّةِ الْمَيَامِينَ مِنْ آلِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا ازانجملہ دعای جوشن
کبیر ہی کہ بیچ مصباح کفعمی کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سی روایت کی ہی
اور حضرت امام زین العابدین عہ نی اپنی پدر بزرگوار امام حسین عہ سی اور اونہون نی حضرت
امیر عہ اور حضرت امیر نی پیغمبر خدا صلعم سے اور پیغمبر خدا صلعم نی جبرئیل امین سی روایت
کی ہی اور فضائل و خواص بیشمار اوس روایت مین پڑہنی والی کی لیی اور ہمراہ رکہنی
والی کے لیی نقل کیی ہین کہ یہ رسالہ کسیطرح اوسکی گنجایش نہین رکہتا مگر واسطی ترغیب
مومنین کے بعض اسناد اوس دعای جلیل القدر کے اس مقام مین بیان کیی جاتی ہیں
چنانچہ صاحب تحفۃ النجاۃ عباسی نے اسطرح اسناد اس دعا کی بیان کی ہی کہ روایت
کی ہی جناب السید الساجدین امام زین العابدین علیہ السلام نی اپنی پدر بزرگوار امام حسین عہ سے

اور اون جناب نے علی بن ابیطالب عسی کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے
کہ وہ جناب بعضی جنگہای مخوف مین جوشن یعنی زرہ گران اور وزنی پہنی تہی کہ اوسکی
گرانی وزن سی صدمہ حضرت کی جسم شریف پر پہونچتا تہا پس جبرئیل امین نازل ہوئی اور
کہا یا محمد صلعم پروردگار تیری نے تجکو سلام فرمایا ہی اور ارشاد کیا ہی کہ یہ جوشن یعنی زرہ
گران اوتار ڈالو اور اس دعا کو پڑہو کہ یہ دعا امان ہی اور حفاظت مین رکہنی والی ہی
تمکو اور تمہاری امت کو پس جو کوئی کہ اس دعا کو گہر سی نکلنی کے وقت پڑہی یا اپنی پاس
رکہی حفاظت کریگا خدا اوسکی ہر بلا سی اور اپنی اوپر اوسکی حق کو لازم اور واجب کریگا
اور اوس شخص کو توفیق نیک کاموںکی دیگا اور ثواب اوسکا مثل ثواب اوس شخص کے ہی
کہ جسنی چاروں کتابین آسمانی پڑہی ہوں اور پڑہنی والیکو عوض ہر حرف کے بہشت مین
ایک عورت اور دو گہر حقتعالی عطا کریگا اور ملیگا قاری دعا کو ثواب حضرت ابراہیم و موسے
و عیسیٰ و ثواب اون گروہ بندگان خدا کا کہ جو پشت مغرب مین بیچ ایسی شہر کے رہتی ہین کہ
وہاں چالیس دن تک آفتاب غروب نہین ہوتا یعنی چالیس روز کا دن ہوتا ہی اور وہ بندے
عبادت خدا مین اسقدر مشغول ہین کہ بسبب خوف خدا کی روتے روتی پوست اونکی بوسیدہ
ہو گئی ہین اور بقدر چشم زدن خلاف حکم خدا کی نہین کرستے اور ملیگا قاری دعا کو ثواب
ستر ہزار فرشتوں کا، فرشتے کہ جو ہر روز داخل ہوتی ہین بیت المعمور مین اور چلی آتی ہین
اور جو فرشتی کہ ایک دفعہ ہو آتی ہین وہ پہر کبہی وہاں نہین جاتی اسیطرح ستر ہزار فرشتی
روز جایا کرتے ہین اور اسیطرح چلی جاینگی قیامت تک اور ملیگا پڑہنی والیکو ثواب جمیع مومنین
اور مومنات کا جسدن سی خدا نی اونکو پیدا کیا ہی قیامت تک اور جس گہر مین یہ دعا ہو
وہ گہر آتش زدگی سی محفوظ رہی اور چوری سی بچا رہی اور جو کوئی اس دعا کو بہ نیت خالص کی

جس مریض پر کہ چاہی خواہ صاحب جنون پر خواہ جذام و برص والی پر پڑہی بحکم خدا اور
مریض کو شفا ہوا اور جو کوئی اپنی کفن پر اس دعا کو لکھوا وی تو شرم کرتا ہی خدا اس بات سے
کہ اوسپر عذاب کری آتش جہنم سی اور یہ دعا لکھی گئی ہی اوپر قوائم عرش کے دنیا کے
خلقت سی پچاس ہزار برس قبل اور جو کوئی اس دعا کو بہ نیت خالص اول ماہ رمضان مین
پڑہی خدائی عزوجل شب قدر اوسکو روزی کری اور پیدا کری واسطے اوسکی ستر ہزار فرشتے
کہ وہ تسبیح اور تقدیس خدا کی کرینگے اور ثواب اوسکا واسطی پڑہنی والیکی لکھا جائیگا اور
ہنگام خروج کے قبر سی خدا ستر ہزار فرشتے بہیجیگا کہ ہر فرشتی کے ساتہ ایک اونٹ نور کا
ہوگا کہ شکم اوس اونٹ کا مروارید سی ہوگا اور پشت اوسکی زبرجد سی اور ہاتہ اور پاؤن اوسکے
یاقوت سی ہونگی اور ہر ایک اونٹ پر قبہ ہوگا نور سے کہ اوسمین چار در ہونگی اور ہر در مین
پردہ سندس و استبرق بہشت کا اویزان ہوگا اور ہر قبہ مین ہزار کنیز کہ ہر ایک کے سر پر ایک
تاج طلائی ہوگا اور اونکی بدنسی بوئی مشک مشام قاری دعا مین پہونچیگی اور بعد اوسکی
ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کے ہاتہ مین ایک جام ہوگا مروارید سفید کا کہ اوسمین پینی کے
چیز ہوگی بہشت کے چیزونمین سے اور اوس جام پر لکہا ہوگا لا الہ الا اللہ وحدہ لا
شریک لہ یہ ہدیہ ہی جانب خدای عزوجل سے واسطی فلان بن فلان کے اور ندا کریگا
اوسکو خدائی عزوجل کہ ای بندی میری داخل بہشت ہو بحساب اور جو کوئی اس دعا کو رمضان
المبارک مین تین مرتبہ پڑہی خدا آتش دوزخ کو اوسپر حرام کری اور بہشت کو اوسپر
واجب کری اور موکل و مقرر کری واسطے اوسکی دو فرشتی کہ نگاہبانی کرین اوسکی گناہان
کبیرہ سی اور وہ امان خدا مین رہی اور اپنی تمام عمر ای محمد تعلیم نکرنا اس دعا کو مگر مومن
پرہیزگار کے تئین اور حضرت ابی عبد اللہ الحسین علیہ السلام سی روایت ہی کہ اونحضرت

فرمایا کہ وصیت کی میری باپ علی ابن ابیطالب نی مجکو کہ حفاظت کرو اور تعظیم کرو اس دعا کی

اور لکہو اس دعا کو میری کفن پر اور تعلیم کرو تئین اس دعا کو اپنی اہل کے تئین اور ترغیب

دون مین اوسکی اور اس دعا مین ہزار اسم ہین اور اس دعا مین اسم اعظم ہی اور سو

فصلین ہین کہ ہر ایک فصل شتمل ہی اوپر دس اسمون سکے اور آخر مین ہر ایک فصل کے یہ دعا پڑہنا چاہیے

فصل اول سُبْحَانَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ يَا رَبِّ فقرہ اولی

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا كَرِيْمُ يَا مُقِيْمُ يَا عَظِيْمُ يَا قَدِيْمُ

يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا حَكِيْمُ فصل دوم يَا سَيِّدَ السَّادَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ

يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا غَافِرَ الْخَطِيْئَاتِ يَا مُعْطِيَ الْمَسْئَلَاتِ

يَا قَابِلَ التَّوْبَاتِ يَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّاتِ يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ

فصل سوم يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْفَاتِحِيْنَ يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْحَاكِمِيْنَ يَا خَيْرَ الرَّازِقِيْنَ يَا

خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا خَيْرَ الْحَامِدِيْنَ يَا خَيْرَ الذَّاكِرِيْنَ يَا خَيْرَ الْمُنْزِلِيْنَ يَا خَيْرَ

الْمُحْسِنِيْنَ فصل چہارم يَا مَنْ لَهُ الْعِزَّةُ وَالْجَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْقُدْرَةُ

وَالْكَمَالُ يَا مَنْ لَهُ الْمُلْكُ وَالْجَلَالُ يَا هُوَ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ يَا مُنْشِئَ السَّحَابِ

الثِّقَالِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ يَا مَنْ هُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ يَا مَنْ هُوَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ يَا مَنْ هُوَ عِنْدَهُ اُمُّ الْكِتَابِ فصل پنجم اَللّٰهُمَّ

اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا دَيَّانُ يَا بُرْهَانُ يَا سُلْطَانُ يَا
رِضْوَانُ يَا غُفْرَانُ يَا سُبْحَانُ يَا مُسْتَعَانُ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْبَيَانِ فصل ششم ، الاَمَانِ
يَا مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهٖ يَا مَنِ اسْتَسْلَمَ كُلُّ شَيْءٍ لِقُدْرَتِهٖ يَا مَنْ ذَلَّ
كُلُّ شَيْءٍ لِعِزَّتِهٖ يَا مَنْ خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهٖ يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ
مِنْ خَشْيَتِهٖ يَا مَنْ تَشَقَّقَتِ الْجِبَالُ مِنْ مَخَافَتِهٖ يَا مَنْ قَامَتِ السَّمٰوٰتُ
بِاَمْرِهٖ يَا مَنِ اسْتَقَرَّتِ الْاَرَضُوْنَ بِاِذْنِهٖ يَا مَنْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ
يَا مَنْ لَا يَعْتَدِيْ عَلٰى اَهْلِ مَمْلَكَتِهٖ فصل هفتم يَا غَافِرَ الْخَطَايَا يَا كَاشِفَ
الْبَلَايَا يَا مُنْتَهَى الرَّجَايَا يَا مُجْزِلَ الْعَطَايَا يَا وَاهِبَ الْهَدَايَا يَا
رَازِقَ الْبَرَايَا يَا قَاضِيَ الْمَنَايَا يَا سَامِعَ الشَّكَايَا يَا بَاعِثَ الْبَرَايَا
يَا مُطْلِقَ الْاُسَارٰى فصل هشتم يَا ذَا الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ يَا ذَا الْفَخْرِ وَالْبَهَاءِ
يَا ذَا الْمَجْدِ وَالسَّنَاءِ يَا ذَا الْعَهْدِ وَالْوَفَاءِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالرِّضَاءِ يَا ذَا
الْمَنِّ وَالْعَطَاءِ يَا ذَا الْفَصْلِ وَالْقَضَاءِ يَا ذَا الْعِزِّ وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالسَّخَاءِ
يَا ذَا الْآلَاءِ وَالنَّعْمَاءِ فصل نهم اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مَانِعُ يَا دَافِعُ يَا رَافِعُ
يَا صَانِعُ يَا نَافِعُ يَا سَامِعُ يَا جَامِعُ يَا شَافِعُ يَا وَاسِعُ يَا مُوَسِّعُ فصل دهم يَا صَانِعَ كُلِّ مَصْنُوْعٍ
يَا خَالِقَ كُلِّ مَخْلُوْقٍ يَا رَازِقَ كُلِّ مَرْزُوْقٍ يَا مَالِكَ كُلِّ مَمْلُوْكٍ يَا كَاشِفَ

كُلِّ مَكْرُوْبٍ يَا فَارِجَ كُلِّ مَهْمُوْمٍ يَا رَاحِمَ كُلِّ مَرْحُوْمٍ يَا نَاصِرَ كُلِّ مَخْذُوْلٍ يَا سَاتِرَ كُلِّ مَعْيُوْبٍ يَا مَلْجَأَ كُلِّ مَطْرُوْدٍ **فصل یازدہم** يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ شِدَّتِيْ يَا رَجَائِيْ عِنْدَ مُصِيْبَتِيْ يَا مُوْنِسِيْ عِنْدَ وَحْشَتِيْ يَا صَاحِبِيْ عِنْدَ غُرْبَتِيْ يَا وَلِيِّيْ عِنْدَ نِعْمَتِيْ يَا غِيَاثِيْ عِنْدَ كُرْبَتِيْ يَا دَلِيْلِيْ عِنْدَ حَيْرَتِيْ يَا غِنَائِيْ عِنْدَ افْتِقَارِيْ يَا مَلْجَئِيْ عِنْدَ اضْطِرَارِيْ يَا مُعِيْنِيْ عِنْدَ مَفْزَعِيْ **فصل دوازدہم** يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ يَا غَفَّارَ الذُّنُوْبِ يَا سَتَّارَ الْعُيُوْبِ يَا كَاشِفَ الْكُرُوْبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ يَا طَبِيْبَ الْقُلُوْبِ يَا مُنَوِّرَ الْقُلُوْبِ يَا اَنِيْسَ الْقُلُوْبِ يَا مُفَرِّجَ الْهُمُوْمِ يَا مُنَفِّسَ الْغُمُوْمِ **فصل سیزدہم** اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا جَلِيْلُ يَا جَمِيْلُ يَا وَكِيْلُ يَا كَفِيْلُ يَا دَلِيْلُ يَا قَبِيْلُ يَا مُدِيْلُ يَا مُنِيْلُ يَا مُقِيْلُ يَا مُحِيْلُ **فصل چہاردہم** يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عَوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا رَاحِمَ الْمَسَاكِيْنَ يَا مَلْجَأَ الْعَاصِيْنَ يَا غَافِرَ الْمُذْنِبِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ **فصل پانزدہم** يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ يَا ذَا الْفَضْلِ وَالْاِمْتِنَانِ يَا ذَا الْاَمْنِ وَالْاَمَانِ يَا ذَا الْقُدْسِ وَالسُّبْحَانِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ وَالْبَيَانِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ وَالرِّضْوَانِ يَا ذَا الْحُجَّةِ وَالْبُرْهَانِ يَا ذَا الْعَظَمَةِ

وَالسُّلْطَانِ يَا ذَا الرَّأْفَةِ وَالْمُسْتَعَانِ يَا ذَا الْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ **فصل شانزدہم**
يَا مَنْ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ إِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ
صَانِعُ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ
فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ عَالِمٌ بِكُلِّ شَيْءٍ يَا مَنْ هُوَ قَادِرٌ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
يَا مَنْ هُوَ يَبْقَى وَيَفْنَى كُلُّ شَيْءٍ **فصل ہفدہم** اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ
يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا مُكَوِّنُ يَا مُلَقِّنُ يَا مُبَيِّنُ يَا مُهَوِّنُ يَا مُمَكِّنُ يَا مُزَيِّنُ
يَا مُعْلِنُ يَا مُقَسِّمُ **فصل ہجدہم** يَا مَنْ هُوَ فِي مُلْكِهِ مُقِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي
سُلْطَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي جَلَالِهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ عَلَى عِبَادِهِ رَحِيمٌ
يَا مَنْ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ
كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي صُنْعِهِ حَكِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ لَطِيفٌ يَا مَنْ هُوَ
فِي لُطْفِهِ قَدِيمٌ **فصل نوزدہم** يَا مَنْ لَا يُرْجَى إِلَّا فَضْلُهُ يَا مَنْ لَا يُسْأَلُ
إِلَّا عَفْوُهُ يَا مَنْ لَا يُنْظَرُ إِلَّا بِرُّهُ يَا مَنْ لَا يُخَافُ إِلَّا عَدْلُهُ يَا مَنْ لَا يَدُومُ
إِلَّا مُلْكُهُ يَا مَنْ لَا سُلْطَانَ إِلَّا سُلْطَانُهُ يَا مَنْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَتُهُ
يَا مَنْ سَبَقَتْ رَحْمَتُهُ غَضَبَهُ يَا مَنْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمُهُ يَا مَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِثْلَهُ
فصل بیستم يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا غَافِرَ الذَّنْبِ يَا قَابِلَ التَّوْبِ

يَا خَالِقَ الْخَلْقِ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ يَا مُوفِيَ الْعَهْدِ يَا عَالِمَ السِّرِّ يَا فَالِقَ الْحَبِّ
يَا رَازِقَ الْأَنَامِ **فصل بیست و یکم** اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا عَلِيُّ
يَا وَفِيُّ يَا غَنِيُّ يَا مَلِيُّ يَا حَفِيُّ يَا رَضِيُّ يَا زَكِيُّ يَا بَدِيُّ يَا قَوِيُّ يَا وَلِيُّ
فصل بیست و دوم يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ يَا مَنْ سَتَرَ الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَمْ يُؤَاخِذْ
بِالْجَرِيرَةِ يَا مَنْ لَمْ يَهْتِكِ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَنِّ
الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى
فصل بیست و سوم يَا ذَا النِّعْمَةِ السَّابِغَةِ يَا ذَا الرَّحْمَةِ الْوَاسِعَةِ يَا
ذَا الْمِنَّةِ السَّابِقَةِ يَا ذَا الْحِكْمَةِ الْبَالِغَةِ يَا ذَا الْقُدْرَةِ الْكَامِلَةِ يَا ذَا الْحُجَّةِ
الْقَاطِعَةِ يَا ذَا الْكَرَامَةِ الظَّاهِرَةِ يَا ذَا الْعِزَّةِ الدَّائِمَةِ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينَةِ
يَا ذَا الْعَظَمَةِ الْمَنِيعَةِ **فصل بیست و چهارم** يَا بَدِيعَ السَّمٰوَاتِ يَا جَاعِلَ الظُّلُمَاتِ
يَا رَاحِمَ الْعَبَرَاتِ يَا مُقِيلَ الْعَثَرَاتِ يَا سَاتِرَ الْعَوْرَاتِ يَا مُحْيِيَ الْأَمْوَاتِ
يَا مُنْزِلَ الْآيَاتِ يَا مُضَعِّفَ الْحَسَنَاتِ يَا مَاحِيَ السَّيِّئَاتِ يَا شَدِيدَ
النَّقِمَاتِ **فصل بیست و پنجم** اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُصَوِّرُ يَا مُقَدِّرُ
يَا مُدَبِّرُ يَا مُطَهِّرُ يَا مُنَوِّرُ يَا مُيَسِّرُ يَا مُبَشِّرُ يَا مُنْذِرُ يَا مُقَدِّمُ يَا مُؤَخِّرُ
فصل بیست و ششم يَا رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الشَّهْرِ الْحَرَامِ يَا رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ

يا ربّ الرّكن والمقام يا ربّ المشعر الحرام يا ربّ المسجد الحرام يا ربّ
الحلّ والحرام يا ربّ النّور والظّلام يا ربّ التّحيّة والسّلام يا ربّ
القدرة في الأنام فصل بيست وهفتم يا احكم الحاكمين يا اعدل العادلين
يا اصدق الصّادقين يا اطهر الطّاهرين يا احسن الخالقين يا اسرع
الحاسبين يا اسمع السّامعين يا ابصر النّاظرين يا اشفع الشّافعين
يا اكرم الاكرمين فصل بيست وهشتم يا عماد من لا عماد له يا سند من
لا سند له يا ذخر من لا ذخر له يا حرز من لا حرز له يا غياث
من لا غياث له يا فخر من لا فخر له يا عزّ من لا عزّ له يا معين
من لا معين له يا انيس من لا انيس له يا امان من لا امان له
فصل بيست ونهم اللّهمّ انّي اسئلك باسمك يا عاصم يا قائم يا دائم
يا راحم يا سالم يا حاكم يا عالم يا قاسم يا قابض يا باسط فصل
سی ام يا عاصم من استعصمه يا راحم من استرحمه يا غافر من استغفره
يا ناصر من استنصره يا حافظ من استحفظه يا مكرم من استكرمه
يا مرشد من استرشده يا صريخ من استصرخه يا معين من استعانه
يا مغيث من استغاثه فصل سی ويكم يا عزيزا لا يضام يا لطيفا لا يرام يا قيّوما

لا ینام یا دائماً لا یفوت یا حیّاً لا یموت یا ملکاً لا یزول یا باقیاً
لا یفنی یا عالماً لا یجهل یا صمداً لا یطعم یا قویّاً لا یضعف فصل سی و
دوم اللّٰهمّ انّی اسئلک باسمک یا احد یا واحد یا شاهد یا ماجد
یا حامد یا راشد یا باعث یا وارث یا ضارّ یا نافع فصل سی سوم
یا اعظم من کلّ عظیم یا اکرم من کلّ کریم یا ارحم من کلّ رحیم
یا اعلم من کلّ علیم یا احکم من کلّ حکیم یا اقدم من کلّ قدیم یا اکبر
من کلّ کبیر یا الطف من کلّ لطیف یا اجلّ من کلّ جلیل یا اعزّ
من کلّ عزیز فصل سی و چهارم یا کریم الصّفح یا عظیم المنّ یا کثیر
الخیر یا قدیم الفضل یا دائم اللّطف یا لطیف الصّنع یا منفّس الکرب
یا کاشف الضّرّ یا مالک الملک یا قاضی الحقّ فصل سی و پنجم یا من هو فی
عهده وفیّ یا من هو فی وفائه قویّ یا من هو فی قوّته علیّ یا من هو
فی علوّه قریب یا من هو فی قربه لطیف یا من هو فی لطفه شریف
یا من هو فی شرفه عزیز یا من هو فی عزّه عظیم یا من هو فی عظمته
مجید یا من هو فی مجده حمید فصل سی و ششم اللّٰهمّ انّی اسئلک
باسمک یا کافی یا شافی یا وافی یا معافی یا هادی یا داعی یا قاضی یا راضی

يا عالي يا باقي **فصل سی و ہفتم** يا من كل شيء خاضع له يا من كل شيء خاشع له يا
من كل شيء كائن له يا من كل شيء موجود به يا من كل شيء منيب
إليه يا من كل شيء خائف منه يا من كل شيء قائم به يا من كل شيء صائر
إليه يا من كل شيء يسبح بحمده يا من كل شيء هالك إلا وجهه **فصل سی و ہشتم**
يا من لا مفر إلا إليه يا من لا مفزع إلا إليه يا من لا مقصد إلا إليه يا
من لا منجى منه إلا إليه يا من لا يرغب إلا إليه يا من لا حول ولا قوة إلا به
يا من لا يستعان إلا به يا من لا يتوكل إلا عليه يا من لا يرجى إلا هو يا من
لا يعبد إلا إياه **فصل سی و نہم** يا خير المرهوبين يا خير المرغوبين يا خير المطلوبين
يا خير المسؤولين يا خير المقصودين يا خير المذكورين يا خير المشكورين
يا خير المحبوبين يا خير المدعوين يا خير المستأنسين **فصل چہلم** اللهم
إني أسألك باسمك يا غافر يا ساتر يا قادر يا قاهر يا فاطر يا كاسر يا جابر
يا ذاكر يا ناظر يا ناصر **فصل چہل و یکم** يا من خلق فسوى يا من قدر فهدى يا من
يكشف البلوى يا من يسمع النجوى يا من ينقذ الغرقى يا من ينجي الهلكى
يا من يشفي المرضى يا من أضحك وأبكى يا من أمات وأحيى يا من خلق
الزوجين الذكر والأنثى **فصل چہل و دوم** يا من في البر والبحر سبيله يا من

فی الآفاق آیاته یا من فی الآیات برهانه یا من فی الممات قدرته یا من
فی القبور عبرته یا من فی القیمة ملکه یا من فی الحساب هیبته یا من فی
المیزان قضاؤه یا من فی الجنة ثوابه یا من فی النار عقابه **فصل چهل و
سوم** یا من الیه یهرب الخائفون یا من الیه یفزع المذنبون یا من
الیه یقصد المنیبون یا من الیه یرغب الزاهدون یا من الیه یلجأ
المتحیرون یا من به یستأنس المریدون یا من به یفتخر المحبون یا من فی عفوه یطمع
الخاطئون یا من الیه یسکن الموقنون یا من علیه یتوکل المتوکلون
فصل چهل و چهارم اللهم انی اسألک باسمک یا حبیب یا طبیب یا قریب
یا رقیب یا حسیب یا مهیب یا مثیب یا مجیب یا خبیر یا بصیر **فصل چهل
و پنجم** یا اقرب من کل قریب یا احب من کل حبیب یا ابصر من کل
بصیر یا اخبر من کل خبیر یا اشرف من کل شریف یا ارفع من
کل رفیع یا اقوی من کل قوی یا اغنی من کل غنی یا اجود من کل جواد
یا ارأف من کل رؤف **فصل چهل و ششم** یا غالباً غیر
مغلوب یا صانعاً غیر مصنوع یا خالقاً غیر مخلوق یا مالکاً
غیر مملوک یا قاهراً غیر مقهور یا رافعاً غیر مرفوع یا حافظاً غیر

محفوظٍ يا ناصراً غيرَ منصورٍ يا شاهداً غيرَ غائبٍ يا قريباً غيرَ بعيدٍ فصل چهل
وهفتم يا نورَ النورِ يا منوّرَ النورِ يا خالقَ النورِ يا مدبّرَ النورِ يا مقدّرَ النورِ
يا نورَ كلِّ نورٍ يا نوراً قبلَ كلِّ نورٍ يا نوراً بعدَ كلِّ نورٍ يا نوراً فوقَ كلِّ
نورٍ يا نوراً ليسَ كمثلِهِ نورٌ فصل چهل وهشتم يا مَن عطاؤُهُ شريفٌ يا مَن
فعلُهُ لطيفٌ يا مَن لطفُهُ مقيمٌ يا مَن احسانُهُ قديمٌ يا مَن قولُهُ حقٌّ يا مَن
وعدُهُ صدقٌ يا مَن عفوُهُ فضلٌ يا مَن عذابُهُ عدلٌ يا مَن ذكرُهُ حلوٌ
يا مَن فضلُهُ عميمٌ فصل چهل ونهم اللّهمَّ انّي اسألكَ باسمكَ يا مسهّلُ يا مفصّلُ
يا مبدّلُ يا مذلّلُ يا منزّلُ يا منوّلُ يا مفضّلُ يا مجزلُ يا ممهلُ يا مجملُ
فصل پنجاهم يا مَن يرى ولا يُرى يا مَن يخلُقُ ولا يُخلَقُ يا مَن يهدي
ولا يُهدى يا مَن يُحيي ولا يُحيى يا مَن يَسألُ ولا يُسألُ يا مَن يُطعِمُ
ولا يُطعَمُ يا مَن يُجيرُ ولا يُجارُ عليهِ يا مَن يقضي ولا يُقضى عليهِ يا مَن
يحكُمُ ولا يُحكَمُ عليهِ يا مَن لم يلِدْ ولم يولَدْ ولم يكن لهُ كفواً احدٌ فصل
پنجاه ويکم يا نعمَ الحسيبُ يا نعمَ الطبيبُ يا نعمَ الرّقيبُ يا نعمَ القريبُ
يا نعمَ المجيبُ يا نعمَ الحبيبُ يا نعمَ الكفيلُ يا نعمَ الوكيلُ يا نعمَ المولى
يا نعمَ النّصيرُ فصل پنجاه ودوم يا سرورَ العارفينَ يا منى المحبّينَ يا انيسَ

المُرِيدِيْنَ يَا حَبِيْبَ التَّوَّابِيْنَ يَا رَازِقَ المُقِلِّيْنَ يَا رَجَآءَ المُذْنِبِيْنَ يَا قُرَّةَ عَيْنِ العَابِدِيْنَ يَا مُنَفِّسُ عَنِ المَكْرُوْبِيْنَ يَا مُفَرِّجُ عَنِ المَغْمُوْمِيْنَ يَا اِلٰهَ الاَوَّلِيْنَ وَالاٰخِرِيْنَ **فصل پنجاه و سوم** اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ يَا رَبَّنَا يَا اِلٰهَنَا يَا سَيِّدَنَا يَا مَوْلَانَا يَا نَاصِرَنَا يَا حَافِظَنَا يَا دَلِيْلَنَا يَا مُعِيْنَنَا يَا حَبِيْبَنَا يَا طَبِيْبَنَا **فصل پنجاه و چهارم** يَا رَبَّ النَّبِيِّيْنَ وَالاَبْرَارِ يَا رَبَّ الصِّدِّيْقِيْنَ وَالاَخْيَارِ يَا رَبَّ الجَنَّةِ وَالنَّارِ يَا رَبَّ الصِّغَارِ وَالكِبَارِ يَا رَبَّ الحُبُوْبِ وَالثِّمَارِ يَا رَبَّ الاَنْهَارِ وَالاَشْجَارِ يَا رَبَّ الصَّحَارِیْ وَالقِفَارِ يَا رَبَّ البَرَارِیْ وَالبِحَارِ يَا رَبَّ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَا رَبَّ الاِعْلَانِ وَالاِسْرَارِ **فصل پنجاه و پنجم** يَا مَنْ نَفَذَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ اَمْرُهٗ يَا مَنْ لَحِقَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمُهٗ يَا مَنْ بَلَغَتْ اِلٰی كُلِّ شَیْءٍ قُدْرَتُهٗ يَا مَنْ لَا تُحْصِی العِبَادُ نِعَمَهٗ يَا مَنْ لَا تَبْلُغُ الخَلَائِقُ شُكْرَهٗ يَا مَنْ لَا تُدْرِكُ الاَفْهَامُ جَلَالَهٗ يَا مَنْ لَا تَنَالُ الاَوْهَامُ كُنْهَهٗ يَا مَنِ العَظَمَةُ وَالكِبْرِيَآءُ رِدَاؤُهٗ يَا مَنْ لَا تَرُدُّ العِبَادُ قَضَاءَهٗ يَا مَنْ لَا مُلْكَ اِلَّا مُلْكُهٗ يَا مَنْ لَا عَطَآءَ اِلَّا عَطَاؤُهٗ **فصل پنجاه و ششم** يَا مَنْ لَهُ المَثَلُ الاَعْلٰی يَا مَنْ لَهُ الصِّفَاتُ العُلْيَا يَا مَنْ لَهُ الاٰخِرَةُ وَالاُوْلٰی يَا مَنْ لَهُ الجَنَّةُ المَاْوٰی يَا مَنْ لَهُ الاٰيَاتُ الكُبْرٰی يَا مَنْ لَهُ الاَسْمَآءُ الحُسْنٰی يَا مَنْ لَهُ الحُكْمُ وَالقَضَآءُ يَا مَنْ لَهُ الهَوَآءُ وَالفَضَآءُ يَا مَنْ لَهُ

الْعَرْشِ وَالثَّرٰى يَا مَنْ لَهُ السَّمٰوٰتُ الْعُلٰى **فصل پنجاه و هفتم** اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا عَفُوُّ يَا غَفُوْرُ يَا صَبُوْرُ يَا شَكُوْرُ يَا رَؤُفُ يَا عَطُوْفُ يَا مَسْئُوْلُ
يَا وَدُوْدُ يَا سُبُّوْحُ يَا قُدُّوْسُ **فصل پنجاه و هشتم** يَا مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ عَظَمَتُهُ
يَا مَنْ فِى الْاَرْضِ اٰيَاتُهُ يَا مَنْ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ دَلَائِلُهُ يَا مَنْ فِى الْبِحَارِ عَجَائِبُهُ يَا مَنْ فِى
الْجِبَالِ خَزَائِنُهُ يَا مَنْ يَبْدَءُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهُ يَا
مَنْ اَظْهَرَ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ لُطْفَهُ يَا مَنْ اَحْسَنَ كُلَّ شَىْءٍ خَلْقَهُ يَا مَنْ تَصَرَّفَ
فِى الْخَلَائِقِ قُدْرَتُهُ **فصل پنجاه و نهم** يَا حَبِيْبَ مَنْ لَا حَبِيْبَ لَهُ يَا طَبِيْبَ
مَنْ لَا طَبِيْبَ لَهُ يَا مُجِيْبَ مَنْ لَا مُجِيْبَ لَهُ يَا شَفِيْقَ مَنْ لَا شَفِيْقَ لَهُ يَا رَفِيْقَ
مَنْ لَا رَفِيْقَ لَهُ يَا مُغِيْثَ مَنْ لَا مُغِيْثَ لَهُ يَا دَلِيْلَ مَنْ لَا دَلِيْلَ لَهُ يَا
اَنِيْسَ مَنْ لَا اَنِيْسَ لَهُ يَا رَاحِمَ مَنْ لَا رَاحِمَ لَهُ يَا صَاحِبَ مَنْ لَا صَاحِبَ
لَهُ **فصل شصتم** يَا كَافِىَ مَنِ اسْتَكْفَاهُ يَا هَادِىَ مَنِ اسْتَهْدَاهُ يَا كَالِىَ مَنِ
اسْتَكْلَاهُ يَا رَاعِىَ مَنِ اسْتَرْعَاهُ يَا شَافِىَ مَنِ اسْتَشْفَاهُ يَا قَاضِىَ مَنِ
اسْتَقْضَاهُ يَا مُغْنِىَ مَنِ اسْتَغْنَاهُ يَا مُوْفِىَ مَنِ اسْتَوْفَاهُ يَا مُقَوِّىَ مَنِ
اسْتَقْوَاهُ يَا وَلِىَّ مَنِ اسْتَوْلَاهُ **فصل شصت و یکم** اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ
بِاسْمِكَ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا نَاطِقُ يَا صَادِقُ يَا فَالِقُ يَا فَارِقُ يَا فَاتِقُ يَا

یَا رَائِقُ یَا سَابِقُ یَا سَامِقُ **فصل شصت و دوم** یَا مَنْ یُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ
یَا مَنْ جَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالْاَنْوَارَ یَا مَنْ جَعَلَ الظِّلَّ وَالْحَرُوْرَ یَا مَنْ سَخَّرَ الشَّمْسَ خَلَقَ
وَالْقَمَرَ یَا مَنْ قَدَّرَ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ یَا مَنْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ یَا مَنْ لَهُ الْخَلْقُ
وَالْاَمْرُ یَا مَنْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا یَا مَنْ لَیْسَ لَهُ شَرِیْكٌ فِی
الْمُلْكِ یَا مَنْ لَمْ یَكُنْ لَهُ وَلِیٌّ مِنَ الذُّلِّ **فصل شصت و سوم** یَا مَنْ یَعْلَمُ
مُرَادَ الْمُرِیْدِیْنَ یَا مَنْ یَعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ یَا مَنْ یَسْمَعُ اَنِیْنَ الْوَاهِنِیْنَ
یَا مَنْ یَرٰی بُكَاءَ الْخَائِفِیْنَ یَا مَنْ یَمْلِكُ حَوَائِجَ السَّائِلِیْنَ یَا مَنْ یَقْبَلُ عُذْرَ
التَّائِبِیْنَ یَا مَنْ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ یَا مَنْ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ یَا اَعْمَالَ
مَنْ لَا یَبْعُدُ عَنْ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ یَا اَجْوَدَ الْاَجْوَدِیْنَ **فصل شصت و چهارم**
یَا دَائِمَ الْبَقَاءِ یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ یَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ یَا غَافِرَ الْخَطَاءِ یَا بَدِیْعَ السَّمَاءِ
یَا حَسَنَ الْبَلَاءِ یَا جَمِیْلَ الثَّنَاءِ یَا قَدِیْمَ السَّنَاءِ یَا كَثِیْرَ الْوَفَاءِ یَا شَرِیْفَ الْجَزَاءِ
فصل شصت و پنجم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ یَا سَتَّارُ یَا غَفَّارُ یَا قَهَّارُ یَا جَبَّارُ
یَا صَبَّارُ یَا بَارُّ یَا مُخْتَارُ یَا فَتَّاحُ یَا نَفَّاحُ یَا مُرْتَاحُ **فصل شصت و ششم** یَا مَنْ خَلَقَنِیْ
وَسَوَّانِیْ یَا مَنْ رَزَقَنِیْ وَرَبَّانِیْ یَا مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ یَا مَنْ قَرَّبَنِیْ وَاَدْنَانِیْ
یَا مَنْ عَصَمَنِیْ وَكَفَانِیْ یَا مَنْ حَفِظَنِیْ وَكَلَانِیْ یَا مَنْ اَعَزَّنِیْ وَاَغْنَانِیْ یَا مَنْ

وَفَّقَنِي وَهَدَانِي يَا مَنْ اَنَسَنِي وَاٰوَانِي يَا مَنْ اَمَاتَنِي وَاَحْيَانِي **فصل شصت**
و يكم يَا مَنْ يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ يَا مَنْ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ يَا مَنْ يَحُولُ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ يَا مَنْ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا بِاِذْنِهِ يَا مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ
عَنْ سَبِيلِهِ يَا مَنْ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهِ يَا مَنْ لَا رَادَّ لِقَضَائِهِ يَا مَنِ انْقَادَ كُلُّ شَيْءٍ
لِاَمْرِهِ يَا مَنِ السَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ يَا مَنْ يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا
بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ **فصل شصت و دوم** يَا مَنْ جَعَلَ الْاَرْضَ مِهَادًا يَا مَنْ
جَعَلَ الْجِبَالَ اَوْتَادًا يَا مَنْ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا
يَا مَنْ جَعَلَ اللَّيْلَ لِبَاسًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّهَارَ مَعَاشًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّوْمَ سُبَاتًا
يَا مَنْ جَعَلَ السَّمَاءَ بِنَاءً يَا مَنْ جَعَلَ الْاَشْيَاءَ اَزْوَاجًا يَا مَنْ جَعَلَ النَّارَ مِرْصَادًا
فصل شصت و سوم اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ يَا سَمِيعُ يَا شَفِيعُ يَا رَفِيعُ يَا
مَنِيعُ يَا سَرِيعُ يَا بَدِيعُ يَا كَبِيرُ يَا قَدِيرُ يَا خَبِيرُ يَا مُجِيرُ **فصل شصت و چهارم** يَا حَيًّا قَبْلَ
كُلِّ حَيٍّ يَا حَيًّا بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي لَيْسَ كَمِثْلِهِ حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يُشَارِكُهُ
حَيٌّ يَا حَيُّ الَّذِي لَا يَحْتَاجُ اِلَى حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُمِيتُ كُلَّ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يَرْزُقُ
كُلَّ حَيٍّ يَا حَيًّا لَمْ يَرِثِ الْحَيٰوةَ مِنْ حَيٍّ يَا حَيُّ الَّذِي يُحْيِي الْمَوْتٰى يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ لَا
تَاْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ **فصل شصت و پنجم** يَا مَنْ لَهُ ذِكْرٌ لَا يُنْسٰى يَا مَنْ لَهُ نُورٌ

لَا يُطْفى يَا مَنْ لَهُ نِعَمٌ لَا تُعَدُّ يَا مَنْ لَهُ مُلْكٌ لَا يَزُولُ يَا مَنْ لَهُ ثَنَاءٌ لَا تُحْصى يَا مَنْ
لَهُ جَلَالٌ لَا يُكَيَّفُ يَا مَنْ لَهُ كَمَالٌ لَا يُدْرَكُ يَا مَنْ لَهُ قَضَاءٌ لَا يُرَدُّ يَا مَنْ لَهُ
صِفَاتٌ لَا تُبَدَّلُ يَا مَنْ لَهُ نُعُوتٌ لَا تُغَيَّرُ **فصل هفتاد و دوم** يَا رَبَّ
الْعَالَمِينَ يَا مَالِكَ يَوْمِ الدِّينِ يَا غَايَةَ الطَّالِبِينَ يَا ظَهْرَ اللَّاجِينَ يَا مُدْرِكَ
الْهَارِبِينَ يَا مَنْ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ يَا مَنْ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ يَا مَنْ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ
يَا مَنْ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ يَا مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ **فصل هفتاد و سوم**
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا شَفِيقُ يَا رَفِيقُ يَا حَفِيظُ يَا مُحِيطُ يَا مُقِيتُ
يَا مُغِيثُ يَا مُعِزُّ يَا مُذِلُّ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيدُ **فصل هفتاد و چهارم** يَا مَنْ
هُوَ أَحَدٌ بِلَا ضِدٍّ يَا مَنْ هُوَ فَرْدٌ بِلَا نِدٍّ يَا مَنْ هُوَ صَمَدٌ بِلَا عَيْبٍ يَا مَنْ هُوَ
وِتْرٌ بِلَا كَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ قَاضٍ بِلَا حَيْفٍ يَا مَنْ هُوَ رَبٌّ بِلَا وَزِيرٍ يَا مَنْ هُوَ
عَزِيزٌ بِلَا ذُلٍّ يَا مَنْ هُوَ غَنِيٌّ بِلَا فَقْرٍ يَا مَنْ هُوَ مَلِكٌ بِلَا عَزْلٍ يَا مَنْ هُوَ
شَبِيهٍ مَوْصُوفٌ بِلَا شِبْهٍ **فصل هفتاد و پنجم** يَا مَنْ ذِكْرُهُ شَرَفٌ لِلذَّاكِرِينَ
يَا مَنْ شُكْرُهُ فَوْزٌ لِلشَّاكِرِينَ يَا مَنْ حَمْدُهُ عِزٌّ لِلْحَامِدِينَ يَا مَنْ طَاعَتُهُ
نَجَاةٌ لِلْمُطِيعِينَ يَا مَنْ بَابُهُ مَفْتُوحٌ لِلطَّالِبِينَ يَا مَنْ سَبِيلُهُ وَاضِحٌ لِلْمُنِيبِينَ
يَا مَنْ آيَاتُهُ بُرْهَانٌ لِلنَّاظِرِينَ يَا مَنْ كِتَابُهُ تَذْكِرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ يَا مَنْ رِزْقُهُ

عُمُومٌ لِلطَّآئِعِينَ وَالْعَاصِينَ يَا مَنْ رَحْمَتُهُ قَرِيبٌ مِنَ الْمُحْسِنِينَ **فصل ہشتاد وششم**

يَا مَنْ تَبَارَكَ اسْمُهُ يَا مَنْ تَعَالَىٰ جَدُّهُ يَا مَنْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهُ يَا مَنْ جَلَّ ثَنَآؤُهُ

يَا مَنْ تَقَدَّسَتْ اَسْمَآؤُهُ يَا مَنْ يَدُومُ بَقَآؤُهُ يَا مَنِ الْعَظَمَةُ بَهَآؤُهُ يَا

مَنِ الْكِبْرِيَآءُ رِدَآؤُهُ يَا مَنْ لَا تُحْصٰى اٰلَآؤُهُ يَا مَنْ لَا تُعَدُّ نَعْمَآؤُهُ **فصل ہشتاد**

وہفتم اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُعِينُ يَا اَمِينُ يَا مُبِينُ يَا مَتِينُ يَا مَكِينُ

يَا رَشِيدُ يَا حَمِيدُ يَا مَجِيدُ يَا شَدِيدُ يَا شَهِيدُ **فصل ہشتاد وہشتم** يَا ذَا

الْعَرْشِ الْمَجِيدِ يَا ذَا الْقَوْلِ السَّدِيدِ يَا ذَا الْفِعْلِ الرَّشِيدِ يَا ذَا الْبَطْشِ

الشَّدِيدِ يَا ذَا الْوَعْدِ وَالْوَعِيدِ يَا مَنْ هُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ يَا مَنْ هُوَ فَعَّالٌ

لِمَا يُرِيدُ يَا مَنْ هُوَ قَرِيبٌ غَيْرُ بَعِيدٍ يَا مَنْ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ يَا مَنْ هُوَ

لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ **فصل ہشتاد ونہم** يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ يَا مَنْ

لَا شَبِيهَ لَهُ وَلَا نَظِيرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيرِ يَا مُغْنِيَ الْبَآئِسِ

الْفَقِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا رَاحِمَ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ

الْكَسِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ هُوَ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ يَا مَنْ

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ **فصل ہشتادم** يَا ذَا الْجُودِ وَالنِّعَمِ يَا ذَا الْفَضْلِ

وَالْكَرَمِ يَا خَالِقَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ يَا بَارِئَ الذَّرِّ وَالنَّسَمِ يَا ذَا الْبَاْسِ وَالنِّقَمِ

يا مُلهِمَ العَرَبِ وَ العَجَمِ يا كاشِفَ الضُّرِّ وَ الأَلَمِ يا عالِمَ السِّرِّ وَ الهِمَمِ يا رَبَّ
البَيْتِ وَ الحَرَمِ يا مَنْ خَلَقَ الأَشْياءَ مِنَ العَدَمِ **فصل شصت و یکم** اللّٰهُمَّ
إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يا فاعِلُ يا جاعِلُ يا قابِلُ يا كامِلُ يا فاضِلُ يا فاصِلُ
يا عادِلُ يا غالِبُ يا طالِبُ يا واهِبُ **فصل شصت و دوم** يا مَنْ أَنْعَمَ
بِطَوْلِهِ يا مَنْ أَكْرَمَ بِجُودِهِ يا مَنْ جادَ بِلُطْفِهِ يا مَنْ تَعَزَّزَ بِقُدْرَتِهِ يا
مَنْ قَدَّرَ بِحِكْمَتِهِ يا مَنْ حَكَمَ بِتَدْبِيرِهِ يا مَنْ دَبَّرَ بِعِلْمِهِ يا مَنْ تَجاوَزَ
بِحِلْمِهِ يا مَنْ دَنا في عُلُوِّهِ يا مَنْ عَلا في دُنُوِّهِ **فصل شصت و سوم**
يا مَنْ يَخْلُقُ ما يَشاءُ يا مَنْ يَفْعَلُ ما يَشاءُ يا مَنْ يَهْدِي مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُضِلُّ
مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُعَذِّبُ مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يَغْفِرُ لِمَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُعِزُّ مَنْ يَشاءُ
يا مَنْ يُذِلُّ مَنْ يَشاءُ يا مَنْ يُصَوِّرُ فِي الأَرْحامِ ما يَشاءُ يا مَنْ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ
مَنْ يَشاءُ **فصل شصت و چهارم** يا مَنْ لَمْ يَتَّخِذْ صاحِبَةً وَ لا وَلَداً يا مَنْ
جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً يا مَنْ لا يُشْرِكُ في حُكْمِهِ أَحَداً يا مَنْ جَعَلَ المَلائِكَةَ
رُسُلاً يا مَنْ جَعَلَ فِي السَّماءِ بُرُوجاً يا مَنْ جَعَلَ الأَرْضَ قَراراً يا مَنْ خَلَقَ
مِنَ الماءِ بَشَراً يا مَنْ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَمَداً يا مَنْ أَحاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً
يا مَنْ أَحْصىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَداً **فصل شصت و پنجم** اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

باسمك يا اول يا آخر يا باطن يا ظاهر يا برّ يا حقّ يا فرد يا وتر يا صمد يا
سرمد فصل شصت و ششم يا خير معروف عرف يا افضل معبود
عبد يا اجلّ مشكور شكر يا اعزّ مذكور ذكر يا اعلى محمود حمد
يا اقدم موجود طلب يا ارفع موصوف وصف يا اكبر مقصود
قصد يا اكرم مسئول سئل يا اشرف محبوب علم فصل شصت و
هفتم يا حبيب الباكين يا سيّد المتوكّلين يا هادي المضلّين يا وليّ المؤمنين
يا انيس الذاكرين يا مفزع الملهوفين يا منجي الصادقين يا اقدر مفرج
القادرين يا اعلم العالمين يا اله الخلق اجمعين فصل شصت و هشتم
يا من علا فقهر يا من ملك فقدر يا من بطن فخبر يا من عبد فشكر يا
من عصي فغفر يا من لا تحويه الفكر يا من لا يدركه بصر يا من
لا يخفى عليه اثر يا رازق البشر يا مقدّر كلّ قدر فصل شصت و نهم
اللّهمّ انّي اسئلك باسمك يا حافظ يا بارئ يا ذارئ يا باذخ يا
فارج يا فاتح يا كاشف يا ضامن يا آمر يا ناهي فصل نودم يا
من لا يعلم الغيب الّا هو يا من لا يصرف السّوء الّا هو يا من
لا يخلق الخلق الّا هو يا من لا يغفر الذّنب الّا هو يا من لا يتمّ النّعمة الذنوب

الّا هو یا من لا یقلّب القلوب الّا هو یا من لا یدبّر الامر الّا هو یا من القلب

لا ینزّل الغیث الّا هو یا من لا یبسط الرزق الّا هو یا من لا یحیی الموتی

الّا هو **فصل نود و یکم** یا معین الضعفاء یا صاحب الغرباء یا ناصر الاولیاء

یا قاهر الاعداء یا رافع السماء یا انیس الاصفیاء یا حبیب الاتقیاء

یا کنز الفقراء یا اله الاغنیاء یا اکرم الکرماء **فصل نود و دوم** یا کافیاً

من کلّ شیء یا قائماً علی کلّ شیء یا من لا یشبهه شیء یا من لا یزید فی ملکه

شیء یا من لا یخفی علیه شیء یا من لا ینقص فی خزائنه شیء یا من لیس

کمثله شیء یا من لا یعزب عن علمه شیء یا من هو خبیر بکلّ شیء یا من

وسعت رحمته کلّ شیء **فصل نود و سوم** اللّهمّ انّی اسألک باسمک

یا مکرم یا مطعم یا منعم یا معطی یا مغنی یا مقنی یا مفنی یا محیی یا مرضی یا منجی

فصل نود و چهارم یا اوّل کلّ شیء و آخره یا اله کلّ شیء و ملیکه یا ربّ

کلّ شیء و صانعه یا باریء کلّ شیء و خالقه یا قابض کلّ شیء و باسطه یا

مبدیء کلّ شیء و معیده یا منشیء کلّ شیء و مقدّره یا مکوّن کلّ شیء

و محوّله یا محیی کلّ شیء و ممیته یا خالق کلّ شیء و وارثه **فصل نود و پنجم**

یا خیر ذاکر و مذکور یا خیر شاکر و مشکور یا خیر حامد و محمود یا خیر

شَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ يَا خَيْرَ دَاعٍ وَمَدْعُوٍّ يَا خَيْرَ مُجِيبٍ وَمُجَابٍ يَا خَيْرَ مُؤْنِسٍ وَأَنِيسٍ يَا خَيْرَ صَاحِبٍ وَجَلِيسٍ يَا خَيْرَ مَقْصُودٍ وَمَطْلُوبٍ يَا خَيْرَ حَبِيبٍ وَمَحْبُوبٍ **فصل نود وشَشم** يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ دَعَاهُ مُجِيبٌ يَا مَنْ هُوَ لِمَنْ أَطَاعَهُ حَبِيبٌ يَا مَنْ هُوَ إِلَىٰ مَنْ أَحَبَّهُ قَرِيبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنِ اسْتَحْفَظَهُ رَقِيبٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ رَجَاهُ كَرِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ عَصَاهُ حَلِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي عَظَمَتِهِ رَحِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي حِكْمَتِهِ عَظِيمٌ يَا مَنْ هُوَ فِي إِحْسَانِهِ قَدِيمٌ يَا مَنْ هُوَ بِمَنْ أَرَادَهُ عَلِيمٌ **فصل نود وهفتم** اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ يَا مُسَبِّبُ يَا مُرَغِّبُ يَا مُقَلِّبُ يَا مُعَقِّبُ يَا مُرَتِّبُ يَا مُخَوِّفُ يَا مُحَذِّرُ يَا مُذَكِّرُ يَا مُسَخِّرُ يَا مُغَيِّرُ **فصل نود وهشتم** يَا مَنْ عِلْمُهُ سَابِقٌ يَا مَنْ وَعْدُهُ صَادِقٌ يَا مَنْ لُطْفُهُ ظَاهِرٌ يَا مَنْ أَمْرُهُ غَالِبٌ يَا مَنْ كِتَابُهُ مُحْكَمٌ يَا مَنْ قَضَاؤُهُ كَائِنٌ يَا مَنْ قُرْآنُهُ مَجِيدٌ يَا مَنْ مُلْكُهُ قَدِيمٌ يَا مَنْ فَضْلُهُ عَمِيمٌ يَا مَنْ عَرْشُهُ عَظِيمٌ **فصل نود ونهم** يَا مَنْ لَا يَشْغَلُهُ سَمْعٌ عَنْ سَمْعٍ يَا مَنْ لَا يَمْنَعُهُ فِعْلٌ عَنْ فِعْلٍ يَا مَنْ لَا يُلْهِيهِ قَوْلٌ عَنْ قَوْلٍ يَا مَنْ لَا يُغَلِّطُهُ سُؤَالٌ عَنْ سُؤَالٍ يَا مَنْ لَا يَحْجُبُهُ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ يَا مَنْ لَا يُبْرِمُهُ إِلْحَاحُ الْمُلِحِّينَ يَا مَنْ هُوَ غَايَةُ مُرَادِ الْمُرِيدِينَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَىٰ هِمَمِ الْعَارِفِينَ يَا مَنْ هُوَ مُنْتَهَىٰ طَلَبِ الطَّالِبِينَ يَا مَنْ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ ذَرَّةٌ

فِی الْعَالَمِیْنَ **فصل صدم** یَا حَلِیْمًا لَا یَعْجَلُ یَا جَوَادًا لَا یَبْخَلُ یَا صَادِقًا
لَا یُخْلِفُ یَا وَهَّابًا لَا یَمَلُّ یَا قَاهِرًا لَا یُغْلَبُ یَا عَظِیْمًا لَا یُوْصَفُ یَا
عَدْلًا لَا یَحِیْفُ یَا غَنِیًّا لَا یَفْتَقِرُ یَا کَبِیْرًا لَا یَصْغُرُ یَا حَافِظًا لَا یَغْفُلُ
سُبْحَانَکَ یَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ خَلِّصْنَا مِنَ النَّارِ یَا رَبِّ

ازانجملہ دعای جلیل القدر عظیم الشان دعای جوشن صغیر ہی کہ بیچ کتاب مذکور کے روایت کی ہی حضرت امام موسی کاظم ع سی اور اونہون نی اپنی پدر بزرگوار سی اور اونہون نی اپنی پدر عالیمقدار سی اسیطرح حضرت امام حسین ع سی کہ حضرت امام حسین ع نی فرمایا کہ مجہی میری پدر بزرگوار علی بن ابیطالب ع نے فرمایا کہ ایفرزند تعلیم کر دینی تمکو سر اسرار خدای عزوجل سے کہ وہ تعلیم کیا ہی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ وہ سر اسرار رسول خدا صلعم سے تہا اور کوئی اوسپر مطلع نہین ہوا میں عرض کے کہاں بتلائیی ای پدر بزرگوار فداہون مین آپ پر حضرت نے فرمایا کہ نازل ہوئی جبرئیل امین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز احد کے اور وہ دن بہت ہولناک اور گرم تہا اور پیغمبر خدا ایک جوشن یعنی درہ پہنی ہوئی تہی کہ اوس گرمی مین اور سختی مین اوسکی پہننی کی طاقت نہ تہی اور بہت ایذا تہی جسم شریف پیغمبر خدا صلعم فرماتی ہین کہ مینی سر آسمان کی طرف بلند کیا اور دعا کرنے لگے دیکہا مینی کہ دربای آسمان کہل گئی اور نازل ہوی مجہپر جبرئیل امین پس جبرئیل نے کہا

السلام علیک جواب مین مینی کہا علیک السلام ای برادر من جبرئیل نے کہا کہ پروردگار تیرا تجکو سلام کہتا ہی اور تجکو خاص کرکے تحیت اور اکرام کرتا ہی اور فرماتا ہی کہ اوتار ڈالو جوشن یعنی زرہ کو اور پڑہو اس دعا کو کہ مثل جوشن یعنے زرہ کی ہی بدن پر عرض کی مینی کہ ای برادر من جبرئیل یہ دعا مخصوص میری ہی لیے ہی یا میری لیے اور میری امت کی لیے ہی جبرئیل نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ہدیہ ہی جانب حقتعالی سی واسطے تمہاری اور تمہارے امت کی واسطے مینی کہا کہ ای برادر جبرئیل ثواب اسکا کیا ہی جبرئیل نے کہا کہ یا نبی اللہ ثواب اس دعا کا سوای خدا کی اور کوئی نہین جانتا جو کوئی پڑہی اس دعا کو گہر سی نکلنی کے وقت تو پہونچائی اوسکو خدا بکار ہائی نیکو اور یہ دعا ہی بیچ توریت اور انجیل اور زبور اور فرقان اور صحف ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام کے اور جو کوئی اس دعا کو پڑہی عطا کرتا ہی اوسکو خدا عوض ہر ایک حرف کی دو زوجہ حور العین مین سے اور جب فارغ ہو دعا پڑہنی سے تو بنا کرتا ہی خدائی عزوجل واسطے اوسکی مکان بیچ بہشت کے اور دیتا ہی اوسکو ثواب بعدد حرف توریت وانجیل وزبور وفرقان عظیم کے مینی کہا کہ یہ سب پڑہنی والیکو ملین کے جبرئیل نے کہا کہ ہان یا رسول اللہ قسم اوسکی کہ جسنی تمکو پیغمبری خلق کی طرف بہیجا ہی کہ دیتا ہی دعا پڑہنی والیکو ثواب مثل ثواب ابراہیم خلیل وموسی کلیم وروح امین ومحمد حبیب کی اور پشت مغرب ایک زمین ہی سفید اور اوس سرزمین مین ایک خلق ہی مخلوقات خدا سی کہ وہ لوگ عبادت خدا کرتی ہین اور گناہ نہین کرتے اور روتی روتی رخساری اونکی پارہ پارہ اور ہکنی ہین بس حقتعالے نی اونپر وحی بہیجی کہ تم کیون اسقدر روتی ہو حالانکہ چشم زدن مین بہی تم گناہ نہین کرتی اونہون نی عرض کی کہ ہم ڈرتی ہین کہ خدا ہم پر غضب کری اور آتش دوزخ سی ہمکو جلاوے

حضرت امیرالمومنینؑ فرماتی ہین کہ مینی عرض کے یا رسول اللہ آیا اوس مقام مین ابلیس نہین ہے
کسی اولاد آدم کے پاس پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قسم اوس شخص کے کہ جسنی مجکو بہ پیغمبری خلق کیطرف
بہیجا ہی کہ اوس شہر کے مخلوق نہین جانتی کہ خداتعالی نے آدم کو اور ابلیس کو پیدا کیا ہی اور عدد
اور گنتی اوس خلق کے شمار مین نہین آسکتی ہی اور کوئی شمار نہین کرسکتا مگر خدای عزوجل
اور سیر آفتاب کی بیچ اوس بلاد کی چالیس دن کی ہی اور وہ لوگ نہ کچہ کہاتی ہین اور نہ پیتی ہین
بس دیتا ہی خدائی عزوجل صاحب اسد عاکو ثواب عدد اوس خلق کا اور عبادت اونکی کا جبرئیل نے کہا
قسم اوس شخص کے کہ تمہاری تئین بہ پیغمبری طرف خلق کے بہیجا ہی کہ خدائی تعالی نی بنا کیا ہے
آسمان چہارم پر ایک مکان کہ اوسکی تئین بیت المعمور کہتی ہین اور داخل ہوتی ہین
اوس مکان مین ہر روز ستر ہزار فرشتی اور وہ فرشتی اوس مکان مین ہوکر باہر نکل آتی ہیں
اور پہر اوس مکان مین وہ کبہی نہین جاتی دوسری دن اور ستر ہزار فرشتی جاتی اور
نکل آتی ہین اسیطرح ہر روز اوسمین نئی فرشتی ستر ہزار جایا کرتی ہین اور باہر نکل آیا کرتی ہیں
اور جایا کرینگی اسیطرح قیامت تک پس عطا کرتا ہی خدائی عزوجل قاری دعاکو
ثواب اون فرشتونکا اور عطا کرتا ہی ثواب بعدد مومنین اور مومنات جن و انس کا
جسدن سی کہ وہ پیدا ہوی ہین اور جب تک کہ نفخ صور ہوگا اور قسم ہی اوس شخص کے
کہ جسنی تمکو بہ پیغمبری طرف خلق کے بہیجا ہی کہ جو کوئی کہ لکہی اسد عاکو ظرف پاک و پاکیزہ مین آب باران
اور زعفران سے اور دہوکر اوسی جتنا کہ پیا جاوی پیوی تو عافیت دی اوسکی تئین خدای
عزوجل ہر ایک کوفت سی کہ اوسکے بدن مین ہو اور شفا دی اوسکو ہر ایک بیماریسی اور جو شخص
کہ پڑہی اسد عاکو اور انتقال کری وہ شخص مثل شہیدون کی ہی اور لکہی خدای عزوجل واسطے
اوسکی ثواب سات سی شہیدونکا شہدائی بدر سے قسم اوس شخص کے کہ جسنی تمکو بہ پیغمبری طرف

١

خلق کے بہیجا ہی کہ جو شخص کہ بوقت شب اسد عا کو پڑہی اوس شب کو حقتعالی طرف اوس
شخص کے توجہ کری اور طرف اوسکی نظر رحمت کی کری اور جو کچہ کہ حاجتہای دنیا و آخرت سے
وہ شخص مانگی حقتعالی اوسکو عطا فرماوی اور جس شب کو یہ پڑہی اسد عا کو دفع کری
حقتعالی اوس شخص سے شر شیاطین اور مکر اوسکی کوا ور قبول کری کامون اوسکی کو اور
پاک کری مال اوسکی کو پس اوسیوقت جبرئیل نے کہا کہ مجسی کہا اسرافیل نے کہ خدای
عزوجل نے فرمایا کہ قسم ہی مجہی عزت و جلال اپنی کی کہ جو کوئی ایمان لاوی میرا اور تصدیق
کرتی ہی یا رسول اللہ اور تصدیق کری اسد عا کی دیتا ہی اوسکو خدا ملک عظیم بدرستی کہ مین
وہ خدا ہون مین کہ کم نہین ہوتی خزانی میری اور فانی نہین ہوتی عطا میری اور اگر پہیر
دون مین بہشت کی تئین واسطے بندۂ مومن اپنی کے کم نکرے کا یہ امر میری خزانونکو
نہ کم نہ بہت یا محمد ص وہ ہون مین کہ جسوقت کسی چیز کا ارادہ کرو نہین کہتا ہو نہین ہوجا
پس وہ ہوجاتی ہی جو کچہ کہ چاہتا ہو نہین ہرگاہ دی دونہین بندہ اپنی کی تئین عطیہ
بقدر عظمت و سلطنت و قدرت اپنی سے کے دی دیتا ہون یا محمد ص اگر کوئی بندہ بندون
مین سے پڑہی اسد عا کو بہ نیت خالص و یقین راست ستر مرتبہ سرہانی اہل بلاد تمام دنیا
کی کہ وہ برص و جذام و جنون مین گرفتار ہون عافیت و شفا دی دونہین اون سبکو
اور سبکو کوفت سی نجات دون خوشا حال اوس شخص کا کہ ایمان لاوی ساتہ
خدا کی اور تصدیق کری نبی کی اور تصدیق کری اسد عا کے اور ثواب اسکی کی آوروائے
اوپر اوس شخص کے کہ انکار کری اوسکا اور ایمان نہ لاوی آور جبرئیل ع نی کہا یا نبی اللہ
اگر کوئی لکہی اسد عا کو بیچ ظرف کی کافور و مشک سی اور دہو کر اوسکو کفن میت پر چہڑکے
تو بہیجی کا خدا یتعالی بیچ قبر اوسکی کے سو ہزار نور اور دفع کری اوس سی ہول منکر و نکیر کا

اور خاطر جمع رکھی وہ اور ایمن رہی عذاب قبر سی اور بہیجی خدا تعالی طرف اوسکی قبر کے
ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کی ساتہ ایک طبق ہو گا نور سی کہ اوس طبق سی پہوی وہ
اور وہ فرشتی اوس سے کہین کے کہ خدای عزوجل نی موکل و مقرر کیا ہی ہماری تئین
اسی کام پر کہ تیری خدمت کرین بس ہم مونس تیری ہین قیامت تک اور فراخ و کشادہ
کرتا ہی خدا اوسکی قبر کو اوسپر بقدر مد نظر کے یعنی جہان تک کہ نگاہ اوسکی کام کری
وہان تک قبر اوسکے وسیع ہو کی اور کہولتا ہی واسطی اوسکی ایک در بہشت مین اور سلا رکہتا ہے
اوسکو قبر مین مانند عروس کے بیچ حجلہ کے اور فرماتا ہی خدای عزوجل کہ جس بندہ کی کفن پر یہ
دعا لکہی ہوئی ہو وی اوس سے شرم کرتا ہون مین جبرئیلؑ نی کہا کہ ای محمدؐ سنا ہی سینے
باریتعالی سے کہ فرماتا تہا کہ یہ دعا لکہی ہوئی ہی سراپردہ ہای عرش پر پانچ ہزار برس قبل از
دنیا سی اور جو بندہ اسدعا کو پڑہی بہ نیت خالص صادق کہ کسی طرح کی شک اوسمین مخلوط
نہو اول ماہ مبارک مین دیویگا خدا یتعالی اوسکو ثواب شب قدر کا اور خلق کریگا ہر آسمان پر
ستر ہزار فرشتی اور بیت المقدس مین ستر ہزار فرشتی اور مشرقین ستر ہزار فرشتی اور مغرب بیز
ستر ہزار فرشتے کہ ہر فرشتی کے بیس ہزار سر ہون کے اور بیچ ہر سر کے بیس ہزار دہن یعنی منہ
ہونگی اور ہر ایک دہن میں بیس ہزار زبان ہو سنگے کہ تسبیح کرینگی خدا کی بلغتہای مختلفہ اور ثواب تسبیح کا
دعا کی پڑہنی والیکی لیے ہی اور کوئی پیغمبر ایسا نتہا کہ جسنے یہ دعا نہ پڑہی ہو اور کوئی بندہ
نہین ہی کہ جو نہ پڑہی مگر یہ کہ نہ باقی رہیگا درمیان اوسکی اور خدا کی کوئی حجاب اور سوال
نکریگا خدا سی کسی چیز کا مگر یہ کہ خدا اوسکو عطا کری اور جو کوئی پڑہی اسدعا کو بہیجتا ہی
خدا اوسکی طرف وقت باہر آنی قبر کے ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کے ہاتہ مین ایک علم
ہو کا نور سی اور ستر ہزار غلام ہمراہ ہونگی کہ ہر ایک غلام کے ہاتہ مین مہار ایک اونٹ کی

ہوے کہ شکم اون اونٹونکی مروارید سے ہونگی اور پشت اونکی زبرجد سبز سے اور ہاتہہ اور پاؤن اونکی یاقوت سرخ کی ہونگی اور ہر ایک اونٹ کی اوپر قبہ ہوگا نور کا کہ ہر قبہ مین چار سے در ہونگے اور ہر در مین چار سے تخت ہونگی اور ہر تخت پر چار سے فرش سندس و استبرق کہ کپڑے ریشمین ہین بچہی ہونگی اور ہر فرش پر چار سو حوری ہونگی اور چار سو کنیزک اور ہر کنیز کے چار سے گیسو ہونگی مشک اذفر سے اور ہر ایک کی سر پر تاج طلائی سرخ کا ہوگا بس وہ تسبیح اور تقدیس خدا کی کرینگی اور اپنی ثواب کو طرف قاری دعا کی بہیر دینگی اور بعد اوسکی کہ مذکور ہوا ثواب سے آتی ہین نزدیک قاری دعا کی ستر ہزار فرشتی کہ ہر فرشتی کی ساتہ قدح مروارید سفید کا کہ اوس قدح مین چار طرح کے چیزین بہری کی ہونگی ایک آب پاکیزہ دوسرے شیر خوش مزہ تیسری شراب لذیذ چوتہی عسل مصفی اور سر پر ہر فرشتی کے ایک طبق ہوگا کہ اوسپر پارچہ سفید پڑا ہوگا اور اوسپر لکہا ہوا ہوگا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ اور اوسکی نیچی لکہا ہوگا کہ یہ ہدیہ ہی نجانب خدای عزوجل واسطے فلان بن فلان کے اور مواظبت کنندہ یعنی ہمیشہ پڑہنی والا اس دعا کا آویگا قیامت کی دن عرصۂ قیامت مین اور خلق نگاہ کریگی طرف اوسکی اور اوسکی عظمت دیکہہ کر کہینگے کہ یہ کون شخص ہی کہ اسطرح سے آتا ہی کہ بہت سے غلام اور کنیزین سوار اونٹون پر اور ملائکہ پیش و پس اسکی ہین اور اوسکو اسیطرح زیر عرش لاوینگی پس منادی خدا کی طرف سے ندا کریگا کہ ای بندی میری داخل بہشت ہو جیسا کہ یا رسول اللہ جو بندہ کہ پڑہی اس دعا کو تو کثرت ثواب و محو سیات لکہتی لکہتی فرشتی تہک جاتی ہین اور کثرت کتابت ثواب و محو سیئات سی تعب اونکو ہوتی ہی اور پیغمبر خدا نی فرمایا کہ کوئی بندہ نہین ہی میری امت مین سی کہ پڑہی اس دعا کو ماہ رمضان المبارک مین تین مرتبہ مگر یہ کہ خدائی عزوجل حرام کرتا ہی اوسپر آتش دوزخ کو اور واجب کرتا ہی

اوسپر بہشت کو اور ایک دفعہ بہی پڑہی تو کافی ہی اور جو کوئی کہ پڑہی اس دعا کو تو خدا دو فرشتے
اوسپر موکل کرتاہی کہ وہ نگاہبانی کرتی ہین اسکی گناہون سے اور تسبیح اور تقدیس خدا کی
کرتی ہین اور حفاظت کرتے ہین اوسکی بلاؤن سی اور کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازے
بہشت اور بند ہوتی ہین اوسپر دروازی دوزخ اور جب تک کہ زندہ رہی خدا کی امان مین رہے
اور نزدیک وفات کے مہیا کرتاہی خدای عزوجل واسطے اوسکی جو کچہ کہ اوپر مذکور ہوا
اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ای بہائی میری جبرئیل تمنی میرے تئین مشتاق کیا اس دعا کا جبرئیل نے
کہا یا محمد صلعم تعلیم نکر و اسدعا کو مگر مومن کی تئین کہ جو مستحق اوسکا ہو اور مؤمن اوسکی حفظ مین
قصور نکری اور استہزا نکرہی اور جب پڑہی اسدعا کو بہ نیت خالص پڑہی اور جب باندہے
با طہارت باندہی اور حضرت امام حسین ع نی فرمایا کہ وصیت کی میری تئین حضرت امیر المومنین نے
وصیت عظیم اسدعا کی حفظ کرنیکی اور فرمایا کہ ای فرزند لکہنا اسدعا کو میری کفن پر حضرت امام حسین ع
فرماتی ہین کہ جسطرح میرے باپ نی مجہی فرمایا تہا اوسیطرح عمل مین لایا اور یہ دعاہی مرتفع الامر
اور خدانی اسدعا کو مخصوص کیاہی واسطی بندگان مقرب اپنی کے اور اپنی دوستونکو اور
برگزیدونکو اس دعا سے منع نہین فرمایاہی اور وہ دعا ایک گنج ہی گنجہائی خدا تعالیٰ سے
اور معروف ہی بدعائی جوشن ای دارندہ اسدعا کی قسم دیتاہون مین تیری تئین خدای
عزوجل کے کہ نہ دی اسدعا کی تئین مگر مومن موالی کو کہ مستحق اوسکا ہووی کہ گرامی رکہی
اسدعا کو اور حضرت رسول ص نی حضرت امیر ع سے فرمایا کہ تعلیم کرو تم اسدعا کو اپنی اہل اور
فرزندون کو اور ترغیب دو اونکو اسدعا کے پڑہنی کی اور توسل کرنیکے خدای عزوجل سے بواسطہ
اسدعا کے اور اعتراف کرنا بہ نعمتہای خدا اور فرمایا کہ حرام کیا مینی اوپر انسان کی کہ تعلیم کرے
اسدعا کو اوس شخص کے تئین کہ جو شرک خدا مین لاوی اسواسطے کہ جو حاجت کہ خدا سے

مانگی کا برلاتا ہی اور کفایت اوسکی کرتا ہی اور اوسکی نگاہبانی کرتا ہی حد

پیغمبر خدا نی فرمایا کہ جبرئیل نے اسقدر اسدعا کی فضیلت بیان کی کہ قدرت اوسکی وصف

کرنیکی مین نہین رکھتا اور کوئی شمار اوسکا کر نہین سکتا سوای خدای عز و جل کے الی آخرہ

انتہی محصل بعض اسنادہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِلٰهِیْ كَمْ مِنْ عَدُوٍّ اِنْتَضٰی

عَلَیَّ سَيْفَ عَدَاوَتِهٖ وَشَحَذَ لِیْ ظُبَةَ مُدْيَتِهٖ وَاَرْهَفَ لِیْ شَبَا حَدِّهٖ وَدَافَ

لِیْ قَوَاتِلَ سُمُوْمِهٖ وَسَدَّدَ نَحْوِیْ صَوَائِبَ سِهَامِهٖ وَلَمْ تَنَمْ عَنِّیْ عَيْنُ

حِرَاسَتِهٖ وَاَضْمَرَ اَنْ يَسُوْمَنِیَ الْمَكْرُوْهَ وَيُجَرِّعَنِیْ ذُعَافَ مَرَارَتِهٖ فَنَظَرْتُ

اِلٰی ضَعْفِیْ عَنِ احْتِمَالِ الْفَوَادِحِ وَعَجْزِیْ عَنْ مُلِمَّاتِ الْحَوَائِجِ وَقُصُوْرِیْ عَنِ

الْاِنْتِصَارِ مِمَّنْ قَصَدَنِیْ بِمُحَارَبَتِهٖ وَوَحْدَتِیْ فِیْ كَثِيْرِ عَدَدِ مَنْ نَاوَانِیْ

وَاَرْصَادِهِمْ لِیْ فِيْمَا لَمْ اُعْمِلْ فِيْهِ فِكْرِیْ فِی الْاِرْصَادِ لَهُمْ بِمِثْلِهٖ فَاَيَّدْتَنِیْ

بِقُوَّتِكَ وَشَدَدْتَ اَزْرِیْ بِنَصْرِكَ وَفَلَلْتَ لِیْ شَبَا حَدِّهٖ وَخَذَلْتَهٗ

بَعْدَ جَمْعِ عَدِيْدِهٖ وَحَشْدِهٖ وَاَعْلَيْتَ كَعْبِیْ عَلَيْهِ وَوَجَّهْتَ مَا سَدَّدَ

اِلَیَّ مِنْ مَكَائِدِهٖ اِلَيْهِ وَرَدَدْتَهٗ فِیْ مَهْوٰی حُفْرَتِهٖ وَلَمْ تَشْفِ غَلِيْلَهٗ

وَلَمْ تُبَرِّدْ حَرَارَتَ غَيْظِهٖ وَقَدْ عَضَّ عَلَیَّ اَنَامِلَهٗ وَاَدْبَرَ مُوَلِّيًا قَدْ اَخْفَقَتْ

سَرَايَاهُ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِیْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ

محمّدٍ واجعلني لِنعمائك من الشّاكرين ولِآلائك من الذّاكرين اللّهمّ

وكم من باغٍ بغاني بمكائده ونصب لي أشراك مصائده ووكّل

بي تفقّد رعايته وأضبأ إليّ إضباء السّبع لطريدته انتظاراً لانتهاز

فرصته وهو يظهر لي بشاشة الملق ويبسط لي وجهاً غير طلقٍ فلمّا

رأيت دغل سريرته وقبح ما انطوى عليه لشريكه في ملّته وأصبح

مجلباً إليّ في بغيه أركسته لأمّ رأسه وأتيت بنيانه من أساسه

فصرعته في زبيته وأرديته في مهوى حفرته وجعلت خدّه

طبقاً لتراب رجله وشغلته في بدنه ورزقه ورميته بحجره وخنقته

بوتره وذكّيته بمشاقصه وكببته لمنخره ورددت كيده في نحره ووثقته

بندامته وفثأته بحسرته فاستخذل واستخذأ وتضاءل بعد نخوته

وانقمع بعد استطالته ذليلاً مأسوراً في ربق حبائله الّتي كان يؤمّل

أن يراني فيها يوم سطوته وقد كدت يا ربّ لولا رحمتك يحلّ بي ما حلّ ن يحلّ

بساحته فلك الحمد يا ربّ من مقتدرٍ لا يغلب وذي أناةٍ لا يعجل صلّ

على محمّدٍ وآل محمّدٍ واجعلني لنعمائك من الشّاكرين ولآلائك من

الذّاكرين اللّهمّ وكم من حاسدٍ شرق بحسده وشجي بغيظه وسلقني

بحدّ لسانه ووحرني بقرف عيبه ووخزني بموق عينه وجعل عرضي غرضاً
لمراميه وقلّدني خلالاً لم تزل فيه فناديتك يا ربّ مستجيراً بك
واثقاً بسرعة اجابتك متوكّلاً على ما لم ازل اعرفه من حسن دفاعك
عالماً انّه لن يضطهد من اوى الى ظلّ كنفك وان لا تقرع الفوادح
من لجأ الى معقل الانتصار بك فحصّنتني من بأسه بقدرتك فلك
الحمد يا ربّ من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا تعجل صلّ على محمّد وآل محمّد
واجعلني لانعمك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين الهي وكم من
سحائب مكروه قد جلّيتها وسماء نعمة امطرتها وجداول كرامة اجريتها
واعين احداث طمستها وناشئة رحمة نشرتها وجنّة عافية البستها
وغوامر كربات كشفتها وامور جارية قدّرتها لم تعجزك اذ طلبتها
ولم تمتنع عليك اذ اردتها فلك الحمد يا ربّ من مقتدر لا يغلب
وذي اناة لا تعجل صلّ على محمّد وآل محمّد واجعلني لانعمك من الشاكرين [لنعمائك]
ولآلائك من الذاكرين الهي وكم من ظنّ حسن حقّقت ومن [عدم]
املاق جبرت ومن مسكنة فادحة حوّلت ومن صرعة مهلكة انعشت
ومن مشقّة ارحت لا تسئل يا سيّدي عمّا تفعل وهم يسئلون ولا ينقصك

مَا أنفقتَ ولقد سُئِلْتَ فأعطيتَ ولم تُسْأَلْ فابتدأتَ واستُميحَ بابُ فضلِكَ

فما أكديتَ أبيتَ إلّا إنعاماً وامتناناً وإلّا تطوّلاً يا ربِّ وإحساناً و

أبيتُ يا ربِّ إلّا انتهاكَ حُرُماتِكَ واجتراءً على معاصيكَ وتعدّياً لحدودِكَ

وغفلةً عن وعيدِكَ وطاعةً لعدوّي وعدوِّكَ لم يمنعكَ يا إلهي وناصري

إخلالي بالشكرِ عن إتمامِ إحسانِكَ ولا حجزني ذلكَ عن ارتكابِ مساخطِكَ

اللّهُمَّ وهذا مقامُ عبدٍ ذليلٍ اعترفَ لكَ بالتوحيدِ وأقرَّ على نفسِهِ

بالتقصيرِ في أداءِ حقِّكَ وشهدَ لكَ بسبوغِ نعمتِكَ عليهِ وجميلِ عادتِكَ

عندَهُ وإحسانِكَ إليهِ فهبْ لي يا إلهي وسيّدي من فضلِكَ ما أُريدُهُ

إلى رحمتِكَ وأتّخذُهُ سُلّماً أعرجُ فيهِ إلى مرضاتِكَ وآمنُ بهِ من سخطِكَ

بعزّتِكَ وطولِكَ وبحقِّ نبيِّكَ محمّدٍ والأئمّةِ صلواتُ اللهِ عليهِ وعليهم

أجمعينَ فلكَ الحمدُ يا ربِّ من مقتدرٍ لا يُغلَبُ وذي أناةٍ لا يعجلُ صلِّ

على محمّدٍ وآلِ محمّدٍ واجعلني لأنعُمِكَ من الشاكرينَ ولآلائِكَ من الذاكرينَ

إلهي وكم من عبدٍ أمسى وأصبحَ في كربِ الموتِ وحشرجةِ الصدورِ

والنظرِ إلى ما تقشعرُّ منهُ الجلودُ وتفزعُ إليهِ القلوبُ وأنا في عافيةٍ من ذلكَ

كلِّهِ فلكَ الحمدُ يا ربِّ من مقتدرٍ لا يُغلَبُ وذي أناةٍ لا يعجلُ صلِّ على

محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين (لنعمائك)
إلهي وكم من عبد أمسى وأصبح سقيما موجعا مدنفا في أنين
وعويل يتقلب في غمه ولا يجد محيصا ولا يسيغ طعاما ولا يستعذب
شرابا ولا يستطيع ضرا ولا نفعا وهو في حسرة وندامة وأنا
في صحة من البدن وسلامة من العيش كل ذلك منك بفضلك
فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا يعجل صل على
محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك من (ن لنعمائك)
الذاكرين إلهي وكم من عبد أمسى وأصبح خائفا مرعوبا مسهدا
مشفقا وجلا هاربا طريدا منجحرا في مضيق ومخبأة
من المخابي قد ضاقت عليه الأرض برحبها ولا يجد حيلة ولا منجى
ولا مأوى ولا مهربا وأنا في أمن وأمان وطمأنينة وعافية من
ذلك كله فلك الحمد يا رب من مقتدر لا يغلب وذي أناة لا يعجل
صل على محمد وآل محمد واجعلني لأنعمك من الشاكرين ولآلائك (ن لنعمائك)
من الذاكرين إلهي وسيدي وكم من عبد أمسى وأصبح مغلولا
مكبلا بالحديد بأيدي العداة لا يرحمونه فقيدا من أهله وولده

مُنْقَطِعًا عَنْ اِخْوَانِهِ وَبَلَدِهِ يَتَوَقَّعُ كُلَّ سَاعَةٍ بِاَيَّةِ قِتْلَةٍ يُقْتَلُ وَبِاَيِّ بِاَيَّةِ بِاَيِّ
مُثْلَةٍ يُمَثَّلُ بِهِ وَاَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ
مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِاَنْعُمِكَ
مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اِلٰهِي وَسَيِّدِي وَكَمْ مِنْ
عَبْدٍ اَمْسَى وَاَصْبَحَ يُقَاسِي الْحَرْبَ وَمُبَاشَرَةَ الْقِتَالِ بِنَفْسِهِ قَدْ غَشِيَتْهُ
الْاَعْدَاءُ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ بِالسُّيُوفِ وَالرِّمَاحِ وَآلَةِ الْحَرْبِ يَتَقَعْقَعُ فِي الْحَدِيدِ
مَبْلَغَ مَجْهُودِهِ لَا يَعْرِفُ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدِي سَبِيلًا وَلَا يَجِدُ مَهْرَبًا قَدْ
اُدْنِفَ بِالْجِرَاحَاتِ وَمُتَشَحِّطًا بِدَمِهِ تَحْتَ السَّنَابِكِ وَالْاَرْجُلِ يَتَمَنَّى شَرْبَةً مِنْ
مَاءٍ اَوْ نَظْرَةً اِلَى اَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَلَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا وَاَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ
فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِي اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِينَ وَلِآلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِينَ اِلٰهِي
وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسَى وَاَصْبَحَ فِي ظُلُمَاتِ الْبِحَارِ وَعَوَاصِفِ
الرِّيَاحِ وَالْاَهْوَالِ وَالْاَمْوَاجِ يَتَوَقَّعُ الْغَرَقَ وَالْهَلَاكَ لَا يَقْدِرُ عَلَى
حِيلَةٍ اَوْ مُبْتَلًى بِصَاعِقَةٍ اَوْ هَدْمٍ اَوْ غَرَقٍ اَوْ شَرَقٍ اَوْ حَرَقٍ اَوْ خَسْفٍ
اَوْ مَسْخٍ اَوْ قَذْفٍ وَاَنَا فِي عَافِيَةٍ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ فَلَكَ الْحَمْدُ يَا رَبِّ مِنْ مُقْتَدِرٍ

لا يُغلَبُ وذي أناةٍ لا يَعجَلُ صَلِّ على مُحمّدٍ وآلِ مُحمّدٍ واجعلني
لأنعُمِكَ من الشّاكرين ولآلائكَ من الذّاكرين إلهي وكم من عبدٍ
أمسى وأصبحَ مسافراً شاخصاً عن أهلِهِ ووطنِهِ وولدِهِ متحيّراً في المفاوزِ تائهاً
مع الوحوشِ والبهائمِ وحيداً فريداً لا يعرفُ حيلةً ولا يهتدي
سبيلاً أو متأذّياً ببردٍ أو حرٍّ أو جوعٍ أو عطشٍ أو عُريٍ أو غيرِهِ من
الشّدائدِ ممّا أنا منهُ خِلْوٌ في عافيةٍ من ذلكَ كلِّهِ فلكَ الحمدُ يا ربِّ وأنا
من مقتدرٍ لا يُغلَبُ وذي أناةٍ لا يَعجَلُ صلِّ على محمّدٍ وآلِ محمّدٍ واجعلني
لأنعُمِكَ من الشّاكرين ولآلائكَ من الذّاكرين إلهي وكم من عبدٍ أمسى
وأصبحَ فقيراً عائلاً عارياً مُمْلِقاً مُخفِقاً خائفاً مجهوداً جائعاً ظمآناً
ينتظرُ من يعودُ عليهِ بفضلٍ أو عبدٍ وجيهٍ هو أوجَهُ منّي عندكَ أو
أشدُّ عبادةً لكَ مغلولاً مقهوراً قد حُمِّلَ ثقلاً من تعبِ العناءِ وشدّةِ
العبوديّةِ وكلفةِ الرِّزقِ وثقلِ الضّريبةِ أو مبتلىً ببلاءٍ شديدٍ لا قِبَلَ الرّقّ
لهُ إلّا بمنِّكَ عليهِ وأنا المخدومُ المنعَّمُ المعافى المكرَّمُ في عافيةٍ ممّا به
هو فيهِ فلكَ الحمدُ يا ربِّ من مقتدرٍ لا يُغلَبُ وذي أناةٍ لا يَعجَلُ صلِّ على
محمّدٍ وآلِ محمّدٍ واجعلني لأنعُمِكَ من الشّاكرين ولآلائكَ من الذّاكرين

بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِنْ
عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ طَرِيْدًا شَرِيْدًا حَيْرَانًا مُتَحَيِّرًا جَائِعًا خَائِفًا خَاسِرًا
فِي الصَّحَارِيْ وَالْبَرَارِيْ قَدْ اَحْرَقَهُ الْحَرُّ وَاَذْنَفَهُ الْبَرْدُ وَهُوَ فِيْ ضُرٍّ
مِنَ الْعَيْشِ وَضَنْكٍ مِنَ الْحَيٰوةِ وَذُلٍّ مِنَ الْمَقَامِ يَنْظُرُ اِلٰى نَفْسِهٖ حَسْرَةً
لَا يَقْدِرُ لَهَا عَلٰى ضُرٍّ وَلَا نَفْعٍ وَاَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ
فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ لِنَعْمَائِكَ
وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اِلٰهِيْ وَمَوْلَايَ وَسَيِّدِيْ وَكَمْ مِنْ عَبْدٍ اَمْسٰى وَاَصْبَحَ عَلِيْلًا مَرِيْضًا
سَقِيْمًا مُدْنِفًا عَلٰى فِرَاشِ الْعِلَّةِ وَفِيْ لِبَاسِهَا يَتَقَلَّبُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا
لَا يَعْرِفُ شَيْئًا مِنْ لَذَّةِ الطَّعَامِ وَلَا مِنْ لَذَّةِ الشَّرَابِ يَنْظُرُ اِلٰى
نَفْسِهٖ حَسْرَةً لَا يَسْتَطِيْعُ لَهَا ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاَنَا خِلْوٌ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ
بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ فَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ مِنْ مُقْتَدِرٍ لَا يُغْلَبُ
وَذِيْ اَنَاةٍ لَا يَعْجَلُ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِيْ لَكَ مِنَ الْعَابِدِيْنَ
وَلِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ وَلِاٰلَائِكَ مِنَ الذَّاكِرِيْنَ وَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَتِكَ لِنَعْمَائِكَ

يا أرحم الرّاحمين إلهي ومولاي وسيّدي وكم من عبدٍ
أمسى وأصبح قد دنا يومه من حتفه وقد أحدق به ملك
الموت في أعوانه يعالج سكرات الموت وحياضه تدور
عيناه يميناً وشمالاً ينظر إلى أحبّائه وأودّائه وأخلّائه قد
مُنع من الكلام وحُجب عن الخطاب ينظر إلى نفسه حسرةً
لا يستطيع لها ضرّاً ولا نفعاً وأنا خلوٌ من ذلك كلّه بجودك
وكرمك فلا إله إلّا أنت سبحانك من مقتدرٍ لا يُغلب وذي
أناةٍ لا يعجل صلّ على محمّدٍ وآل محمّدٍ واجعلني لك من العابدين
ولنعمك من الشّاكرين ولآلائك من الذّاكرين وارحمني برحمتك يا أرحم
الرّاحمين إلهي ومولاي وسيّدي وكم من عبدٍ أمسى
وأصبح في مضائق الحبوس والسّجون وكرهها وكربها وذلّها وحديدها
يتداوله أعوانها وزبانيتها فلا يدري أيّ حالٍ يُفعل به
وأيّ مثلةٍ يُمثّل به فهو في ضرٍّ من العيش وضنكٍ من الحيوة
ينظر إلى نفسه حسرةً لا يستطيع لها ضرّاً ولا نفعاً وأنا خلوٌ
من ذلك كلّه بجودك وكرمك فلا إله إلّا أنت سبحانك من

مقتدر لا یغلب و ذی اناة لا یعجل صل علی محمد و آل محمد
واجعلنی لک من العابدین و لنعمک من الشاکرین و لآلائک
من الذاکرین وارحمنی برحمتک یا ارحم الراحمین الٰهی و سیدی
و مولای و کم من عبد امسی و اصبح قد استتر علیه القضاء و
احدق به البلاء ففارق اوداءه و اخلاءه و احباءه و اصبح
حقیرا اسیرا ذلیلا فی ایدی الکفار و الاعداء یتداولونه یمینا
و شمالا قد حصل فی المطامیر و ثقل بالحدید لا یری شیئا من
ضیاء الدنیا و لا من روحها ینظر الی نفسه حسرة لا یستطیع
لها ضرا و لا نفعا و انا خلو من ذلک کله بجودک و کرمک فلا
اله الا انت سبحانک من مقتدر لا یغلب و ذی اناة لا یعجل صل
علی محمد و آل محمد و اجعلنی لک من العابدین و لنعمائک من
الشاکرین و لآلائک من الذاکرین و ارحمنی برحمتک یا ارحم الراحمین
الٰهی و مولای و سیدی و کم من عبد امسی و اصبح قد
اشتاق الی الدنیا للرغبة فیها الی ان خاطر بنفسه و ماله حرصا
منه علیها قد رکب الفلک و کسرت به فهو فی آفاق البحار و ظلمها

ينظر الى نفسه حسرة لا يقدر لها على ضر ولا نفع وانا خلو من ذلك
كله بجودك وكرمك فلا اله الا انت سبحانك من مقتدر لا
يغلب وذي اناة لا يعجل صل على محمد وآل محمد واجعلني لك
من العابدين ولنعمائك من الشاكرين ولآلائك من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم
الراحمين الهي ومولاي وسيدي وكم من عبد امسى واصبح
قد استمر عليه القضاء واحدق به البلاء والكفار والاعداء
واخذته الرماح والسيوف والسهام وجدل صريعا وقد
شربت الارض من دمه واكلت السباع والطير من لحمه وانا
خلو من ذلك كله بجودك وكرمك لا باستحقاق مني فلا اله
الا انت سبحانك من مقتدر لا يغلب وذي اناة لا يعجل صل
على محمد وآل محمد واجعلني لنعمائك من الشاكرين ولآلائك
من الذاكرين وارحمني برحمتك يا ارحم الراحمين وبعزتك وجلالك
يا كريم لاطلبن مما لديك ولالحن عليك ولالجأن اليك
ولامدن يدي نحوك مع جرمها اليك فبمن اعوذ يا رب وبمن
الوذ يا كريم لا احد لي الا انت افتردني وانت معولي وعليك متكلي

وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الَّذِیْ وَضَعْتَہٗ عَلَی السَّمَآءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَعَلَی الْاَرْضِ
فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَی الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَعَلَی اللَّیْلِ فَاَظْلَمَ وَعَلَی النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ
اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَنْ تَقْضِیَ لِیْ جَمِیْعَ حَوَآئِجِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ
کُلَّهَا صَغِیْرَهَا وَکَبِیْرَهَا وَتُوَسِّعَ عَلَیَّ مِنَ الرِّزْقِ مَآ اُبَلِّغُنِیْ بِہٖ شَرَفَ الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ مَوْلَایَ بِكَ اسْتَغَثْتُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَّاَغِثْنِیْ وَبِكَ اسْتَجَرْتُ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَجِرْنِیْ
وَاَغْنِنِیْ بِطَاعَتِكَ عَنْ طَاعَةِ عِبَادِكَ وَبِمَسْئَلَتِكَ عَنْ مَسْئَلَةِ خَلْقِكَ
وَانْقُلْنِیْ مِنْ ذُلِّ الْفَقْرِ اِلٰی عِزِّ الْغِنٰی وَمِنْ ذُلِّ الْمَعَاصِیْ اِلٰی عِزِّ الطَّاعَةِ
فَقَدْ فَضَّلْتَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ جُوْدًا مِّنْكَ وَکَرَمًا لَّا بِاسْتِحْقَاقٍ
مِّنِّیْ اِلٰهِیْ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ کُلِّہٖ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاجْعَلْنِیْ
لِنَعْمَآئِكَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ وَلِاٰلَآئِكَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ وَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ جان تو کہ صاحب مہج الدعوات نی اپنی کتاب مین نقل
کی ہی کہ روایت کی ہی ابن عباسؓ نے کہ وہ کہتی ہین کہ ایکروز گیا مین خدمت بابرکت
رسولخدا مین پس دیکھا مینی کہ وہ جناب شاد و خندان ہین عرض کے مینی یارسول اللہ
کیا خبر ہی حضرت نے فرمایا کہ ای پسر عباس آئی میری پاس جبرئیلؑ اور اونکی ہاتہ بہر

ایک صحیفہ تہا کہ اوسمین کرامت بعد میری امت کی سیلیے خاص چہ لکھی ہوئی تہی لہ دیتے
واسطی تہی پس جبرئیل نے کہا یا محمدؐ لو اس صحیفہ کو اور پڑہو جو کچہ کہ اسمین ہی اور تعظیم
کرو اسکی کہ یہ گنج ہی گنجہای آخرت سی اور بسبب اسدعا کی خدای تمکو اور تمہارے
امت کو گرامی کیا ہی پس مینی کہا کہ وہ کونسا صحیفہ ہی جبرئیل نے کہا سبحان اللہ وجلّ
اور یہ وہ دعا ہی کہ مقدم چاہیے ذکر اوسکا تا سبحان اللہ العظیم پس پیغمبر خداؐ نی فرمایا کہ
ای جبرئیل اسدعا کی پڑہنی والی کی لیی کسقدر ثواب ہی جبرئیل نی کہا یا محمدؐ سوال
کیا تمنی او سدعا کی ثواب سی کہ سوائی خدائی عزوجل کے کوئی اوسکی ثواب کو
نہین جانتا یہ کہکر جبرئیل نے کہا کہ اگر تمام دریا مداد وسیاہی ہون اور درخت
جہان کی قلم ہون اور ملائکہ کاتب ہون اور صفحۂ دنیا کاغذ ہو اور ہزار بار
لکہنی سے لکہتے تمام ہو جاوی اور قلم شکستہ ہو جاوین پہر بہی ہزار کا ایک حصہ بہی
نہ لکہہ سکین ای محمدؐ بحق اوس خدا کی کہ جسنے تمکو بحق ساتہ پیغمبری کی بہیجا ہی کہ کوئی
مرد اور عورت ایسی نہین ہی کہ جو اسدعا کو پڑہی یا لکہی مگر یہ کہ خدا کرامت کری
اوسکو ثواب چار پیغمبروں کا کہ ایک اونمین سی تم ہو اور عیسی اور موسی اور
ابراہیم علیہم السلام ہین اور ثواب چار ملائکہ کا کہ اونمین سی ایک مین جبرئیل
ہون اور اسرافیل و میکائیل و عزرائیل ہین اور جو کوئی پڑہی اسدعا کو اپنی تمام
عمر مین بتّیس دفعہ خدا تعالی اوسکو عذاب آتش دوزخ مین کبہی گرفتار نکریگا اگرچہ
اوس شخص کے گناہ مثل کف دریا اور قطرہای باران و شمار ستارگان اور
ریگ بیابان و موہا و پشم کے اور برابر وزن عرش و کرسی و لوح و قلم اور بہشت
و دوزخ کی ہون پس خداوند کریم بخشی کا اون سبکو تئین اور لکہی کا عوض ہر

ہر گناہ کی ہزار نیکیان اور اگر کسی شخص کے تئین کوئی غم یا بیماری یا تشنگی یا کسی طرح کا
اضطراب ہووی پس تین مرتبہ اسد عا کو پڑہی حقتعالی اوسکی حاجت کو بر لاتا ہی
اور اگر ایسی مقام مین کہ جہان شیر و گرگ یعنی بہیڑیا ہو وہان اسد عا کو پڑہی حقتعالے
اوسکی شر سی محفوظ رکہتا ہی یا پادشاہ ظالم کا خوف اور ڈر ہو پروردگار
عالم برکت سی اس دعا کی جمیع بد یونسی اور جسکی کہ ڈر رکہتا ہی اوسبب سی محفوظ رکہیگا
اور اگر بوقت جنگ اسد عا کو ایک مرتبہ پڑہی حقتعالی ستر مرد شجاع و جنگی کی طاقت
اوسکو عطا کرتا ہی اور اگر واسطی دفع درد سر اور درد شقیقہ یا درد شکم یا درد چشم کے
پڑہی حقتعالی اوسکی تئین ان عوارض سی محفوظ رکہیگا اور اگر واسطے گزیدن مار
و عقرب یعنی سانپ کے کاٹی یا بچہو کی اسطی پڑہی حقتعالی اوسکی شر سی نگہبانی کریگا
اور پہر کہا جبرئیل نی یا محمدؐ جو کوئی اسد عا کو باور نکری وہ شخص ہمسی بری ہی اور
جو کوئی انکار اسد عا کا کری تو اسد عا کی برکت اوسی جاتی رہتی ہی پیغمبر خداؐ نے حضرت
جبرئیلؑ سی پوچہا کہ فضیلت اسد عا کی اور دعاؤن پر کس جہت سی ہی جبرئیل نے عرض کے
کہ اس سبب سی کہ اسد عا مین اسم اعظم خدا کا ہی اور جو کوئی اسد عا کو پڑہی تو یاد داشت
اور ذہن و دانش اور عمر اوسکی اور خوبی بدن اوسکو زیادہ ہوتی ہی اور دفع
ہوتی ہی پڑہنی والی سی ستر بلائین دنیا کی اور ستر سی بلائین آخرت کے
باذن خدا تعالی حسن بصری کہتا ہی کہ نہی بعد پیغمبر خداؐ اور اونکی اولاد کی
عدد و سطی امت کی بعد قرآن کے کوئی چیز بزرگتر اسد عا سی منقول ہی کہ جو کوئی
حرزت اسد عا کے بجالائی وہ شخص خطر مین ہی روایت کی ہی حضرت امیر المؤمنین ؑ
سی کہ پیغمبر خداؐ نی فرمایا کہ ایک دفعہ مکہ معظمہ مین پس مقام ابراہیم نبیؑ مین نماز

بڑہتا تہا اور اپنی امت کی واسطے دعای آمرزش خدا سی کرتا تہا کہ جبرئیل امینؑ نازل ہوئے
اور مجہسی کہا کہ ای محمدؐ امت کی مقدمہ مین تمکو نہایت حریص پایا اور خدا تعالے
مہربان تر ہی اپنی بندون پر سن پیغمبر خداؐ نی جبرئیلؑ سی فرمایا کہ ای برادر اور اید وست
میری میری امت کو تم دوست اور عزیز رکہتی ہو بس لا و تم میری تئین ایسی دعا کہ میری تئیز
یاد کرین میری بعد یعنی ایسی کثیر الثواب اور کثیر المنفعۃ دعا لاو کہ بعد میری امت میرے
اوسکو پڑہی اور بسبب اوسکی نجات پاوی اور مجکو یاد کری میری بعد جبرئیل سنے عرض کے
کہ وصیت کرتا ہون مین تمکو کہ تم حکم کرو اپنی امت کو کہ ہر مہینی مین ایام بیض کو روزہ
رکہین کہ وہ تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین ہی اور پڑہین اسد عا کو کہ حاملان عرش
اوٹہائین ہین عرش کے تئین اسی دعا کی برکت سی اور ببرکت اسد عا کی نیچی زمین پر
آتی ہین اور اوپر آسمان کے جاتی ہین اور یہ دعا لکہی ہوئی ہی اوپر درہائی بہشت کی اور
برکت سی اسد عا کی درہای بہشت کو کہولتی ہین اور لوگونکو حشر کرین کے قیامت
کی دن با مر خدا اور جو کوئی اسد عا کو تمہاری امت مین سی پڑہی حقتعالی عذاب
کو رکو اوسی اوٹہالیگا اور بلی کشکی کردیگا ہول قیامت اور آفات دنیا اور آخرت
سی اور جو کوئی اسد عا کو پڑہیگا نجات پائیگا عذاب دوزخ سی بعد اوسکی رسولخداؐ نی
سوال کیا ثواب دعا سی کہ کیا ثواب ہی جبرئیلؑ نی کہا یا محمدؐ سوال کیا تمنی اوس چیز سے
کہ قادر نہین ہو نمین اوسکی وصف پر اور نہین جانتا کوئی قدر اوسکی سوائی خدا کے
ای محمدؐ اگر تمام درخت ہای دنیا قلم ہو ن اور تمام دریا سیاہی ہون اور تمام خلائق
لکہنے والی ہون جب بہی دعا پڑہنی والے کا ثواب نہین لکہہ سکتی اور کوئی بندہ ایسا
نہین ہی کہ اسد عا کو پڑہی کہ خدا اوسکو آزاد نکرے اور خلاص بندسی نکری اور جو غمناک

کہ پڑہی اسد عا کو خدا اوسکو فرحت دیوی اور غم کو دور کری اور جو صاحب حاجت کہ اسد عا کو
پڑہی خدا اوسکے حاجت دنیا اور آخرت کو برلا دی اور نگاہ اور محفوظ رکہی اوس شخص کو
مرک مفاجات اور ہول کورا اور ناچیزی و مفلسی دنیا سی اور بخشی اوسکو شفاعت محمدؐ کی
روز قیامت سے اور اوس شخص کو بہشت مین بار دوی خندان لا کر بیچ غرفہ بہشت سے
جگہ دیگا اور حلہای بہشت خدا اوسکو عطا فرمائیگا اور جو کوئی روزہ رکہی اور اسد عا کو
پڑہی تو خدا اوندکریم لکہتا ہی واسطی اوسکی ثواب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل
اور ابراہیم خلیل و موسی کلیم و عیسی روح اللہ و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا
پیغمبر خدا فرماتی ہین کہ اسقدر ثواب دعا پڑہنی والی کا جبرئیلؑ سی سنکر مینی تعجب کیا
کہ جبرئیل نے کہا کہ تمہاری امت مین سی جو کوئی اسد عا کو پڑہی ایکدفعہ تو خدا اوسکو حشر
کریگا قیامت کی دن اسطرحسی کہ منہ اوسکا مثل ماہ بدر کامل کی چمکتا ہوگا اور لوک اوسی
دیکہکر حشر مین پوچہین کے کہ یہ کون شخص ہی پس فرشتی کہین سے کہ نہ یہ پیغمبر ہی اور نہ یہ
فرشتہ ہی بلکہ یہ ایک بندہ ہی بندکان خدا سی اور فرزندان آدم مین سی ہی کہ اسنے
اپنی مدت العمر مین ایکدفعہ اسد عا کو پڑہا تہا پس خدانی اوسکو اپنی کرامت سی بیرکت
اسد عا کی ممتاز کیا پس جبرئیلؑ نے کہا کہ ای خاص پیغمبرؐ جو کوئی پانچ دفعہ اسد عا کو پڑہی
* تو جبتک کہ اوسکی تئین حشر کرین مین اوسکے انتظار مین براق لیی کہڑا رہونگا اور سوار ہونگا
جب تک کہ اوس شخص کو براق پر سوار نکرلون اور بہشت مین نہ ٹہلالون اور وہ ہمیشہ
بہشت مین جوار ابراہیم و محمدؐ مین رہیگا اور اوسپر حساب و کتاب نہین اور مین ضامن ہون
کہ خوانندہ اسد عا کا عورت ہو یا مرد ہو خدا اوسپر عذاب نکریگا اگرچہ گناہ اوسکی زیادہ ہون
کف دریا اور قطرہای باران و برگہای درختان و شمار خلائق بہشت و دوزخ سی اور خدا اغنات

فرماتیگا خوانندۂ دعاکو ثواب حج مبرور و عمرۂ مقبول کا یا محمد جو کوئی باطہارت سوئی
خواب یعنی بستر پر اس دعا کو پانچ مرتبہ پڑہے تمکو خواب مین دیکہیگا کہ تم اوسکو
بشارت بہشت کی دیتی ہوگے اور جو کوئی کہ گرسنہ اور بہوکا اور تشنہ اور پیاسا
ہووی اور طعام و آب اوسکو نملی یا خستہ ہووی پس اس دعا کو پڑہی خدا اوسکو
فرحت دیگا اور برکت سی اس دعا کی حقتعالی آب و طعام اوسکو پہونچائیگا اور حاجتہائے
دنیا و آخرت بر لائیگا اور اگر کوئی چیز چوری گئی ہو یا غلام بہاگ گیا ہو پس وضو کری اور
دو رکعت نماز بجالائی کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ کے قل ہو اللہ احد دو مرتبہ پڑہے
جب نماز سی فارغ ہو تو اس دعا کو پڑہی اور جس کاغذ مین کہ یہ دعا لکہی ہو اوس کاغذ کو
اپنی سامنے یا سر کے نیچی رکہی پس غلام اوسکا برکت سی اس دعا کی چلا آویگا اگرچہ
بیچ مشرق یا مغرب کے ہو اور اگر کسی دشمن سی ڈرتا ہو اسدعا کو واسطے حفاظت نفس
اپنی کی پڑہی خداوند کریم اوسکی تئین اپنی حفظ حمایت مین رکہیگا اور اوسپر دشمن ہرگز
ظفریاب نہوگا اگر کوئی قرضدار ہو اور اسدعا کو پڑہی قرض سے ادا ہوگا اور ادائی قرض
باآسانی ہوجائیگی اگر بیمار اسدعا کو پڑہی شفا پاوی اور اگر بندۂ مومن و مخلص اسدعا کو
کوہ پر یعنی پہاڑ پر پڑہی پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جاوے اور اگر بہ نیت خالص آب روان پر
پڑہی پانی جم جاوی اور کچہ تعجب نکر اسدعا کی فضیلتو نکا کہ اسدعا مین اسم اعظم خدا ہی اور
جسوقت کہ کوئی اسدعا کو پڑہی فرشتے اور آدم اور دیو واسطی پڑہنی والی کے خدا سی دعائے
خیر کرتے ہین اور خدا اونکی دعاؤنکو بہ برکت اسدعا کی اسکے حقمین قبول فرماتا ہی اور جو کوئی
کہ ساتہ خدا کی اور رسول خدا کی اور ساتہ اسدعا کی ایمان رکہتا ہی چاہیی کہ اپنی دل کے
تئین شک مین نڈالی اسدعا کی فضیلتون پر کہ جو مذکور ہوئین واللہ اعلم اور یہ بہی پیغمبر خدا صلی

فرمایا کہ جو کوئی پڑہی اس دعا کو وقت جنگ و جدال کے دشمن پر ظفر یاب ہوگا
اور جو کوئی کہ پڑہی اس دعا کو اوسکی چہرہ پسی نور مثل نور اولیا کی چمکیگا پس خوشا
حال اوس شخص کا کہ جو قدر و منزلت اس دعا کے جانی اور اعتقاد کرہی اور محفوظ رکھیگا خدا
اوس شخص کو کہ جو اسکی عظمت اور بزرگی کرہی جمیع سختیوں میں اور آسان کریگا اوسپر
جمیع مشکلونکو اور روائی اوس شخص پر کہ جو نہ پہچانے اور اعتقاد نکرہی اسکی فضائل کا
انتہی محصل بعض اسناد ہ پس حقیر نے اسکی اسناد کو مختصر کرکے لکھا
کہ اگر تمام لکھتا تو بہت طول ہو جاتا پس وہ دعائی جلیل القدر معظم المنزلۃ یہی ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَهٗ مِنْ اِلٰهٍ مَا اَقْدَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْرٍ
مَا اَعْظَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِيْمٍ مَا اَجَلَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ جَلِيْلٍ مَا اَمْجَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ مَاجِدٍ مَا اَرْاَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ رَءُوْفٍ مَا اَعَزَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَزِيْزٍ مَا اَكْبَرَهٗ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَبِيْرٍ مَا اَقْدَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ قَدِيْمٍ مَا اَعْلَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيٍّ عَالٍ
مَا اَسْنَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَنِيٍّ مَا اَبْهَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَهِيٍّ مَا اَنْوَرَهٗ وَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ مُنِيْرٍ مَا اَظْهَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ ظَاهِرٍ مَا اَخْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ خَفِيٍّ مَا اَعْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَلِيْمٍ مَا اَخْبَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ خَبِيْرٍ
مَا اَكْرَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ كَرِيْمٍ مَا اَلْطَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ لَطِيْفٍ مَا اَبْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ

من بصير ما أسمعه وسبحانه من سميع ما أحفظه وسبحانه من حفيظ ما أملاه
وسبحانه من ملي ما أوفاه وسبحانه من وفي ما أغناه وسبحانه من غني
ما أعطاه وسبحانه من معط ما أوسعه وسبحانه من واسع ما أجوده
وسبحانه من جواد ما أفضله وسبحانه من مفضل ما أنعمه وسبحانه
من منعم ما أسيده وسبحانه من سيد ما أرحمه وسبحانه من رحيم
ما أشده وسبحانه من شديد ما أقواه وسبحانه من قوي ما أحكمه
وسبحانه من حكيم ما أبطشه وسبحانه من باطش ما أقومه وسبحانه
من قيوم ما أحمده وسبحانه من حميد ما أدومه وسبحانه
من دائم ما أبقاه وسبحانه من باق ما أفرده وسبحانه من فرد
ما أوحده وسبحانه من واحد ما أصمده وسبحانه من صمد ما أملكه
وسبحانه من مالك ما أولاه وسبحانه من ولي ما أعظمه وسبحانه
من عظيم ما أكمله وسبحانه من كامل ما أتمه وسبحانه من
تام ما أعجبه وسبحانه من عجيب ما أفخره وسبحانه من فاخر
ما أبعده وسبحانه من بعيد ما أقربه وسبحانه من قريب ما
أمنعه وسبحانه من مانع ما أغلبه وسبحانه من غالب ما أعفاه

مُحْسِنٌ وَسُبْحَانَهُ مِنْ عَفُوٍّ مَا أَحْسَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ حَسَنٍ مَا أَجْمَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

مُجْمِلٌ جَمِيلٍ مَا أَقْبَلَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَابِلٍ مَا أَشْكَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَكُورٍ

مَا أَغْفَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ غَفُورٍ مَا أَكْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ كَبِيرٍ مَا أَخْبَرَهُ وَ

سُبْحَانَهُ مِنْ خَبِيرٍ مَا أَجْبَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ جَبَّارٍ مَا أَدْيَنَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ دَيَّانٍ

مَا أَقْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاضٍ مَا أَمْضَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَاضٍ مَا أَنْفَذَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

أَحْلَمُ نَافِذٍ مَا أَرْحَمَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَحِيمٍ مَا أَخْلَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ خَالِقٍ مَا أَقْهَرَهُ

حَلِيمٍ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَاهِرٍ مَا أَمْلَكَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ مَالِكٍ مَا أَقْدَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ

أَرْزَقَهُ رَازِقٍ قَادِرٍ مَا أَرْفَعَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَفِيعٍ مَا أَشْرَفَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ شَرِيفٍ

أَبْسَطَهُ مَا أَرْزَقَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ رَازِقٍ مَا أَقْبَضَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قَابِضٍ مَا أَبْسَطَهُ

وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاسِطٍ مَا أَهْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ هَادٍ مَا أَصْدَقَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ صَادِقٍ مَا أَبْدَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَادٍ مَا أَقْدَسَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ قُدُّوسٍ

مَا أَطْهَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ طَاهِرٍ مَا أَزْكَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ زَكِيٍّ

مَا أَبْقَاهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ بَاقٍ مَا أَعْوَدَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ عَوَّادٍ مَا أَفْطَرَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ فَاطِرٍ

مَا أَوْهَبَهُ وَسُبْحَانَهُ مِنْ وَهَّابٍ مَا أَتْوَبَهُ وَسُبْحَانَهُ

مِنْ تَوَّابٍ مَا اَسْخَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَخِیٍّ مَا اَنْصَرَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ نَصِیْرٍ
مَا اَسْلَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ سَلَامٍ مَا اَشْفَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ شَافٍ
مَا اَنْجَاهُ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُنْجٍ مَا اَبَرَّهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ بَآرٍّ مَا اَطْلَبَهٗ وَ
سُبْحَانَهٗ مِنْ طَالِبٍ مَا اَدْرَکَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُدْرِکٍ مَا اَرْشَدَهٗ وَ — اَشَدُّ
سُبْحَانَهٗ مِنْ رَشِیْدٍ مَا اَعْطَفَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُتَعَطِّفٍ مَا اَعْدَلَهٗ — عَطُوْفٍ
وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَدْلٍ مَا اَتْقَنَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ مُتْقِنٍ مَا اَحْکَمَهٗ وَسُبْحَانَهٗ — عَادِلٍ
مِنْ حَکِیْمٍ مَا اَکْفَلَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ کَفِیْلٍ مَا اَشْهَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ
مِنْ شَهِیْدٍ مَا اَحْمَدَهٗ وَسُبْحَانَهٗ مِنْ عَظِیْمٍ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ وَسُبْحَانَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْعَظِیْمُ — اَعْظَمُهٗ
وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ دَافِعِ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَهُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

از انجملہ وہ دعا ہی کہ ذکر کیا ہی اوسکا صاحب مہج الدعوات نے بعبارت طولانی کہ خلاصہ ترجمہ
اوسکا یہ ہی کہ ایکروز حاضر ہوی خدمت با برکت رسولخدا آمین میکائیل و اسرافیل اور
کہا کہ یا رسول اللہ خدا نے تمکو اور تمہاری امت کو گرامی کیا ہی بسبب ان اسماء کے
بیچ دنیا اور آخرت کی خوشحال تمہارا اور تمہاری امت کا اور جسکی خدا توفیق دے
کہ بایں اسماء خلق کیا ہی خدا تعالی نے سماحی خلائق کو اور اہل آسمانوں اور زمینونکو

اور بہشت و دوزخ اور آفتاب و ماہتاب کو اور ستارونکو اور پہاڑونکو اور جو کچھ
کہ بیابان اور صحراؤ نمین اور دریاؤ نمین ہی اور خلق کیا خدا نے ان ناموں سی ہوا م
و وحش و درختونکو اور جتنی کہ مخلوقات اور عجائب ہین اور پیدا کیا خدا نی ان ناموں سے
اون چیزونکو کہ سوای خدا کی اور کوئی نہین جانتا بس تعلیم نکرو تم اسدعا کو مگر نیک آدمیونکو
اپنی امت مین سی اسواسطے کہ حکم خدا جاری ہوا ہی اس امر پر کہ جو کوئی ایکدفعہ اسکو پڑہے
بس دعا اوس شخص کی مستجاب ہو گی اور وہ دعا یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ
الَّذِیْ اِذَا ذُكِرْتَ بِهٖ تَزَعْزَعَتْ مِنْهُ السَّمٰوٰتُ وَانْشَقَّتْ مِنْهُ الْاَرْضُوْنَ
وَتَقَطَّعَتْ مِنْهُ السَّحَابُ وَتَصَدَّعَتْ مِنْهُ الْجِبَالُ وَجَرَتْ مِنْهُ الرِّيَاحُ وَانْتَقَصَتْ
مِنْهُ الْبِحَارُ وَاضْطَرَبَتْ مِنْهُ الْاَمْوَاجُ وَعَصَفَتْ مِنْهُ الرِّيَاحُ وَغَارَتْ مِنْهُ النُّفُوْسُ
وَوَجِلَتْ مِنْهُ الْقُلُوْبُ وَزَلَّتْ مِنْهُ الْاَقْدَامُ وَصُمَّتْ مِنْهُ الْاٰذَانُ وَشَخَصَتْ
مِنْهُ الْاَبْصَارُ وَخَشَعَتْ مِنْهُ الْاَصْوَاتُ وَخَضَعَتْ لَهُ الرِّقَابُ وَقَامَتْ لَهُ
الْاَرْوَاحُ وَسَجَدَتْ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَسَبَّحَتْ لَهُ وَارْتَعَدَتْ لَهُ الْفَرَآئِضُ وَاهْتَزَّ لَهُ
الْعَرْشُ وَدَانَتْ لَهُ الْخَلَآئِقُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ وُضِعَ عَلَى الْجَنَّةِ فَاُزْلِفَتْ
وَعَلَى الْجَحِیْمِ فَسُعِّرَتْ وَعَلَى النَّارِ فَتَوَقَّدَتْ وَعَلَى السَّمَآءِ فَاسْتَقَلَّتْ وَقَامَتْ
بِلَا عَمَدٍ وَلَا سَنَدٍ وَعَلَى النُّجُوْمِ فَتَزَيَّنَتْ وَعَلَى الشَّمْسِ فَاَشْرَقَتْ وَعَلَى الْقَمَرِ

فَأَنَارَ وَأَنْهَاءَ وَعَلَى الْأَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى الْجِبَالِ فَأُرْسِيَتْ وَعَلَى الرِّيَاحِ
فَذَرَتْ وَعَلَى السَّحَابِ فَأَمْطَرَتْ وَعَلَى الْمَلٰئِكَةِ فَسَبَّحَتْ وَعَلَى الْإِنْسِ
وَالْجِنِّ فَأَجَابَتْ وَعَلَى الطَّيْرِ وَالنَّمْلِ فَتَكَلَّمَتْ وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَ
عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَسَبَّحَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي اسْتَقَرَّتْ
بِهِ الْأَرَضُونَ عَلَى قَرَارِهَا وَالْجِبَالُ عَلَى أَمَاكِنِهَا وَالْبِحَارُ عَلَى حُدُوْدِهَا
وَالْأَشْجَارُ عَلَى عُرُوْقِهَا وَالنُّجُوْمُ عَلَى مَجَارِيْهَا وَالسَّمٰوٰتُ عَلَى
بِنَائِهَا وَحَمَلَتِ الْمَلٰئِكَةُ عَرْشَ الرَّحْمٰنِ بِقُدْرَةِ رَبِّهَا وَبِالْاِسْمِ
الْقُدُّوْسِ الْقَدِيْمِ الْمُقَدَّمِ الْمُخْتَارِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَظِّمِ الْعَزِيْزِ
الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ الْمَلِكِ الْمُقْتَدِرِ الْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ الصَّمَدِ الْمُتَوَحِّدِ
الْمُتَفَرِّدِ الْكَبِيْرِ الْمُتَعَالِ وَبِالْاِسْمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ فِيْ عِلْمِ الْمُحِيْطِ
بِعَرْشِهِ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ الْمُبَارَكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَيْمِنِ
الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ الْمُتَكَبِّرِ الْخَالِقِ الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ الْأَوَّلِ الْآخِرِ الظَّاهِرِ
الْبَاطِنِ الْكَائِنِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْمُكَوِّنِ لِكُلِّ شَيْءٍ وَالْكَائِنِ
بَعْدَ فَنَاءِ كُلِّ شَيْءٍ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ وَلَا يَفْنٰى وَلَا يَتَغَيَّرُ نُوْرٌ فِيْ
نُوْرٍ وَنُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ وَنُوْرٌ فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَنُوْرٌ يُضِيْءُ بِهِ كُلُّ نُوْرٍ

وَبِالاسْمِ الَّذِي سَمَّى بِهِ نَفْسَهُ وَاسْتَوَى بِهِ عَلَى عَرْشِهِ
فَاسْتَقَرَّ بِهِ عَلَى كُرْسِيِّهِ وَخَلَقَ بِهِ مَلٰٓئِكَتَهُ وَسَمٰوٰتِهِ
وَاَرْضَهُ وَجَنَّتَهُ وَنَارَهُ وَابْتَدَءَ بِهِ خَلْقَهُ وَاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا
كَبِيْرًا مُتَكَبِّرًا عَظِيْمًا مُتَعَظِّمًا عَزِيْزًا مَلِيْكًا مُقْتَدِرًا قُدُّوْسًا
مُتَقَدِّسًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ وَبِالاسْمِ
الَّذِي لَمْ يَكْتُبْهُ لِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ صَدَقَ الصَّادِقُوْنَ وَكَذَبَ
الْكَاذِبُوْنَ وَبِالاسْمِ الَّذِي هُوَ مَكْتُوْبٌ فِي رَاحَةِ مَلَكِ الْمَوْتِ
الَّذِي اِذَا نَظَرَتْ اِلَيْهِ الْاَرْوَاحُ تَطَايَرَتْ وَبِالاسْمِ الَّذِي هُوَ
مَكْتُوْبٌ عَلٰى سُرَادِقِ عَرْشِهٖ مِنْ نُّوْرٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ وَبِالاسْمِ الَّذِي هُوَ مَكْتُوْبٌ عَلٰى سُرَادِقِ الْمَجْدِ وَبِالاسْمِ
الْمَكْتُوْبِ فِي سُرَادِقِ الْبَهَآءِ وَبِالاسْمِ الْمَكْتُوْبِ فِي سُرَادِقِ الْعَظَمَةِ
وَبِالاسْمِ الْمَكْتُوْبِ فِي سُرَادِقِ الْجَلَالِ وَبِالاسْمِ الْمَكْتُوْبِ فِي سُرَادِقِ
الْعِزِّ وَبِالاسْمِ الْمَكْتُوْبِ فِي سُرَادِقِ الْخَالِقِ النَّصِيْرِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ
الثَّمَانِيَةِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَبِالاسْمِ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ وَبِالاسْمِ
الْاَعْظَمِ الْاَعْظَمِ الْمُحِيْطِ بِمَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَبِالاسْمِ

الَّذِي اَشْرَقَتْ بِهِ الشَّمْسُ وَاَضَاءَ بِهِ الْقَمَرُ وَسُجِّرَتْ بِهِ الْبِحَارُ وَ
نُصِبَتْ بِهِ الْجِبَالُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي قَامَ بِهِ الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ وَبِالْاَسْمَاءِ
الْمُقَدَّسَاتِ الْمَكْنُوْنَاتِ الْمَخْزُوْنَاتِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِي كُتِبَ عَلٰى وَرَقِ الزَّيْتُوْنِ فَاُلْقِيَ فِي النَّارِ فَلَمْ يَحْتَرِقْ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
مَشٰى بِهِ الْخِضْرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمَاءِ فَلَمْ تَبْتَلَّ قَدَمَاهُ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
تُفْتَحُ بِهِ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَبِهِ يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
ضَرَبَ بِهِ مُوْسٰى بِعَصَاهُ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ
وَبِالْاِسْمِ الَّذِي كَانَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يُحْيِي بِهِ الْمَوْتٰى وَيُبْرِئُ بِهِ
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَبِالْاَسْمَاءِ الَّتِي يَدْعُوْ بِهَا جِبْرَائِيْلُ وَ
مِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ وَعِزْرَائِيْلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ وَالْكَرُوْبِيُّوْنَ وَمَنْ
حَوْلَهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحَانِيُّوْنَ الصَّافُّوْنَ الْمُسَبِّحُوْنَ وَبِالْاَسْمَاءِ
الَّتِي لَا تُنْسٰى وَبِوَجْهِهِ الَّذِي لَا يَبْلٰى وَبِنُوْرِهِ الَّذِي لَا يُطْفَأُ وَبِعِزَّتِهِ الَّتِي
لَا تُرَامُ وَبِقُدْرَتِهِ الَّتِي لَا تُضَامُ وَبِمُلْكِهِ الَّذِي لَا يَزُوْلُ وَبِسُلْطَانِهِ
الَّذِي لَا يَتَغَيَّرُ وَبِالْعَرْشِ الَّذِي لَا يَتَحَرَّكُ وَبِالْكُرْسِيِّ الَّذِي لَا يَزُوْلُ
وَبِالْعَيْنِ الَّتِي لَا تَنَامُ وَبِالْيَقْظَانِ الَّذِي لَا يَسْهُوْ وَبِالْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ

وَبِالْقَيُّوْمِ الَّذِىْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ وَبِالَّذِىْ تُسَبِّحُ السَّمٰوٰتُ وَ
الْاَرَضُوْنَ بِاَطْرَافِهَا وَالْبِحَارُ بِاَمْوَاجِهَا وَالْحِيْتَانُ فِىْ بُحُوْرِهَا وَالْاَشْجَارُ بُحِجِهَا
بِاَغْصَانِهَا وَالنُّجُوْمُ بِزِيْنَتِهَا وَالْوُحُوْشُ فِىْ قِفَارِهَا وَالطَّيْرُ فِىْ اَوْكَارِهَا
وَالنَّحْلُ فِىْ اَحْجَارِهَا وَالنَّمْلُ فِىْ مَسَاكِنِهَا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فِىْ اَفْلَاكِهَا وَالنَّحْلُ
وَكُلُّ شَىْءٍ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهٖ فَسُبْحَانَهٗ يُمِيْتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوْتُ مَا اَبْيَنَ نُوْرَهٗ وَاَكْرَمَ
وَجْهَهٗ وَاَجَلَّ ذِكْرَهٗ وَاَقْدَسَ قُدْسَهٗ وَاَحْمَدَ حَمْدَهٗ وَاَنْفَذَ اَمْرَهٗ وَاَقْدَرَ قُدْرَتَهٗ
عَلٰى مَا يَشَآءُ وَاَنْجَزَ وَعْدَهٗ تَعَالٰى عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا لَيْسَ لَهٗ شَبِيْهٌ
وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَىْءٌ لَهُ الْخَلْقُ وَلَهُ الْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَتَبَارَكَ
اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ قَرَّبَ بِهٖ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى جَاوَزَ
سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَكَانَ مِنْهُ كَقَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ جَعَلَ
النَّارَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ بَرْدًا وَّسَلَامًا وَّوَهَبَ لَهٗ مِنْ رَحْمَتِهٖ اِسْحَاقَ وَبِرَحْمَتِهٖ
الَّتِىْ اُوْتِىَ بِهَا يَعْقُوْبُ بِالْقَمِيْصِ فَاَلْقَاهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا
وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَبِالْاِسْمِ
الَّذِىْ كَشَفَ بِهٖ ضُرَّ اَيُّوْبَ وَاسْتَجَابَ لِيُوْنُسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِىْ
ظُلُمَاتٍ ثَلٰثٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِىْ وَهَبَ بِهٖ لِزَكَرِيَّا يَحْيٰى نَبِيًّا صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِمَا وَاَنْعَمْتَ عَلٰى عَبْدِهٖ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ عَلَّمَهُ

الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَجَعَلَهُ نَبِيًّا مُبَارَكًا مِّنَ الصَّالِحِيْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِيْ

دَعَابِهٖ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِى الْمُقَرَّبِيْنَ وَدَعَاكَ بِهٖ مِيْكَائِيْلُ وَاِسْرَافِيْلُ

عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَاسْتَجَبْتَ لَهُمْ وَكُنْتَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَرِيْبًا مُجِيْبًا وَبِاسْمِكَ

الْمَكْتُوْبِ فِى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ فِىْ لِوَآءِ الْحَمْدِ الَّذِىْ اَعْطَيْتَهُ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَوَعَدْتَهُ الْحَوْضَ وَالشَّفَاعَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَبِاسْمِكَ الَّذِيْ

فِى الْحِجَابِ عِنْدَكَ لَا يُضَامُ حِجَابُ عَرْشِكَ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ تَطْوِىْ

السَّمٰوٰتِ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ وَبِاسْمِكَ الَّذِىْ تَقْبَلُ بِهِ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِكَ

وَتَعْفُوْ عَنِ السَّيِّاٰتِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَكْرَمِ الْوُجُوْهِ وَبِمَا تَوَارَتْ بِهِ

الْحُجُبُ مِنْ نُوْرِكَ وَبِمَا اسْتَقَلَّ الْعَرْشُ مِنْ بَهَآئِكَ يَا اِلٰهَ مُحَمَّدٍ وَاِبْرَاهِيْمَ

وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَيُوْسُفَ وَالْاَسْبَاطِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمْ يَارَبَّ

جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَعِزْرَآئِيْلَ وَرَبَّ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ

وَمُنْزِلَ التَّوْرٰتِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ الْعَظِيْمِ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ

هُوَلَكَ اَنْزَلْتَهُ فِىْ كِتَابٍ مِّنْ كُتُبِكَ اَوْ عَلَّمْتَهُ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَاْثَرْتَ

بِهٖ فِىْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ يَا وَهَّابَ الْعَطَايَا يَا فَكَّاكَ الرِّقَابِ وَطَارِدَ الْعُسْرِ

مِنَ الْعَسِيرِ كُنْ شَفِيعِي إِلَيْكَ إِذْ كُنْتَ دَلِيلِي عَلَيْكَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي
يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيفَتِهِ وَبِأَسْمَآئِكَ الْمَكْتُوبَاتِ
عَلَىٰ أَجْنِحَةِ الْكَرُّوبِيِّينَ وَبِأَسْمَآئِكَ الَّتِي يُحْيِي بِهَا الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ وَبِاسْمِكَ
الَّذِي دَعَاكَ بِهِ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِأَسْمَآئِكَ الْمَكْتُوبَاتِ
عَلَىٰ عَصَا مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبِاسْمِكَ الَّذِي تَكَلَّمَ بِهِ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ
عَلَىٰ سَحَرَةِ مِصْرَ فَأَوْحَيْتَ إِلَيْهِ لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ وَبِأَسْمَآئِكَ
الْمَنْقُوشَاتِ عَلَىٰ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّتِي مَلَكَ بِهَا
الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَالشَّيَاطِينَ وَأَذَلَّ بِهَا إِبْلِيسَ وَجُنُودَهُ وَبِالْأَسْمَآءِ الَّتِي
نَجَّا بِهَا إِبْرَاهِيمَ مِنْ نَارِ نَمْرُودَ وَبِالْأَسْمَآءِ الَّتِي رُفِعَ بِهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
مَكَانًا عَلِيًّا وَبِالْأَسْمَآءِ الْمَكْتُوبَاتِ عَلَىٰ جَبْهَةِ إِسْرَافِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَبِالْأَسْمَآءِ الْمَكْتُوبَاتِ عَلَىٰ دَارِ قُدْسِهِ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
دَعَا اللّٰهَ بِهِ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَبِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لِلّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِي شَيْءٍ مِنْ كُتُبِهِ وَبِكُلِّ اسْمٍ سِوَىٰ مَخْزُونٍ فِي عِلْمِهِ وَبِأَسْمَآئِهِ
الْمَكْتُوبَاتِ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِي خَلَقَ بِهِ جِبِلَّاتِ الْخَلْقِ

كُلِّهِم وَبِاسْمِ اللهِ الْأَكْبَرِ الْكَبِيرِ الْأَجَلِّ الْجَلِيلِ الْأَعَزِّ الْعَزِيزِ الْأَعْظَمِ
الْعَظِيمِ وَبِأَسْمَائِهِ كُلِّهَا الَّتِي إِذَا ذُكِرَ بِهَا ذَلَّتْ فَرَائِضُ مَلَائِكَتِهِ وَسَمَائِهِ
وَأَرْضِهِ وَجَنَّتِهِ وَنَارِهِ وَبِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي عَلَّمَهُ آدَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَصَلَّى اللهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ
اللهِ وَرُسُلِهِ اللَّهُمَّ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ الْأَسْمَاءِ وَبِحُرْمَةِ تَفْسِيرِهَا فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ
تَفْسِيرَهَا غَيْرُكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ دُعَائِي وَارْحَمْ تَضَرُّعِي وَأَنْ تُدْخِلَنِي فِي عِبَادِكَ
الصَّالِحِينَ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ
وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ
بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ازانجمله وه دعا ہی کہ ذکر
کیا ہی اوسکو صاحب مہج الدعوات نے کہ روایت کی ہی محمد حنفیہ بن علی بن
ابیطالب نے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کوئی خدا کو باین نامہا یاد کری یعنی اس دعا کو
پڑہی خداوند حکیم اوسکے دعا کو مستجاب کرتا ہی اور اگر تختہ آہن پر اس دعا کو
پڑہی آہن نرم ہو جاوی باذن اللہ اور پہر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ قسم ہی اوس خدا کے
کہ جسنے مجکو بحق ساتہ پیغمبری کی بہیجا ہی کہ اگر کسی مرد کی تئین بہوک اور پیاس سخت ہو

اور اسدعا کو پڑہی بہوک اور پیاس جاتی رہی اور پہر جاوی اور اگر اسدعا کو پہاڑ پر
پڑہی تو درمیان پہاڑ کے حسب خواہش اوسکی کے راستہ ہوجاوے کہ اگر چاہی تو
اوسمین سے چلا جاوی اور اگر اسدعا کو دیوانی پر پڑہی دیوانہ ہوش مین آجائے
اور اگر اوس عورت پر کہ جسی جننا دشوار ہو پڑہی جننا اوسکی آسان ہوجاوی اور اگر تمام شہر مین آگ
لگی ہو اور کوئی اس دعا کو پڑہی بس پڑہنی الیکا گہر آتش زدگی سی محفوظ رہیگا اور سب
نہ جلی گا برکت سی اسدعا کی اور اگر چالیس شب جمعہ اسدعا کو پڑہی خدا تعالی جمیع گناہ کو
بخشیگا اور اگر اوسکی تئین کسیطرح کا غم ہو تو اوسکا غم دنیا و آخرت کا برطرف
ہوگا برحمت پروردگار عالم اگر پادشاہ ظالم پڑہی قبل اوسکی ملاقات کی اور سامنا کرنیکی اس
دعا کو پڑہی حقتعالی اوس بادشاہ کی تئین مطیع اوس شخص کا کردیگا اور روایت کی ہی کہ سلمان
فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم آیا ہوسکتا ہی کہ اسدعا کو مین لوگونکی تئین
تعلیم کرون رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ اسدعا کو تعلیم ہر ایک کو نکرو کہ شاید وہ لوگ نماز کو
ترک کرین اور مرتکب گناہ کی ہون اور اسدعا کی پڑہنی سی بخشی جائین مگر اہل بیت اور اپنے
ہمسایہ کے لوگونکو اور اہل شہر کو تعلیم کرو جبکہ وہ تمسی درخواست کرین صاحب مہج الدعوات
فرماتی ہین کہ ایکدفعہ مین بلای عظیم مین پڑا تہا اور گرفتار تہا بس اسدعا کو مینی پڑہا
برکت سی اسدعا کی اوس بلاسی خلاص ہوا اور اپنی مراد اور مقصود کو پہنچا اور حقتعالی نے

شر حاسد وکسی حفاظت ونگہبانی میسر گی ور وہ دعا یہ اللّٰہم انّی اسئلک یا من احتجب بشعاع نوره عن نواظر خلقه یا من تسربل بالجلال والعظمة واشتهر بالتجبّر فی قدسه یا من تعالیٰ بالجلال والکبریاء فی تفرّد مجده یا من انقادت الامور بازمّتها طوعاً لامره یا من قامت السّموات والارضون مجیبات لدعوته یا من زیّن السّماء بالنّجوم الطّالعة وجعلها هادیةً لخلقه یا من انار القمر المنیر فی سواد اللّیل المظلم بلطفه یا من انار الشّمس المنیرة وجعلها معاشاً لخلقه وجعلها مفرّقةً بین اللّیل والنّهار بعظمته یا من استوجب الشّکر بنشر سحائب نعمه اسئلک بمعاقد العزّ من عرشك ومنتهی الرّحمة من کتابك وبکلّ اسم هو لك سمّیت به نفسك او استاثرت به فی علم الغیب عندك وبکلّ اسم هو لك انزلته فی کتابك او اثبتّه فی قلوب الصّافّین الحافّین حول عرشك فتراجعت القلوب الی الصّدور عن البیان باخلاص الوحدانیّة وتحقیق الفردانیّة مقرّةً لك بالعبودیّة وانّك انت الله انت الله انت الله لا اله الّا انت واسئلك بالاسماء الّتی تجلّیت بها للکلیم علی الجبل العظیم فلمّا بدا شعاع نور الحجب من بهاء العظمة خرّت الجبال متدکدکةً لعظمتك وجلالك وهیبتك فاهو

خوفاً من سطوتك راهبة منك فلا اله الا انت فلا اله الا انت فلا اله الا انت فلا اله الا انت واسئلك بالاسم الذی فتقت به رتق عظیم جفون عیون الناظرین الذی به تدبر حکمتك وشواهد حجج انبیائك یعرفونك بفطن القلوب وانت فی غوامض مسرات سریرات الغیوب اسئلك بفطن بعزة ذلك الاسم ان تصلی علی محمد وال محمد وان تصرف عنی وعن والدی ووالد والدی وعن اهل حزانتی وجمیع المؤمنین والمؤمنات جمیع الآفات والعاهات والبلیات والاعراض والامراض والخطایا والذنوب والشک والشرك والکفر والنفاق والشقاق والضلالة والجهل والمقت والغضب والعسر والضیق وفساد الضمیر وحلول النقمة وشماتة الاعداء وغلبة الرجال انك سمیع الدعاء لطیف لما تشاء وصل علی محمد وال محمد یا ارحم الراحمین مہج الدعوات مین منقول ہی کہ روایت کی حضرت امام حسن ع حضرت فاطمہ علیہا السلام سی کہ وہ فرماتی ہین کہ پیغمبر خدا ص نی مجسی ارشاد کیا کہ ای فاطمہ ع تمہاری تئین ایک دعا ایسی سکہاؤن کہ جو کوئی اوس دعا کو پڑہی حقتعالی اوس شخص کے دعا کو قبول کری اور کبہی اوسپر جادو اور زہر کام نکری اور دشمن اوسپر ظفر یاب نہو اور شیطان اوسی متعرض نہو اور حضرت عزت

اوسکی روی عنایت نہ پھیری اور اوسکی دعا کو رد نکری اور اوسکی حاجات کو بر لائی حضرت فاطمہؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ یہ دعا میری نزدیک دنیا اور جو کچہ کہ دنیا مین ہی اوس سب سی بہتر ہی پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ پڑہو اس دعا کو یَا اَعَزَّ مَذْکُوْرٍ وَّاَقْدَمَهٗ قِدَمًا فِی الْعِزِّ وَالْجَبَرُوْتِ یَا رَحِیْمَ کُلِّ مُسْتَرْحِمٍ وَّمَفْزَعَ کُلِّ مَلْهُوْفٍ اِلَیْهِ یَا رَاحِمَ کُلِّ حَزِیْنٍ یَّشْکُوْ بَثَّهٗ وَحُزْنَهٗ اِلَیْهِ یَا خَیْرَ مَنْ سُئِلَ الْمَعْرُوْفُ مِنْهُ وَاَسْرَعَهٗ اِعْطَآءً یَا مَنْ تَخَافُ الْمَلٰٓئِکَةُ الْمُتَوَقِّدَةُ بِالنُّوْرِ مِنْهُ اَسْئَلُكَ بِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ تَدْعُوْكَ بِهَا حَمَلَةُ عَرْشِكَ وَمَنْ حَوْلَ عَرْشِكَ بِنُوْرِكَ یُسَبِّحُوْنَ شَفَقَةً مِّنْ خَوْفِ عِقَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الَّتِیْ یَدْعُوْكَ بِهَا جِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَآئِیْلُ وَاِسْرَافِیْلُ اِلَّا مَا اَجَبْتَنِیْ وَکَشَفْتَ یَا اِلٰهِیْ کُرْبَتِیْ وَسَتَرْتَ ذُنُوْبِیْ یَا مَنْ اَمَرَ بِالصَّیْحَةِ فِیْ خَلْقِهٖ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ یُحْشَرُوْنَ وَبِذٰلِكَ الْاِسْمِ الَّذِیْ اَحْیَیْتَ بِهِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ اَحْیِ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ صَدْرِیْ وَاَصْلِحْ شَاْنِیْ یَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهٗ بِالْبَقَآءِ وَخَلَقَ لِبَرِیَّتِهِ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ وَالْفَنَآءَ یَا مَنْ فِعْلُهٗ قَوْلٌ وَّقَوْلُهٗ اَمْرٌ وَّاَمْرُهٗ مَاضٍ عَلٰی مَا یَشَآءُ اَسْئَلُكَ بِالْاِسْمِ الَّذِیْ دَعَاكَ بِهٖ خَلِیْلُكَ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ فَدَعَاكَ بِهٖ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَقُلْتَ یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا

کُرُبٰتِیْ

عَلیٰ اِبْرَاهِیْمَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ دَعَاکَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ

فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهٖ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ مِنْ رُوْحِ

الْقُدُسِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ تُبْتَ بِهٖ عَلٰی دَاؤُدَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ لَیَّنْتَ بِهِ الْحَدِیْدَ لِدَاءِ

دَاؤُدَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ وَهَبْتَ بِهٖ لِزَکَرِیَّا یَحْیٰی وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ کَشَفْتَ بِهٖ عَنْ

اَیُّوْبَ الضُّرَّ وَتُبْتَ بِهٖ عَلٰی دَاؤُدَ وَسَخَّرْتَ بِهٖ لِسُلَیْمَانَ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ وَ

الشَّیَاطِیْنَ وَعَلَّمْتَهٗ مَنْطِقَ الطَّیْرِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهِ الْعَرْشَ

وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهِ الْکُرْسِیَّ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ

بِهِ الرُّوْحَانِیِّیْنَ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَبِالْاِسْمِ

الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهٖ جَمِیْعَ الْخَلْقِ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ خَلَقْتَ بِهٖ جَمِیْعَ

مَا اَرَدْتَ مِنْ شَیْءٍ وَبِالْاِسْمِ الَّذِیْ قَدَّرْتَ بِهٖ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

اَسْئَلُکَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ اِلَّا مَا اَعْطَیْتَنِیْ سُؤْلِیْ وَقَضَیْتَ حَوَائِجِیْ

فصل آٹھویں بیچ اسمار اعظم کی پوشیدہ نرہی کہ بیچ کتاب فصل الدعا کے

منقول ہی کہ ابن عمار نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ حضرت نے

فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اسم اعظم ہی اور اوسی کتاب یعنی فصل الدعا میں

مذکور ہی کہ ابی حمزہ نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت کی ہی کہ اسم اعظم

بیچ سورہ فاتحۃ الکتاب یعنی سورہ حمد مین داخل و مندرج ہی اور اسطرح بہی منقول ہی کہ
حضرت نے فرمایا کہ ای اصحاب تم چاہتی ہو کہ اسم اعظم خدا مین تمکو بتلاؤن صحابہ نے عرض کے
کہ ہان یا امام حضرت نے فرمایا کہ سورہ حمد اور قل ہو اللہ اور آیۃ الکرسی اور انا انزلناہ منطرف
قبلہ کے کرکی پڑہو اور جو حاجت کہ چاہو خدا سی طلب کرو کہ جانب خدا سی مستجاب ہی اور
سلمان بن جعفر سی روایت کی ہی کہ حضرت امام رضاؑ نی نقل فرمایا ہی کہ بعد نماز صبح کی سو مرتبہ
پڑہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہ اسم اعظم سے
نزدیک تر ہی سیاہی چشم سی ساتہ سفیدی کے اور حضرت امام رضاؑ سی روایت ہی کہ یا حیُّ
یا قیّوم اسم اعظم ہی اور از جملہ روایات کہ بیچ باب اسم اعظم کی ذکر کی گئی ہین یہ ہی کہ حافظ محمد جزری نے
بیچ کتاب دعوات کی بروایت عبد السلم خوارزمی و بروایت انس کہ پیغمبر خدا نے ہنگام گذر کر
ابی عیاش زید بن صامت پر کہ وہ شخص بیٹہا یہ دعا پڑہتا تہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ
الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
فرمایا کہ آیا جانتی ہو کہ یہ مرد کونسی دعا پڑہتا ہی لوگون نے عرض کے کہ خدا اور رسول بہتر جانتی ہین
پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہی جو کچہ کہ چاہو بواسطہ اس دعا کی خدا سی طلب کرو کہ
خدا عطا فرماتا ہی اور جو دعا کہ مانگو خدا مستجاب کرتا ہی اور روایت کی ہی کہ ایک شخص نے
پیغمبر خداؐ سی التماس کیا کہ آپ مجہی اسم اعظم تعلیم فرماوین حضرت نے فرمایا کہ وضو کر اور جو کچہ
کہ بتلاؤن اوسکو اوسطرح سی کہہ کہ مین اوسکو سنون پس اوس شخص نے وضو کیا اور اسکو پڑہا
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ ۔ اَسْئَلُکَ
الْعَظِیْمَ الْاَعْظَمَ الْکَبِیْرَ الْاَکْبَرَ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ پایا تو نے اسم اعظم کی تئین بحق خدا
عزّ وجلّ کہ جسنی میری تئین بحق ساتہ پیغمبری کے بہیجا ہی اور انس سی روایت کی ہی کہ پیغمبر خداؐ نے

فرمایا کہ یوشع بن نون وصی موسیٰ نی اس اسم خدا کو پڑہا تہا کہ خدا تعالی نے برکت سے
اوسکی آفتاب کو ٹہرا رکہا یہان تک کہ اونہون نے نماز ادا کی باذن تبارک وتعالی اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمُ
بعد اسکی حضرت نے فرمایا کہ تم سمجہی اور یاد کیا یا پہر اسکو کہون انس نے عرض کی کہ پہر ارشاد
کیجیے پس پکر حضرت نے اس دعا کو فرمایا یہان تک کہ مینی یاد کر لیا پس انس کہتا ہی کہ جب
اس دعا کو مینی پڑہا دعا مستجاب ہوئی صالح نے حکایت کی ہی کہ خواب مین دیکہا مینی کہ کوئی شخص
مجہسی کہتا ہی کہ تجکو اسم اعظم تعلیم کرون کہ جب تو اوسکو پڑہ کی دعا کری تو تیری دعا مستجاب
ہووی مینی کہا کہ تعلیم کر او سنی کہا کہ کہو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ
الْمَکْنُوْنِ الْمُطَھَّرِ الطَّاھِرِ الْمُقَدَّسِ پس صالح کہتا ہی کہ کبہی ایسا نہین ہوا کہ دریا میں
یا خشکی مین اس دعا کو پڑہ کی دعا مانگی ہو اور وہ دعا مستجاب نہوئی ہو صاحب مہج الدعوات نے
ذکر کیا ہی کہ غالب نامی ایک شخص تہا کہ اوسنی بیس برس خدا سی دعا مانگی کہ بار خدایا مجکو
اسم اعظم تعلیم کر ایسا اسم اعظم کہ اوسکی برکت سی جو دعا مانگون مستجاب ہو اور جو چاہون مین تجہسی
وہ مجہی تو بخشا کری پس ایک شب حالت نماز مین اوسی سنا کہ کوئی شخص کہتا ہی کہ سن ای غالب
پس سنا تو نے بعد اوسکی غالب کہتا ہی کہ مین سو گیا خواب مین دیکہا کہ مین کہڑا ہون پس سنا مینی
کہ کوئی کہتا ہی کہ کہو یَا فَارِجَ الْغَمِّ وَیَا کَاشِفَ الْھَمِّ وَیَا مُوْفِیَ الْعَھْدِ وَیَا حَیُّ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اَنْتَ منقول ہی کہ امام زین العابدین عہ نے فرمایا کہ سلمہ حرم محترم رسولخدا نے روایت
کی ہی کہ ایک روز پیغمبر خدا سی سوال کیا مینی اسم اعظم سی یہ سنتی ہی پیغمبر خدا صہ نے اپنا منہ پہیر لیا
اور کچہہ جواب نہ دیا بعد کئی دن کے پیغمبر خدا صہ ام سلمہ کی گہر مین تشریف لائی دیکہا کہ ام سلمہ
سجدہ مین اس دعا کو پڑہتی ہین اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ

وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَاِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَیْتَ
فَاِنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ صاحب مہج الدعوات لکہتی ہین کہ کتاب کہنہ مین لکہا دیکہا مینی کہ عیسی بن زید بن امام
زین العابدین ع نے اپنی جد بزرگوار یعنی علی بن الحسین ع سی روایت کی ہی کہ مدت تک مینے
خدا سی طلب اسم اعظم کی کیا کیا کہ خدا مجکو اسم اعظم تعلیم فرمائی کہ ناگاہ ایک شب نماز پڑہ رہا تہا
مین کہ آنکہہ میری لگ گئی بس خواب مین دیکہا مینی کہ سامنے سی رسولخدا صلعم تشریف لیے آتی ہیں
جب میری برابر آئی تو میری پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ کس چیز کو خدا سی طلب
کرتا ہی عرض کی مینی کہ ای جد بزرگوار مین چاہتا ہون کہ خدا اسم اعظم مجہی بتلاوی حضرت
رسالت پناہ صلعم نی فرمایا کہ ای فرزند لکہہ مینی عرض کہ کس چیز پر لکہون ارشاد کیا کہ اوسکو
اپنی کف دست یعنی ہتیلی پر یہ لکہہ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ وَحْدَكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ
لَكَ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
وَذُوالْاَسْمَآءِ الْعِظَامِ وَذُوالْعِزِّ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ یہ لکہوا کی حضرت نے
فرمایا کہ مانگ خدا سی جو مراد کہ چاہتا ہی حضرت امام زین العابدین ع فرماتی ہین کہ قسم
اوس خدا کی کہ جسنے محمد کو بحق ساتہ نبوت کے بہیجا ہی کہ آزمایا مینی کہ جسطرح حضرت نے
فرمایا تہا اوسیطرح سریع الاجابۃ ہی صاحب مہج الدعوات لکہتے ہین کہ ایک روایت اور
اسم اعظم کے باب مین عطا سی بیان کی جاتی ہی کہ اوسکی تئین تجربہ کیا ہی کہ یہ اسم اعظم
یہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا
نُوْرُ یَا نُوْرُ یَا ذَا الطَّوْلِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہرچند یہ فصل طولانی تہی

مگر اسقدر پر اکتفا کی گئی **فصل نوین بیچ خواص بعض اسما حسنی کی** جان تو کہ جو
شخص کہ سو مرتبہ الرحمٰن الرحیم کو بعد ہر فریضہ کے کہی لطف الٰہی شامل حال اوسکی ہوگا
اور جو شخص کہ ہر روز جو نسٹھ مرتبہ المَلِکُ پڑہی ہمیشہ ملک اوسکی قبضہ مین رہیگا اور جو شخص کہ
ستر مرتبہ القُدُّوسُ کہی باطن اوسکا شوائب بدی سی پاک ہو اور جو شخص کہ السَّلامُ کہے
امراض سے شفا پاوی اور آفات سی سالم رہی اور اگر مریض پر اس اسم کو سو مرتبہ پڑہی وہ
مریض باذن خدا شفا پاوی اور جو شخص کہ ایک سو چھتیس مرتبہ المُؤمِنُ کہی امان پائیگا شر جن
و انس سے اور جو شخص کہ ایک سو پچیس مرتبہ المُہَیمِنُ کہی صفای باطن اور اطلاع اوپر
اسرار حقائق کے حاصل ہو اور جو شخص کہ چورانوی مرتبہ ہر روز بعد نماز صبح کے العَزِیزُ کہے
اوسپر علم کیمیا اور سیمیا منکشف ہو اور اگر ہر روز چالیس مرتبہ پڑہا کری کسیکا محتاج نرہی
اور جو شخص کہ ہر روز اکیس مرتبہ الجَبَّارُ کہی ایمن رہی ظلم ظالم سی اور جو شخص کہ الجَبَّارُ کو ظالم
و جابر کے نزدیک پڑہی وہ جابر ذلیل ہو اور بخضوع و تذلل پیش آوی اور جو شخص کہ اکثر الخَالِقُ
کہا کری یعنی بہت سی دفعہ ہر روز کہا کری تو نورانی اور روشن کریگا خدا قلب اوسکی کو اور
جو شخص کہ چودہ مرتبہ حالت سجدہ مین الوَہَّابُ کہی حقتعالی اوسی غنی کری اور اگر آخر شب کو
برہنہ سر دونو ہاتھ اوٹھا کی سو مرتبہ اسی اسم کو پڑہی حقتعالی اوسکی فقر کو دور کری اور
اوسکی حاجت کو برلاوہی اور جو شخص کہ الکَرِیمُ الوَہَّابُ ذُو الطَّولِ کی تئین اکثر
پڑہا کری حقتعالی اوسی اسقدر روزی عطا فرمائی کہ اوسکی گمان مین نہو اور جو شخص کہ بکثرت
الرَّزَّاقُ پڑہا کری حق تعالی اوسی برکت عطا فرماوی اور جو شخص کہ بعد نماز صبح کی ستر مرتبہ
الفَتَّاحُ کو اپنی سینہ پر ہاتھ رکھکی پڑہی حقتعالی اوسکی سامنے سی پردی اوٹھا دیوی
یعنے اوسپر حق ظاہر ہو جاوی اور جو شخص کہ الحَکِیمُ العَلِیمُ کو پڑہی جو امر مہم درپیش ہو حقتعالی

کشایش مطلب کے کری اور اسیطرح سی ہی خواص اَلْحَفِیْظُ الْعَلِیْمُ کا اور جو شخص کہ چالیسہ
دفعہ چالیس لقمون پر اَلْقَابِضُ کو چالیس دن تک روز لکہہ کر نوش کیا کری حقتعالیٰ وسی
عذاب جوع و عارضہ بہوک سی تمام عمر محفوظ رکہی اور جو شخص کہ آخر شب کو دونوں ہاتہ اوٹہاکی دس
مرتبہ اَلْبَاسِطُ کو کہی اوس شخص کو کسی سی سوال کرنے کی حاجت نرہیگی اور جو شخص کہ بعد
نماز کے سو مرتبہ عَالِمُ الْغَیْبِ پڑہا کری اوسپر اشیاء غیبیہ منکشف ہووین اور جو شخص کہ ستر مرتبہ
اَلْخَافِضُ کو پڑہی دفع کری حقتعالے اوس سے شر ظالمین کو اور جو شخص کہ بعد ظہر کے سو مرتبہ
اَلرَّافِعُ کے مداومت کری حقتعالیٰ اوسکی رفعت کو زیادہ کرے اور جو شخص کہ بکثرت اَلسَّمِیْعُ
کو کہی دعا اوسکی مستجاب ہوا کرے اور جو شخص کہ اکثر اَلْمُعِزُّ کو پڑہی حق تعالیٰ اوسکو
ہیبت اور رعب عطا فرماوی اور جو شخص کہ شب تارمین پیشانی کو خاک پر رکہہ کی دو ہزار مرتبہ
اَلْمُذِلُّ کو کہی اور اسدعا کو پڑہی یَا مُذِلَّ الْجَبَّارِیْنَ وَمُبِیْرَ الظَّالِمِیْنَ اِنَّ فُلَانًا اَذَلَّنِیْ
فَخُذْ لِیْ حَقِّیْ مِنْهُ پس حقتعالے اوسیوقت اوسکی دشمن سے مواخذہ کریگا اور جو شخص کہ
پچیس مرتبہ اَلْمُذِلُّ کو پڑہ کی سجدہ کری اور سجدہ مین کہے اِلٰهِیْ اٰمِنِّیْ مِنْ فُلَانٍ پس حقتعالے
اوسکو امان دیوی شر دشمن سی اور جو شخص کہ ہر جمعہ مین بکثرت اور بہت اَلْبَصِیْرُ پڑہے
حق تعالیٰ اوسی مخصوص بعنایت اور رعایت اپنی کا کری اور جو شخص کہ درمیان راتون کے
اَلْحَکَمُ الْعَدْلُ اکثر پڑہا کری حق تعالیٰ اوسکو مخصوص کریگا ساتہ لطف اپنی کے اور
گرد اویگا خدا اوسکی باطن کو خزانہ اسرار اپنی کا اور اَللَّطِیْفُ وقت شدائد کی پڑہنا
واسطے دفع مکروہات کے سریع الاثر ہی اور جو شخص کہ خائف ہو تو کہی اَلْحَلِیْمُ الرَّؤُفُ
اَلْمَنَّانُ کی تئین کہ ذاکر اسکا اور پڑہنی والا اس اسم کا امان پاویگا خوف سی اور
جو شخص کہ اَلْحَکِیْمُ لکہی اور اوسی پانی سی دہو کر زراعت یعنی کہیت پر اوس پانی کو

چھڑکے وہ کھیت پاک وپاکیزہ رہی اور اوس کھیت مین اس اسم کی برکت ظاہر ہووے
اور جو شخص کہ اکثر اَلْغَفُوْرُ پڑہا کری وسواس اوسکا دفع ہو اور جو شخص کہ پانی پر چالیس
مرتبہ اَلشَّکُوْرُ کو پڑہی اور اوس پانی سی آنکھون کو دہووی رمد یعنی آنکھہ دکھنی کا
عارضہ دفع ہو اور جو شخص کہ اَلْعَلِیُّ کو بہت پڑہی اور اس اسم کو لکھہ کر اپنی گلی مین
لٹکا دی حقتعالی اوسکو جوان وجیہ وشکیل و رو دار درمیان لوگونکی کری اور
جو شخص کہ بہت پڑہی اَلْجَلِیْلُ کو تو جو اوس سے ملاقات کریگا اور اوسی دیکھی گا وہ
اوسکے توقیر اور تعظیم بہت کریگا اور جو شخص کہ سوتی وقت اَلْکَرِیْمُ کو
پڑہ کی سووی تو حق تعالی حکم کریگا ملائکہ کو کہ دعائی خیر کرو واسطے اسکی اور کہو اس سے
کہ خدا نے تجکو امان دی اور جو شخص کہ بہت پڑہی اَلْقَرِیْبُ اَلْمُجِیْبُ کو امان مین
رکہی خدا اوسکو اور جو شخص کہ اَلْوَاسِعُ بہت پڑہا کری حقتعالی اوسپر وسعت رزق
کری اور جو شخص کہ ہزار مرتبہ طعام پر اَلْوَدُوْدُ کو پڑہی اور اوسکو جن دو آدمیون
کہ دشمنی ہو اونکو کہلاوی تو باہم آپس مین محبت دونون مین ہو جاوی اور جو شخص
کہ بہت کہی اَلْمَجِیْدُ کو جمیع آلام سی شفا پاوی اور جو شخص کہ سونی کے وقت سو مرتبہ
اَلْبَاعِثُ کو کہکی اپنی سینہ پر ہاتہہ پہیر کے سووی خدا اوسکی باطن کو زندہ
اور اوسکی دل کو نورانی کری اور اگر کوئی چیز ضائع ہوگئی ہو یا غائب ہوگئی ہو کہ وہ
نہ ملتی ہو تو اسم اَلشَّہِیْدُ اَلْحَقُّ کو اگر کاغذ کے چارون کونون پر لکہی اور بیچ مین اوس
کاغذ کے اوس چیز کا نام کہ جو ضائع یا غائب ہوگئی ہی لکہی اور نصف شب کو آسمان کے
نیچی اوس کاغذ کو لیکے آوی اور اوسی دیکہی اور آسمان کی طرف نگاہ کری پس ستر مرتبہ
آسمان کے نیچی اَلشَّہِیْدُ اَلْحَقُّ کو کہی پس اوس شخص کو خبر اور حال اوس چیز کا معلوم

ہوجائیگا اور جو شخص اَلْوَكِيْلُ کو وظیفہ اپنا گردانی محفوظ رکہی کا خدا اوسکو جلنی سے
اور غرق ہونے سی اور اگر کسی کو اپنی دشمن سی خوف ہو اور یہ اوسکو دفع نہ کرسکتا ہو
پس ہزار گولیان آٹیکی بناوی اور ہر گولی پر یَا قَوِیُّ کو پڑہی اور او نگلیون کو پرندجانور نکو
کہلاوی شر دشمن سی محفوظ رہیگا اور جس شخص کو عبادت خدا سی نفرت ہو اور اوسکا جی عبادت میں
نہ لگتا ہووی توچاہیی کہ وہ شخص سوتی وقت اپنی سینہ پر ہاتہ رکہکی اَلْمُحْيِيْ اَلْمُمِيْتُ کو پڑہے
طاعت خدا پر راغب ہوگا اور جو کوئی مریض پر یا صاحب درد پر انیس مرتبہ اَلْحَيُّ کو پڑہے
مریض کو شفا حاصل ہو اور جو شخص کہ اَلْقَيُّوْمُ بہت پڑہی اوسکو تصفیہ قلب حاصل ہو اور جو شخص
کہ کہانے پر اَلْوَاجِدُ کو پڑہ کی کہانا کہایا کری تو اپنی باطن میں نور پاویگا اور ذکر الماجد
کا خلوت میں باعث نور کا ہوتا ہی اور پڑہنی والا اَلصَّمَدُ کا کبہی بہوکا نہین رہتا اور جو شخص
کہ وضو کے وقت اَلْقَادِرُ بہت کہی وہ ہمیشہ اپنی دشمن پر غالب رہی اور جو شخص کہ اَلْبَرُّ
کی تلاوت اکثر کیا کری اوسکا لڑکا بلوغ تک آفات سی سالم رہی اور جو شخص کہ اَلتَّوَّابُ کے
بہت تلاوت کری حقتعالی اوسکی توبہ کو قبول فرماوی اور جو شخص کہ اَلْمُنْتَقِمُ بہت تلاوت
کیا کری حق تعالی شر دشمن سی محفوظ رکہیگا اور جو شخص کہ سامنی ظالم کی اَلرَّءُوْفُ پڑہی تو وہ
ظالم اوس سے بانکسار پیش آوی اور مہربانی کری اور جو شخص کہ اَلسُّبُّوْحُ کو روٹی پر لکہے
بعد نماز جمعہ کے اور اوسی کہاوی وہ شخص ملکی الصفات یعنی فرشتہ خصلت ہووے
اور جو شخص کہ اَلرَّبُّ بہت کہی حقتعالی اوسکی اولاد کو محفوظ رکہی اور جو شخص کہ مَالِكُ
الْمُلْكِ کی تلاوت بہت کیا کرے خدا اوسکو دونو جہان مین غنی کری اَلْغَنِيُّ اَلْمُغْنِي کو جو شخص
دس جمعہ اس ترکیب سی پڑہی کہ ہر جمعہ کو دس ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑہی اور دس جمعہ تک
ترک حیوان بہی کری حقتعالے اوسکو بہت جلد غنی کریگا اور اگر ساتہ اس اسم کے سورۂ جمعہ کو بہی

اسیطرح پڑہی تو یقینا غنی ہوگا کذا فی المصباح اور جو شخص کہ اَلْمُعْطِی یَا مُعْطِیَ السَّآئِلِیْنَ
کو پڑہی غنی کری اوسکو خدا سوال کرنے سی اور جو شخص کہ سوتے وقت اَلْمَانِعُ بہت کہے
حقتعالی اوسکی قرض کو ادا کری اور جو شخص کہ ہزار مرتبہ اَلنُّوْرُ کہی حقتعالی اوسکو نور ظاہری و باطنی
عطا فرماوی اور جو شخص کہ بہت اَلْهَادِیْ کہی حقتعالی اوسکو معرفت عطا فرماوی اور
جو شخص کہ ہزار دفعہ اَلْبَدِیْعُ کہی حقتعالے اوسکی حاجت کو روا کری اور جو شخص کہ ہزار دفعہ
اَلْوَارِثُ کہی ہدایت کری خدا اوسکو راہ نیک اور جو شخص کہ ہزار دفعہ اَلصَّبُوْرُ کہی حقتعالے
شدائد مین صبر عطا فرماوی اور جو شخص سات ہفتہ حَسْبِیَ اللّٰهُ الْحَسِیْبُ باینطریق کہ پنجشنبہ سے
شروع کری اور ہر روز ستر مرتبہ اوس اسم کو پڑہی تا سات ہفتہ حقتعالی بی مشقت اوسکی مطلب کو
عطا فرمایگا اور نجات دیگا حسن چیز سی کہ خائف ہی اور جو شخص کہ انگوٹھی پر اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو
کندہ کرکے اپنی ہاتہ مین رکہی حقتعالی اوسکو مشہور اور نام ور کری اگرچہ وہ گمنام ہوا اور امین
رہیگا وہ شخص خوف کے چیزون سی اور جو شخص کہ اَلْحَفِیْظُ بقدر اعداد حروف اوسکی کے
پڑہی نہ ڈری کسی سی اگرچہ تمام روی زمین پر پہری اور پڑہنا اوسکا واسطے امان کا ہی غرق سے
اور بہت سی بلا سی بچ جاتہ ہی واسطے خائفین کے اسواسطی کہ پڑہنی والا اوسکا ہمیشہ محفوظ ریگا
اور جو شخص کہ اکثر اَلْقَهَّارُ پڑہی حقتعالی محبت دنیا کی اوسکی دل سی نکالی اور جو شخص کہ
آخر شب کو ایام محاق مین یَا قَاهِرُ یَا قَهَّارُ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الَّذِیْ لَا یُطَاقُ انْتِقَامُہٗ
کو پڑہی اور دعا واسطے اپنی دشمن کے کری تو خدا قہر و غضب اپنا اوسکی عدو پر نازل کری
اور اوسکو شر دشمن سے امین کری **باب پانچوان** بیچ بیان تیاری انگشتر اور کیفیت اوسکی کے
اور نواب عقیق وغیرہ کی اور آئینہ دیکہنی اور خضاب کرنی اور عطر لگانی کے اور پہول سونگہنی کے اور اوسمین تیرہ
فصلین ہین **فصل پہلی** بیچ فضیلت انگوٹہی کی جان تو کہ سنت موکدہ ہی مرد و نکی تئین اور عورتو نکی تئین

داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا اور بسند معتبر حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت رسول 1
صلی اللہ علیہ و آلہ انگوٹھی کو داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ پیغمبر خدا نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ یا علی انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنو تاکہ
مقربوں سے ہو حضرت امیر علیہ السلام نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مقرب
کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل و میکائیل حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے
عرض کی کہ کون سی انگوٹھی ہاتھ میں پہنوں پیغمبر خدا نے فرمایا کہ عقیق سرخ کہ بدرستیکہ عقیق نے
اقرار کیا واسطے خدا کے ساتھ یگانگی کی اور واسطے میرے ساتھ پیغمبری کی اور واسطے تمہارے یا علی
ساتھ وصی ہونے اور خلیفہ و جانشین میرے ہونے کی اور واسطے فرزندوں تمہارے کی ساتھ امامت کے اور واسطے
دوستوں تمہارے کی ساتھ بہشت کے اور واسطے شیعوں و فرزندوں تمہارے کی ساتھ جنت الفردوس
کی اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل نے پیغمبر خدا سے کہا کہ جو
شخص کہ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پہنے اور غرض اوس شخص کے پہننے سے تمہاری سنت اور
طریقہ پر عمل کرنا ہووے تو قیامت کے دن اوسکو اگر میں متحیر دیکھوں گا تو اوسکا ہاتھ پکڑ کر آپکا
اور حضرت امیر علیہ السلام کی پاس پہونچا دونگا اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ انگوٹھی
پیرون میں پہنا عمل قوم لوط کا ہے فصل دوسری بیچ بیان اوس چیز کے کہ جس سے
انگوٹھی کا بنانا چاہیے پس جان تو کہ سنت ہے کہ انگوٹھی کو چاندی سے بناوے اور مردوں کی تئیں
انگوٹھی سونے کی پہننا حرام ہے اور انگوٹھی فولاد اور پیتل اور لوہے کی مردوں اور عورتوں کو
پہننا مکروہ ہے اور حضرت امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوا چاندی کی اور کسی کی انگوٹھی
نہ پہنو چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ انگوٹھی حضرت رسول خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کی چاندی کی تھی اور بہت سی حدیثوں میں وارد ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ یا علی

انگوٹھی سونیکی ہاتھ مین نہ پہنو کہ یہ زینت تمہاری ہی بیچ آخرت کی اور پیغمبر خدا نی فرمایا کہ پاک ۲
نہین ہے وہ ہاتھ کہ جسمین انگوٹھی لوہی کی ہو اور دوسری حدیث مین ہی کہ اونحضرت نی فرمایا
کہ پاک نکری خدا اوس ہاتھ کو کہ جسمین انگوٹھی لوہی کی ہو اور بیچ حدیث معتبر کے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ نماز نہ پڑہی وہ مرد کہ جو انگوٹھی لوہی کی پہنی ہو اور ممانعت فرمائی
پیتل کی انگوٹھی سی بہی **فصل تیسری بیچ فضیلت عقیق کی** جانو بیچ حدیث معتبر کے
حضرت امام حسین علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب حضرت موسی علی نبینا و آلہ و علیہ السلام کوہ طور
پر حقتعالے سی مناجات کرتی تہی تو آنکہین اوپر نظر حضرت موسی کی زمین پر پڑتی تہین یعنی آنکہ نیچی کرکی
مناجات کیا کرتی تہی حقتعالے نی اونکی نور چہرہ سی عقیق کو پیدا کیا پس فرمایا حقتعالے نی کہ مین قسم کہاتا
ہون مین ذات مقدس اپنی کی کہ عذاب نکرونگا مین آتش جہنم سی اوس ہاتہ کی تئین کہ جسمین انگوٹھی
عقیق کے ہووی بشرطیکہ ولایت اور دوستی علی بن ابیطالب علیہ السلام سے کہتا ہو اور بیچ حدیث دوسری کے
منقول ہی کہ جبرئیل نازل ہوی اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پروردگار نی سلام ارشاد کیا ہے
اور فرمایا ہے کہ انگوٹھی کی تئین داہنی ہاتہ مین پہنو اور نگین عقیق کا ہووے اور علی بن ابیطالب علیہ السلام
سی بہی کہو کہ انگوٹھی عقیق کی داہنی ہاتہ مین پہنین حضرت امیر علیہ السلام نی پوچہا کہ یا رسول اللہ
عقیق کیا چیز ہے فرمایا کہ پہاڑ ہی بیچ یمن کے کہ واسطی خدا کے اقرار کیا ہی بہ یکتائی اور واسطی میری پیغمبری
اور واسطے تیری وصایت اور اولاد تیری کی امامت اور واسطی شیعیان تمہارے کی بہشت اور واسطی دشمنان
تمہارے کی جہنم اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہی کہ نماز اوس شخص کی کہ جسکی ہاتہ
مین انگوٹھی عقیق کی ہووے چالیس درجہ زیادہ ہی اوس شخص کی نماز سے کہ جو بغیر انگوٹھی کی بجا
بجالایا ہووے اور دوسری روایت مین ہی کہ دو رکعت نماز کہ با انگشتر عقیق بجالاوے بہتر ہی ہزار
رکعت بی انگشتر سی اور بیچ حدیث معتبر کی منقول ہی بشیر دہان سی کہ وہ کہتا ہی کہ شخص

کی مینی کہ یہ نسا نگین انگوٹھی پر رکھون حضرت نی فرمایا کہ کیون غافل ہی تو عقیق سرخ اور عقیق زرد
اور عقیق سفید سی کہ یہ تینون پہاڑ ہین بیچ بہشت کی لیکن پہاڑ عقیق سرخ کا پس مشرف ہی حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی گہر سی اور عقیق زرد پس مشرف ہی اوپر گہر حضرت فاطمہ
علیہا السلام کے اور عقیق سفید پس مشرف ہی اوپر خانہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب
علیہ الصلوة والسلام کی اور ہر ایک پہاڑ ایک نہر جاری ہی برف سی زیادہ سرد اور شہد سی زیادہ
شیرین اور دودہ سی زیادہ سفید اور نہین سیراب ہوتی اوس نہر سی مگر آل محمد اور شیعیان آل محمد
اور وہ تینون نہرین کوثر سی نکلین ہین اور ایک جگہ پر گرتی ہین اور یہ تینون پہاڑ تقدیس و تمجید
اور تسبیح الہی کرتی ہین اور واسطی محبان آل محمد کی طلب مغفرت کرتی ہین پس جو کوئی شیعیان
آل محمد سی ایک ان عقیقون مین سی ہاتہ مین رکھی دیکھی کا وہ مگر خیر اور نیکی اور فراخ روزی کی
تئین اور سلامت اور محفوظ رہی کا جمیع بلاؤن سی اور امان پائیگا شر بادشاہ ظالم سی اور محفوظ رہیگا
اون چیزون سی کہ جس سی ڈرتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ کوئی ہاتہ
دعا کی واسطی نہین اوٹہاتا کہ خدا اوسی دوست رکھی مگر وہ ہاتہ کہ جسمین انگوٹھی عقیق کی ہو کہ خدا
اوس ہاتہ کو بہت دوست رکھتا ہی اور سلمان اعمش نے روایت کی ہی کہ ایک روز مین حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین بیچ مکان منصور عباسی کی حاضر تہا پس دیکھا مینی
کہ ایک شخص کو باہر لائی کہ کوڑی اوس پر پڑتی تہی حضرت نی فرمایا کہ سلمان دیکہ تو کہ انگوٹھی مین اوس شخص
کی نگ کیسا ہی کہا مینی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ عقیق کا نگین نہین ہی حضرت نی فرمایا
کہ ای سلمان اگر عقیق ہوتا تو یہ کوڑی نکہاتا مینی عرض کی یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اور
کچہ آپ عقیق کا حال بیان فرماوین حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان انگوٹھی عقیق کی محفوظ رکہتی
ہاتہ کاٹی جانی سی مینی عرض کی اور کچہ فرمائی حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان مان بخشتی

ہی خون سی عرض کی میں نی اور کچھ فرمائی حضرت نی فرمایا کہ ای سلمان خدای عز و جل بہت دوست رکھتا ہی میں نی عرض کی اور کچھ ارشاد ہو حضرت نی فرمایا کہ تعجب کرتا ہون اوس ہاتہ سی کہ جسمین انگوٹھی عقیق کی ہو کہ کیونکر وہ ہاتہ خالی رہتا ہا درہم و دینار سی میں نی عرض کی اور کچھ حکم فرمایئے حضرت نی فرمایا کہ عقیق نگاہبان آدمی کا ہی ہر بلا سی عرض کی میں نے یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اور کچھ فرمایئی حضرت نے فرمایا کہ عقیق محفوظ رکھتا ہی فقر سی عرض کی میں نے کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نقل کرون میں اس حدیث کو لوگون سی اور منسوب کرون میں اس حدیث کو طرف حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی کہ بواسطہ جد امجد آپ کے حضرت نی فرمایا کہ ہان بیان کر تو اسیطرح اور حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ عقیق فقر اور درویشی کو برطرف کرتا ہی اور انگوٹھی اوسکی نفاق کی تعین زائل کرتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ انگوٹھی عقیق کی پہنو کہ بہت مبارک ہی اور امید ہی کہ عاقبت اوس شخص کی مقرون بخیر اور نیکی ہو اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کوئی انگوٹھی عقیق کی ہاتہ مین پہنے حاجت اوسکی بر آتی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ انگشتر عقیق موجب امن کا ہی بیچ سفر کی اور دوسری حدیث مین اونحضرت سی منقول ہے کہ جو کوئی انگوٹھی عقیق کی پہنی پریشان نہو گا اور عاقبت کار اوسکا نیک ہو گا اور بیچ دوسری حدیث کی وارد ہی کہ حاکم نی آدمی واسطی کسیکی گرفتار کرنیکی لیی بہیجا تہا بسبب کسی جرم کی حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ انگوٹھی اوسکو کسیطرح پہونچاو لوگون نے انگوٹھی اوس مجرم کو لیجا کی دی کہ برکت اوس انگوٹھی کی برکت سی کسیطرح کی تکلیف و اذیت حاکم سی اوسکو نہ پہونچی اور بیچ حدیث دیگر کی منقول ہی کہ کسی شخص نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی آکی شکایت کی

کر چور اسی مین اکر میرا سارا مال و اسباب لیگئی حضرت نے فرمایا کہ کیا انگوٹھی عقیق کی ہاتہ مین نہ تھی
اسواسطے کہ وہ ہر بدی سے آدمی کو حفظ و امان مین رکہتی ہی اور بسند معتبر او نحضرت سے منقول ہی
کہ انگوٹھی عقیق سرخ کی ہاتہ مین رکہو کہ جب تک کہ آدمی اوس انگوٹھی کی تئین ہی پاس رکہیگا کسیطرح
کا اندوہ اوسی تک نہ پہونچیگا **فصل چوتھی بیچ فضیلت فیروزہ کی** حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کوئی انگوٹھی فیروزہ کی ہاتہ مین رکہے ہاتہ اوسکا فقیر نہووے اور
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہے کہ خداوند عالمیان فرماتا ہی کہ شرم کرتا ہون
مین اوس ہاتہ سی کہ جو آسمان کیطرف واسطے دعا کی بلند ہووی اور اوسمین انگوٹھی فیروزی کی ہووے
کہ کیونکر اوس ہاتہ کو نا امید پہیرون مین اور منقول ہے علی بن محمد ضیمری سی کہ کہتا ہی کہ جعفر بن
محمد کی دختر کی ساتہ مینی شادی کی اور اوس عورت سی مجکو بہت محبت ہی مگر اوس عورت سے لڑکا
نہ پیدا ہوتا تہا ایکروز حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت مین گیا اور اس امر کو اونحضرت سے
مینی عرض کیا حضرت یہ سنکر مسکرائی اور فرمایا کہ فیروزے کی انگوٹھی لی اور اس آیہ کو اوسپر کندہ کر
رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ علی بن محمد ضیمری کہتا ہی کہ جسطرح حضرت
نی فرمایا تہا اوسیطرح مین عمل لایا پس ایکسال نگذرنی پایا تہا کہ فرزند متولد ہوا **فصل پانچوین
بیچ فضیلت جزع یمانی کی** حضرت امیر علیہ السلام سی منقول ہے کہ انگوٹھی جزع یمانی کی ہاتہ
مین پہنو کہ وہ دور کرتی ہی مکر متمردان شیاطین کے تئین اور حضرت امام رضا سی منقول ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ دولت سرا سے
تشریف باہر لائے اور دست مبارک مین انگوٹھی جزع کی تہی مینی حضرت کی ساتہ نماز پڑہی جب حضرت
نماز سی فارغ ہوئی وہ انگوٹھی حضرت نے مجکو عنایت فرمائی اور ارشاد کیا کہ اس انگوٹھی کو اپنی ہاتہ
مین پہنو اور اسی نماز پڑہا کرو کہ نماز اوس شخص کے کہ جسکی ہاتہ مین جزع یمانی ہو برابر

۶ ستر خازون کی ہی اور جزء بانی تسبیح اور استغفار کرتی ہی اور ثواب استغفار کا واسطے
مالک کی لکہا جاتا ہے **فصل چہٹی** بیچ بیان فضیلت درنجف اور بلور اور حدید چینی اور سائر
نگینونکی بسند معتبر مفضل بن عمر سی منقول ہی کہ کہتا ہی کہ ایک روز مین بیچ خدمت حضرت
امام جعفر صادق کی حاضر ہوا اور انگوٹہی درنجف کی میری ہاتہ مین تہی حضرت نی فرمایا کہ
ای مفضل یہ نگین سیر کا ہے جسکو ہماری مومن اور مومنہ سی یاد ورکرنی والا دردکا ہی آنکہون سی
مومن اور مومنہ کی اور مین بہت دوست رکہتا ہون واسطی ہر مومن کے اسبات کو کہ پانچ انگوٹہیان
ہاتہ مین رکہتا ہو یاقوت کی کہ وہ فاخرترین سب کی ہی اور عقیق کی کہ وہ خالص تر ہی واسطی خدا
کی اور واسطی ہم اہلبیت کے اور فیروزہ کی کہ وہ آنکہ کو قوت دیتی ہی اور سینہ کو کشایش دیتی
ہی اور قوت دلکو زیادہ کرتی ہی اور اگر فیروزہ ہاتہ مین پہنکر کسی کام کو جاوے تو پہر کی ہو
اوسکی حاجت برآتی ہی اور درنجف اشرف کی کہ حقتعالے اوسکو ظاہر کرتا ہی مدد ستیکہ جو کوئی کہ
درنجف کی تئین ہاتہ مین رکہی اور اوسپر نظر کری حقتعالے ہر ایک نظر مین ثواب زیارت حج یا عمرہ
کا اوسکی نامہ اعمال مین لکہتا ہی کہ ثواب وسکا ثواب پیغمبرون اور صالحون کا ہی اور حدید چینی
کی پس اوسکی تئین دوست نہین رکہتا ہون کہ کوئی ہمیشہ پہنی رہی لکن برا نہین جانتا اوس وقت
پہننا اوسکا جس وقت کہ وہ شخص اوسکی دیکہنی کو جاوے کہ جس سے ڈرتا ہووی اور خوف رکہتا ہو
اور مقصود پہنی سی سکون شر اوسکی کا ہووی اور حدید چینی شیاطین کو دور کرتا ہی اس
سبب سے اسکو دوست رکہتا ہون لیکن اس وقت اوسکا پہننا نہین چاہیے اور اگر خدا رحم نکرتا ہمارے
شیعون پر ہر آئینہ ہر ایک نگینہ ان نگینون مین سی قیمت گران کو بکتا لکن خدانی ارزان کیا ہے
واسطی ہمارے شیعونکی کہ تونگر اور فقیر سب پہن سکتی ہین اور منقول ہی کہ حضرت امیرالمومنین
علیہ السلام چار انگوٹہیان ہاتہ مین پہنی تہی انگوٹہی یاقوت کی واسطی شرافت کی اور زینت کی

اور فیروزہ کی واسطی نصرت اور یاری اپنی کی اور حدید چینی کی واسطی قوت اپنی کی اور عقیق کے واسطی حرز اور دفع دشمنان اور بلاؤنکی **فصل ساتوین بیچ فضیلت یاقوت اور زبرجد اور زمرد کی جان تو کہ بیچ** حدیثون کی حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ انگوٹھی یاقوت کی پہنو کہ پریشانی کی تئین زائل کرتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ انگشتر یاقوت ہاتہ مین پہننا سنت ہے اور حضرت امام موسی علیہ السلام سی منقول ہی کہ انگوٹھی زمرد کی ہاتہ مین رکھنا موجب آسانی کا ہی کہ اوسمین کچہ دشواری نہین ہی اور ایک روایت مین اونہین حضرت سی منقول ہی کہ وہ روایت ہی مین الفاظ وعبارت وارد ہی مگر بجای لفظ زمرد کی لفظ زبرجد کی ہی اور اوحضرت نی فرمایا کہ انگشتر زمرد کی ہاتہ مین رکھنا فقر کی تئین ساتہ تونگری کی بدل کرتا ہی اور فرمایا کہ جو کوئی انگوٹھی یاقوت زرد کی پہنی فقیر نہو کا مراد یاقوت زردسی پکھراج ہی **فصل آٹھوین بیچ آداب آئینہ دیکھنی کے جانو** کہ بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا نی فرمایا کہ خداوند عالمیان نی واجب کیا ہی بہشت کو واسطی اوس جوان کی کہ جو بہت آئینہ دیکھی اور حمد خدا بہت کری بسبب اسکی کہ خدا نی اوسکو بصورت نیک پیدا کیا اور اوسکو بدصورت اور عیب دار نکیا اور بیچ بعضی روایات کی مذکور ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ آئینہ ملاحظہ کرتی تہی اور موہای مبارک کو اور ریش مطہر کو شانہ یعنی کنگہی فرماتی تہے اور اپنی اصحاب کیواسطی اور اپنی عورتون کی لیی وہ حضرت اپنی تئین آراستہ فرماتی تہی اور فرماتی تہی کہ خدا پسند کرتا ہی اور دوست رکہتا ہی اوس بندہ کو کہ جو برادر مومن کی گہر جانیکی لیی اپنی زینت کری اور آراستہ کری اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سی منقول ہے کہ جو کوئی آئینہ دیکھی تو چاہیے کہ اس دعا کو پڑہے

الحمد للہ الذی خلقنی فاحسن خلقی وصورنی فاحسن صورتی

۸ وَزَانَ مِنّیِ مَا شَانَ مِنْ غَابِرِی وَاَکْرَمَنِی بِالْاِسْلَامِ فصل نوین بیچ فضیلت
خضاب کرنی کی جان تو کہ مردکی بیتئیں خضاب کرنا سراور ریش کی بالون کا سنت موکدہ
ہی اور عورت کے بیتین خضاب کرنا سرکی بالونکا اور ہاتہ اور پاونکا سنت ہے اور مردونکو دست و پا
خضاب کرنا مکروہ ہی مگر ملکا رنگ بعد نورہ لگانیکی مضایقہ نہین رکہتا اسواسطی کہ سارے
بدن پر نورہ لگانا سنت ہی اور مہندی ملنا تمام بدن پر اور ہاتہ پر اسقدر کہ رنگ نا خون کا
مائل بسرخی ہو جاوے قباحت نہین رکہتا چنانچہ بسندہای معتبر حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ چار چیزین ہین کہ وہ سنتہای پیغمبرون سی ہین بوی خوش لگانا
اور نزدیکی عورتون سی کرنا اور مسواک کرنا اور خضاب کرنا حنا اور بیچ حدیث دوسری کی
اوس جناب سی منقول ہی کہ ایک درہم کہ بیچ خضاب کے خرچ ہووے بہتر ہی ہزار درہم سی کہ راہ خدا
مین خرچ کری اور خضاب مین چودہ خصلتین ہین اور وہ یہ ہین کہ ریح کی بیتئیں گوشت سی دور
کرتا ہی اور غبار کو آنکہ سی دور کرتا ہی اور جلا اور روشنی پیدا کرتا ہی آنکہونین اور مسینی کو
نرم کرتا ہی اور دہان کو خوشبو کرتا ہی اور دانتونکی جڑ کو مضبوط اور محکم کرتا ہی اور گندگی
بغل کو دفع کرتا ہی اور وسوسہ شیطان کو کم کرتا ہی اور ملائکہ بسبب اوسکی خوش ہوتی ہین اور
سبب خوشحالی مومنون کا ہی اور باعث خشم اور غصہ مین لانا کافرونکا ہی اور باعث زینت کا اور
بوی خوش کا ہی اور موجب خلاصی عذاب قبر کا ہوتا ہی اور منکر ونکیر اوس سے شرم کرتی ہین اور بیچ
حدیث کے ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اپنی سفید بالونکو رنگ کرو اور مشابہ
یہودونکے ہنو اور بیچ حدیث حسن کے منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچہا کہ خضاب
سر و ریش کا آیا سنت ہی حضرت نی فرمایا کہ حضرت امیرالمومنین ع کی خضاب نکرنی کا سبب تہا
کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا تہا کہ یا علی یہ ریش تمہاری خون سر سے تمہارے

خضاب ہو گی پس وہ خضاب اوس خضاب کا انتظار فرماتی ہی اور دوسری حدیث مین منقول ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اوس واسطی خضاب نہین کرتا کہ ابھی تک صاحب تعزیت
ہون مین بیچ مصیبت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور بہت سی حدیثون مین منقول ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام خضاب فرماتے تھی پس
جان تو کہ مردونکی تئین سنت موکدہ ہی خضاب کرنا سر و ریش کا اور مکروہ ہی مردونکی تئین خضاب
کرنا دست و پا کا اور مراد خضاب دست و پا سی رنگ حنا وغیرہ ہی کہ جس سی دست و پا رنگین ہووین
مگر بعد نورہ لگانیکی اگر تمام بدن مین حنا لگاوی واسطی دفع بو وغیرہ کی مضایقہ نہین رکھتا
مگر اوسوقت بھی لازم ہی کہ بہت کم حنا لگاوی کہ رنگ گہرا نہووے اوس واسطی کہ احادیث مین تجویز
اوسیقدر حنا کی وارد ہی چنانچہ منقول ہی کہ حنا لگانا مردونکی تئین اسقدر چاہیے کہ ناخون پر رنگ
خفیف آجاوے اوس واسطی کہ احادیث مین مذمت ہاتہ کی رنگین کرنیکی اکثر وارد ہوئی ہی چنانچہ بیچ حدیث
حسن کے منقول ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ از جملہ علامات بد کے بیچ آخر زمانہ کی ظاہر
ہونگی یہ ہی کہ آثار عورتونکی بیچ مردون فرزندون عیاش کی ظاہر ہونگی اور وہ خضاب کرینگی اور
اپنی سر کی بالونکو درست کرینگی جسطرح کہ عورتین بال بناتی ہین پس بظاہر مراد خضاب دست و پا
سی حنا لگانا ہی اوس واسطی کہ خضاب سر و ریش کا مستحب ہے اور عمل ائمہ ہی اور عورتونکو خضاب دست و پا
کرنا سنت ہی یعنی حنا لگانا مستحب ہی چنانچہ بیچ حدیث معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سے
منقول ہے کہ سزاوار نہین ہے عورات کو کہ اپنی ہاتہ کو خضاب سی خالی رکھین اگرچہ برنگ حنا ہووے
ہرچند وہ عورت ضعیف اور پیر ہو اور پیغمبر خدا ہمیشہ حکم فرماتے تھی عورتونکی تئین ساتہ خضاب
دست و پا کی خواہ شوہر دار ہو اور خواہ بی شوہر کی ہو **فصل دسوین** بیچ کیفیت خضاب کی
اور احکام اوسکی کی اکثر احادیث معتبرہ مین وارد ہوا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے

تو اثر خضاب اور وسمہ کا حضرت کی ریش مبارک مین تہا اور حضرت صادق علیہ السلام نی 10
فرمایا کہ خضاب کرنا وسمہ کا موجب انس عورتون کا ہی اور واسطی کفار کی باعث خوف و مہابت
کا ہوتا ہی اور حضرت رسول خدا سی منقول ہی کہ سب سے بہتر خضاب نزدیک حقتعالی کی سیاہ رنگ
ہی اور بیچ حدیث حسن کے حضرت صادق ع سی منقول ہی کہ خضاب لگانا مہندیکا آبرو کی تئین
زیادہ کرتا ہی اور بیچ دوسرے حدیث کے حضرت نے فرمایا کہ خضاب حنا کا بدبو کے تئین برطرف کرتا ہی اور آبرو
کو زیادہ کرتا ہی اور دہان کو خوشبو کرتا ہی اور اولاد کو خوبصورت کرتا ہی اور حدیث مین منقول ہی
کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام حنا اور وسمہ باہم ملا کر خضاب
فرماتی تہی جان تو کہ مشہور علما مین یہ ہی کہ صاحب جنب کے تئین خضاب حالت جنب مین کرنا مکروہ ہی
اور اسیطرح حالت خضاب مین عمدا جنب ہونا بہی مکروہ ہی اور مثل اسیکی مکروہ ہی زن حائض کے
تئین حالت حیض مین خضاب کرنا **فصل گیارہوین** بیچ بیان سبب پیدا ہونے بوی خوش کے
بیچ زمین ہند کی جان تو کہ بیچ حدیث معتبر کی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب
حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام بہشت سی زمین پر تشریف لائے تو حضرت آدم نی
کوہ صفا اور حضرت حوا نے کوہ مروہ پر نزول اجلال فرمایا اور اوسدن حضرت حوا نی بہشت
مین بوی خوش سی اپنی گیسوہای مبارک کو معطر کیا تہا اور حوریان بہشت نی شانہ کرکے
بہ تکلف تمام آراستہ کیا تہا جب زمین پر تشریف لائین تو گیسوہای مبارک کہ جو حوریان بہشت نی
بہ بوی بہشت عنبر سرشت آراستہ اور گوندہی تہی وہ گیسو کثرت حزن و ملال سی کہول ڈالے اور
مثل مصیبت زدگان ستم رسیدہ کی پریشان کرکی فرمایا کہ واحسرتاہ کیا نہ تہا کہ اون بالونکو
آراستہ رکہون مین کہ جن بالونکو حوریان بہشت نی بلطافت و تکلف تمام بہ بوی بہشت گوندہا
ہووی حال آنکہ خالق ہمارا ہم سی بیزار ہے پس کہولتی ہی اون گیسوہای مبارک کی بوئ بہشت

بالون سی تیجی کری اور ہوای مشرق و مغرب اوس بوی خوش کو لی اوڑی اور زمین تمام
صحرای ہند مین آویزان ہوئی اسی سبب اکثر بوی خوش مین ہند مین ہوتی ہین و
دوسرے حدیث مین انہین حضرت سی منقول ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نی اوس درخت
سی تناول فرمایا کہ جس درخت سی خدا نے منع فرمایا تہا کہاتی ہی اوسکی پوشاک اور زیور
بہشت جسم مبارک سی اوتر گیا تو اوسوقت ایک برگ برگہای بہشت سی توڑا اور اوسسے
ستر عورت کیا اور جب زمین پر آئی تو ہوا جنوب نی اوس خوشبو کو بیچ صحرای ہند کی پہونچایا اور
وہ بو گیاہ درخت صحرای مین آویزان ہوئی اسسبب اوسکی ہند مین خوشبو زیادہ ہی اور پہلے
جس جانورنی کہ اوس گیاہن اور برگ درخت کو چرا وہ آہوی مشک تہا اسسبب جسنی اوس گیاہ و برگ
کی بوی خوش بیچ گوشت اور خون اوس آہو کی پیدا ہوئی یہانتک کہ خون منجمد ہوا اوسکی
ناف مین پس اوسسے مشک ہم پہونچا کہ اوسکو مشک نافہ کہتی ہین **فصل بارہوین** بیچ فضیلت
بوی خوش لگانیکی جان تو کہ بیچ احادیث معتبرہ کی وارد ہوا ہی کہ عطر اور خوشبو لگانا ازجملہ اخلاق
پسندیدہ پیغمبران ہے اور حضرت صادق سے منقول ہے کہ جو کوئی اول روز بوی خوش اپنی بدن
ملی تو شب تک زوال عقل کا نہین ہوتا ہی اور فرمایا کہ نماز خوشبو لگا کی پڑہنا بہتر ہے ستر
نمازسے کہ بدون خوشبو کی بجالایا ہو اور آنحضرت نی فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ خدا نے
پیغمبرونکو عطا فرمائین ہین بوی خوش اور عورتین اور مسواک اور بیچ حدیث صحیح کی حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہے کہ مرد کی تئین نہین سزاوار ہی کہ ترک کری کسی دن
بوی خوش کی تئین اور اگر ہر روز نہو سکی تو ایکدن بیچ لگاوی اور اگر یہ بہی نہ ممکن ہو
تو ہر جمعہ کو لگاوی اور جمعہ کی دن لگانا تو کسیطرح ترک نکری اور حضرت امیر علیہ السلام
سی منقول ہی کہ شارب پر خوشبو لگانا اخلاق پیغمبرون سی ہی اور باعث دوستی ان

ملائکہ کاہی کہ جو بندیکی اعمال لکھتی ہین اور پیغمبر خدا جمعہ کی دن اگر عطر نہ پاتی ہتی تو عورتونکی
رومال خوشبو مانگ کر اپنی بہگوتی ہتی اور اوسکو اپنی روی مبارک پر ملتی ہتی اور حدیث
مین وارد ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام اسقدر عطر لگاتی ہتی کہ جہان
آپ سجدہ فرماتی ہتی وہ جگہ اسقدر خوشبودار ہو جاتی ہتی کہ جو وہان آتا تہا پہچان لیتا تہا کہ
حضرت نی اسجگہ سجدہ کیا ہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتی تہی کہ جبرئیل نی
مجہ سی کہا کہ یا حضرت آپ ایک روز درمیان خوشبو لگایا کرین اور جمعہ کی دن تو کسیطرح اسے
ترک نکرین اگرچہ از بوی نان ہووی منقول ہے کہ ایک روز عثمان بن مطعون نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ کی آیا اور عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ بوی خوش کو اور کئی چیزونکو واسطی
ترک لذات کی چہوڑ دون حضرت نی فرمایا کہ بوئی خوش کو ترک نکر کہ ملائکہ بوی خوش مومن کی
سونگہتی ہین اور جمعہ کو تو کسیطرح ترک نکرنا اور جو کچہ کہ تو بوی خوشمین صرف کریگا اوسمین اسراف
نہین ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ بوئی خوش مین طعام سی زیادہ مال خرچ فرماتی ہتی اور حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ چار چیزین ہین کہ باعث کشایش دل اور دفع غم و الم
ہین بوئی خوش لگانا اور شہد کہانا اور سوار ہونا اور سبزہ دیکہنا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سی منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ و آلہ مین تین خصلتین ہتین کہ دوسرے مین نہتین اول یہ کہ
حضرت کے سایا نہ تہا دوسرے یہ کہ جس راہ سے آپ تشریف لی جاتی ہتے تو دو دن یا تین دن تک
وہ راستہ خوشبو سی معطر رہتا تہا کہ جو رہگذر اوس راہ سی گذرتا تہا پہچان لیتا تہا کہ وہ
جناب ادہر سی تشریف لیگئی ہین بسبب خوشبو کی تیسری یہ کہ جو سنگ و درخت رستی مین
ملتا تہا وہ سجدہ کرتا تہا اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ جو عورت
کہ خوشبو لگاکی اپنی گہر سی باہر جاوے اور بوئی خوش اوسمین ہو تو جب تک کہ اپنی گہر مین

نہین آتی اوسپر لعنت خدا رہتی ہی جب تک گہر کو نہ پہر آوی اور بیچ احادیث کثیرہ کی کرامت
رد خوشبو کی وارد ہی پس مناسب نہین ہی مومن کو رد خوشبو بدون مصلحت کی کرنا چنانچہ منقول
ہی کہ اگر کوئی شخص شیرینی یا خوشبو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین لاتا تو آپ اوسکو
قبول فرماتی اور رد نکرتی تہی اور حسن بن جہم سی منقول ہی کہ گیا مین ایکروز خدمت مین
حضرت امام رضا علیہ السلام کی پس وہ جناب میری واسطی ایک ظرف مشک سی مملو لائی
اور فرمایا کہ لی اور اپنی بدن مین اسکو مل حسن بن جہم کہتا ہی کہ مینی اوسمین سی تہوڑا لیکر اپنی
بدن مین ملا حضرت نی فرمایا اور لے اور اپنی گردن مین مل موجب ارشاد کی پہر لیا اور ملا
حضرت نے فرمایا جو کچہ کہ باقی رہا ہی وہ بہی اوس جگہ پر مل پس موجب ارشاد کی باقی ماندہ کو بہی
مین لگایا بعد اوسکی حضرت نی فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تہی کہ رد نہین کرتا
کرامت کو مگر گدہا مینی عرض کی کہ کرامت کیا چیز ہے حضرت نے فرمایا کہ وہی خوشبو اور وہ تکیہ کہ جو
بیٹہنی کی لیی کوئی تواضع کری اور مانند اسکی **فصل تیرہوین بیچ آداب گل سونگہنی**
کی جانو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ جو کوئی تمکو پہول دی تو اوسکو تم
چومو اور اپنی آنکہون پر رکہو کہ وہ بہشت سی آیا ہے اور بیچ حدیث معتبر کی مالک جہنی سی روایت
کی ہی کہ ایک پہول مینی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو دیا حضرت نی لی لیا اور سونگہا اور
اپنی دونون آنکہون پر رکہا اور فرمایا کہ جو کوئی پہول لیوی اور اوسکو سونگہی اور اپنی آنکہون پر
رکہی اور کہی **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ** زمین پر وہ شخص یہ پہول نہ رکہنے
پاوی گا کہ اللہ گناہ اوسکی بخش دیگا اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام سی منقول ہے
کہ جو کوئی کہ پہول سونگہی اور آنکہون پر رکہہ کر صلوات اور ائمہ کی بہیجی تو حقتعالے واسطی اوسکی
حسنات عظیم لکہتا ہی اور گناہ اوسکی محو کرتا ہی **خاتمہ بیچ بیان حق شوہر و زن**

اور آداب مباشرت کی اور اوسمین تین مقصد ہین مقصد پہلا بیچ حق شوہر و زن کی
جان تو کہ بیچ حدیث صحیح کی حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام سی منقول ہے کہ ایک عورت خدمت
رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مین حاضر ہوئی اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ و آلہ کیا ہی حق
شوہر کا اوپر عورت کے حضرت نی فرمایا کہ عورت اطاعت اپنی شوہر کی کری اور نافرمانی اوسکی نکری
اور اپنی شوہر کی گہر سی بی رخصت شوہر فقیر کو کوئی چیز نہ دی اور بے اجازت اوسکی روزہ سنتی
نہ رکہی اور جس وقت کہ مرد ارادہ مجامعت کا کری تو وہ انکار نکری اگرچہ بالای پالان شتر
ہو اور خانہ شوہر سی بی اجازت شوہر باہر نجاوی اور اگر چلی جاوی بدون اجازت شوہر کی تو ملائکہ آسمان
اور زمین اور ملائکہ غضب و ملائکہ رحمت سب اوسپر لعنت کرتی ہین جب تک کہ پہر کر گہر
مین نہ آوی اوس عورت نی عرض کی یا رسول اللہ حق کسکا مرد پر زیادہ ہی حضرت نی فرمایا کہ
حق باپ کا اوسنی عرض کی عورت پر کسکا حق بہت ہے حضرت نی فرمایا حق شوہر کا اوس عورت
نی عرض کی کہ میرا حق شوہر پر اتنا نہین ہے جتنا کہ اوسکا مجہپر ہی حضرت نی فرمایا کہ سو مین ایک حصہ
تیرا حق ہی یعنی مرد کا ایک کم سو درجہ تجہپر حق ہی اور تیرا ایک درجہ پس اوس عورت نی کہا کہ مین
قسم کہاتی ہون اوس خدا کی کہ جسنی آپکو ساتھ حق کی بہیجا ہی کہ مین ہرگز شادی نکرونگی اور شوہر
نکرونگی اور دوسری حدیث مین منقول ہے کہ ایک عورت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
کی خدمت مین حاضر ہوئی اور اوسنی سوال کیا حق شوہر سی حضرت نے فرمایا کہ حق شوہر کا بیان
سی زیادہ ہی کہان تک بیان ہو مگر از جملہ حقوق شوہر سی یہ ہے کہ روزہ سنت
بدون اجازت شوہر کی نرکہی اور بے اجازت گہر سی باہر نجاوی اور اپنی تئین بہت ساخوشبو
شوہر کی واسطی رکہی اور بہت اچہی کپڑی پہنی اور اپنی تئین بہت سا بناوی اور آراستہ
رکہی اور ہر صبح و شام شوہر کی سامنی جائی کہ اگر شوہر ارادہ جماع کا کری تو یہ انکار

نکری آور دوسری حدیث مین حضرت نی فرمایا کہ کوئی چیز بی اجازت شوہر کی عورت
کسیکو نہ دی اور اگر دی دیوی تو گناہ اوسکا عورت کیواسطی ہی اور ثواب اوسکا شوہر کیواسطے
اور کوئی رات شوہر کو خشمناک نرکھی عورت نے کہا اگرچہ شوہر ظلم ہی کرتا ہو حضرت نے فرمایا کہ
ہاں شوہر کو ناراض نکری اگرچہ وہ ظلم ہی کری آور حضرت صادق علیہ السلام نی فرمایا کہ
ایک رات اپنی شوہر کو ناراض نرکھی ایسی کہ جو عورت ناراضی شوہر مین شب کو بسر کری نماز
اوس عورت کی قبول نہوگی جب تک کہ اوسکا شوہر اوس سے راضی نہو اور جو عورت کہ خوشبو غیر
مرد کی لیی لگاوی تو نماز اوسکی قبول نہوگی جب تک کہ اوس خوشبو کو پانی سی دہو کی دور نکرے
اور حضرت نی فرمایا کہ تین شخص ہین کہ کوئی عمل نیک اونکا آسمان پر نہین جاتا ایک غلام کہ گریختہ آور
دوسرے وہ عورت کہ جسکا شوہر ناراض ہو آور تیسری وہ شخص کہ جو جامہ اور لباس کو ازراہ تکبر آور
نخوت کی لٹکا کی چلی آور بیچ احادیث معتبرہ کی وارد ہی کہ جہاد مردون کا یہ ہی کہ جان اور مال اپنا راہ خدا
مین صرف کرین یہان تک کہ ماری جاوین آور جہاد عورتونکا یہ ہی کہ شوہر کی رنج اور ایذا دینی
اور دوسرا نکاح کرنی پر صبر کرین آور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ اگر حکم
کرتا مین کسیکو کہ سوای خدا کے اور کو سجدہ کرو تو ہر آئینہ کہتا مین کہ عورتین اپنی شوہرونکو سجدہ کرین
اور حضرت نے فرمایا کہ جس عورت کو کہ اوسکا شوہر واسطی مجامعت کے طلب کری اور وہ عورت جانی
مین اسقدر تاخیر اور دیر کری کہ مرد سو جاوے تو ملائکہ اوس عورت پر لعنت کرتی ہین جب تک
کہ اوسکا شوہر بیدار ہو آور بیچ حدیث صحیح کی حضرت صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو عورت
اپنی شوہر سی کہی کہ مین نی ہرگز تجہ سی نیکی نہین دیکہی تو اوس عورت کے اعمال سابقہ سب کے سب جاتی
رہتی ہین آور بیچ اکثر احادیث معتبرہ کی وارد ہوا ہی کہ حق عورت کا مرد پر یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کو
سیر کری اور اوسکی بدن کو کپڑا دیوے اور اگر کوئی بدی عورت سی واقع ہو تو مرد اوسکو

بخش دی اور معاف کری اور ترس سے رہنا اور ایک ن بیچ تیل لگانیکو دی اور تیسری روز
گوشت کہانیکو دی اور چہٹی مہینی حنا وغیرہ کا رنگ بو ئی اور رسال بہیجی جار جو بڑی بنا دی
دو چار یکی لیی اور دو گرمی کی واسطی اور جو میوی کہ لوگ کہاتی ہین اوسکو بہی کہلاوے
اور عید کی دونون مین اور دونون سی زیادہ اوسکو اچہا کہلاوے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نی فرمایا کہ عیال مرد کی قیدی اوسکی ہین پس محبوب ترین نزدیک خدا کے وہ شخص ہے
کہ زیادہ احسان کری اپنی اسیرونکی ساتہ اور بیچ حدیث معتبر کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول
ہی کہ عورتونکی تئین غرفہ اور بالاخانہ پر جگہ رہنی کو مت دو اور لکہنا نہ سکہلاؤ اور سورہ یوسف
اوسکی معنی نہ بتلاؤ اور چرخہ زنی انکو سکہلاو اور سورہ نور انکو تعلیم کرو اور پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ و آلہ نی منع فرمایا عورتونکو گہوڑی پر چڑہنی سی اور فرمایا کہ اگر نیک بات کا
بہی عورت حکم کری تو اوسکو نمانو ایسا نہو کہ اوسکی جرأت بڑہے اور نہین تو پہر برے کام کا
حکم کری اور پناہ خدا سے مانگو بد عورت سی اور نیک عورت سے بہی حذر مین رہو اور حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام نی فرمایا کہ اپنا کوئی راز عورت سی نکہو اور اگر یہ عزیزونکی حق مین
کچہ کہین تو اوسمین انکا کہنا نمانو اور حضرت امیر علیہ السلام نی فرمایا کہ وہ مرد کہ جو اپنے کامونکو
عورت کی تدبیر پر رکہی ملعون ہے اور حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ جب ارادہ جنگ کا
کرتی تہی تو اپنی عورتون سے مشورہ فرماتی تہی جو کچہ کہ عورتین مشورہ دیتی تہین حضرت اوسکی
خلاف بجا لاتی تہی اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جو کوئی کہ اطاعت
عورت اپنی کی کری تو خدا اوندہی منہ اوسکو جہنم مین ڈالیگا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ کونسی طاعت مین یہ حال ہوتا ہے حضرت نی فرمایا کہ عورت اپنی مرد سی رخصت طلب
کری سیر کرنی کو اور حمام مین جانیکو اور شادیون مین جانیکو اور عیدگاہ مین جانیکو اور لڑائی مین جانیکو

ور کہتی ہین رنگ کہ جسمین رنگ جلد کا معلوم ہوتی ہی ہر جانبکو مائل اور اوسکا شوہر ان امرونمین اطاعت اوسکی کرے تو خدا
اوسکو اوندہی منہ جہنم مین ڈالتا ہی اور منجملہ حقوق عورت کی اور مرد کی یہ ہی کہ چوتھی مہینی ایکمرتبہ اپنی عورت سی جماع کری
کہ یہ واجب ہے اگر حاضر ہوا اور سفر مین نہو اور کوئی عذر بھی طرفین سی نہو اور اگر ایسی
عورتین رکھتا ہو تو ہر شب ایک عورت کی پاس سووے اور کنیز اور ممتوعہ کی پاس سونا واجب
نہین ہے لیکن بہتر یہی کہ اگر کنیز رکھتا ہووی تو یا خود اوسکی دفع خواہش کری یا کسیکی ساتھ
نکاح اوس کنیز کا کردیوی اسواسطی کہ بیچ بعض اخبار کے وارد ہوا ہے کہ اگر وہ کنیز مرتکب زنا کی ہوگی تو گناہ
اوسکا اوپر مالک کی ہے اور مشہور درمیان علماکے یہ ہی کہ اگر کوئی شخص زن منکوحہ رکھتا ہو اور
دوسرا نکاح زن باکرہ کی ساتھ کری تو سات شبین مخصوص منکوحہ باکرہ کی ہین یعنی سات
شبین اوسکی پاس سووے اور اگر غیر باکرہ ہو تو تین شبین **مقصد دوسرا بیچ بیان آداب زفاف**
و مجامعت کی جاننا چاہئے کہ زفاف کرنا قمر در عقرب اور تحت الشعاع مین مکروہ ہی چنانچہ امام
موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کوئی جماع کری اپنی عورت سے بیچ تحت الشعاع کی پس چاہئے
کہ اسقاط حمل کو اپنی نزدیک سمجھی ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا
کہ جماع مکرو بیچ اول ماہ اور وسط اور آخر ماہ کی کہ جو حمل اندنون مین رہتا ہے تو وہ گر جاتا ہے اور
اگر نگرا تو لڑکا دیوانہ یا مبتلا بعارضہ صرع ہوگا آیا نہین دیکھتا ہی تو کہ جسی صرع کا عارضہ
ہوتا ہے اسی سبب سے ہوتا ہی کہ یا اول ماہ یا درمیان ماہ یا آخر ماہ مین جماع واقع ہوا ہے
اور حالت حیض مین جماع کرنا بہت منع ہی چنانچہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا
کہ جو کوئی جماع کری اپنی عورت کی ساتھ بیچ حیض کے پس جو لڑکا کہ اوس حمل سی پیدا
ہوگا مبتلا عارضہ جذام اور پیسی مین ہوگا پس ملامت اور الزام ندی مگر اپنی نفس کو
کہ کیون ایسی حرکت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دشمن اہلبیت نہین ہے

نکرو شخص کہ ولد الزنا ہووی یا ماں اوسکی حیض مین حاملہ ہوئی ہووی اور اکثر احادیث
معتبرہ مین منقول ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جب کوئی چاہی کہ اپنی عورت
سی نزدیکی کری تو بطرز مرغ و نکی نکری بلکہ اول صحبت اور اختلاط اور خوشطبعی کری اور اوسکی
بعد مقاربت کری اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سی منقول ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ قسم
کہاتا ہون مین بحق اوس خدا کی کہ جان میری اوسکی قبضہ قدرت مین ہی کہ اگر کوئی شخص عورت
سی اوس مکان مین جماع کری کہ جہان لوگ جاگتی ہون کہ وہ دیکہین یا تو نکی آواز یا سانس کی
آواز سنین پس اگر حمل رہ جاوی تو جو لڑکا کہ پیدا ہوگا رستگار نہوگا اور زناکار ہوگا اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ نی منع فرمایا صحبت کو بعد احتلام کی اور اگر محتلم بدون غسل کی مقاربت کری اور
اوس سی اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ دیوانہ ہوگا پس ملامت نکری مگر اپنی تئین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ نی حضرت امیر کو وصیت فرمائی کہ یا علی جماع نکرو بیچ اول ماہ اور وسط ماہ اور آخر ماہ کی
کہ باعث دیوانگی اور جوزہ و خبط دماغ اوس عورت کا اور اوسکی لڑکونکا ہی یا علی مقاربت نکرو بعد پیشین
کی کہ اگر فرزند ہوگا تو بہینگا ہوگا یا علی وقت جماع بات نکرو کہ اگر فرزند ہوگا تو گونگا ہوگا اور نگاہ نکری کوئی طرف فرج کی وقت
جماع کی اور اگر نظر کریگا تو لڑکا اندہا ہوگا یا علی بنظر شہوت خیال اور عورت کا وقت جماع نکرو اوسواسطی
کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو مخنث یا دیوانہ ہوگا یا علی جماع نکرو اپنی عورت کی ساتہ مگر دو رومال
ہووین کہ مرد اپنی واسطی اور عورت اپنی واسطی رکہی اور دونون ایک رومال پر اکتفا
نکرین کہ آغاز دشمنی اور انجام جدائی ہی یا علی استادہ جماع نکرو کہ افعال خرون سی ہی
اور اگر فرزند پیدا ہوگا تو مانند گدہون کی فرش خواب پر بول کریگا یا علی شب عید فطر
مین جماع نکرو کہ اگر فرزند متولد ہوگا تو اہل شر سی ہوگا یا علی شب عید قربان کو جماع نکرو
کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو چہ انگلیان یا چار انگلیان ہاتہ مین ہونگی یا علی نیچی درخت میوہ دار کے

جماع نکرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو جلاد اور کشندۂ مردم یا رئیس سرکردہ ظلمہ ہوگا یا علی سامنی آفتاب
کی جماع نکرو مگر پردہ ڈال کی اسواسطی کہ اگر فرزند پیدا ہوگا تو وہ لڑکا ہمیشہ بدحالی اور پریشانی
مین گرفتار رہیگا یہان تک کہ مرجاے یا علی درمیان اذان اور اقامت کی مقاربت نکرو کہ اگر فرزند
متولد ہوگا خون ریزی پر راغب ہوگا یا علی زن حاملہ سی بی وضو جماع نکرو کہ اگر بی وضو جماع
کرو گی تو جو لڑکا اوس سے پیدا ہوگا وہ بخیل اور کوردل ہوگا یا علی شب نیمہ شعبان مین جماع نکرو کہ اگر
لڑکا پیدا ہوگا تو شوم ہوگا اور اوسکی منہ پر نشان سیاہی کا ہوگا یا علی آخر روز ماہ شعبان مین جماع
نکرو کہ اگر فرزند پیدا ہوگا عشار اور یاور ظالمونکا ہوگا اور بہت سی آدمی اوسکی ہاتہ سی ہلاک
ہونگی یا علی کوٹہی پر جماع نکرو کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا منافق اور ریاکار اور صاحب بدعت ہوگا یا علی جب
سفر کی لیے جاؤ تو اوس رات کو جماع نکرو کہ اوس رات کو اگر جماع کرو گی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوگا
تو وہ لڑکا مال کو ناحق صرف کریگا اور اسراف کرنی والی برادر شیاطین کے ہین اور اگر تین منزل
کا سفر ہو تو اثناے سفر مین جماع نکرو کہ لڑکا یاور ظالمونکا ہوگا یا علی شب دوشنبہ کو جماع کرو
کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو وہ حافظ قرآن اور راضی بقسمت خدا ہوگا یا علی اگر جماع کرو تم شب سہ شنبہ کو
تو جو لڑکا کہ اوس حمل سی پیدا ہوگا تو بعد از سعادت اسلام اوسکو شرف شہادت حاصل ہوگا
اور دل اوسکا رحیم اور دہن اوسکا خوشبو اور ہاتہ اوسکا جوان مرد اور زبان اوسکی
غیبت اور بہتان سی پاک اور بری ہوگی یا علی اگر جماع کرو تم شب پنجشنبہ کو تو جو لڑکا کہ پیدا ہوگا حاکم
ہوگا حکام شرع سی یا عالم ہوگا اور اگر پنجشنبہ کو دوپہر کو وقت جماع عورت سی کرے تو اوس
لڑکی کی نزدیک شیطان نہین آتا جب تک کہ وہ پیر ہو اور حقتعالی اوسکو سلامتی دنیا اور
دین روزی کریگا یا علی اگر مقاربت کرو تم شب جمعہ کو فرزند جو پیدا ہوگا دانایان مشہور سے
ہوگا اور اگر جماع کرو تم شب جمعہ کو بعد از نماز خفتن امید ہے کہ وہ فرزند ابدالسی ہوگا یا علی اول

ساعت شب میں جماع نکرے کہ اگر فرزند پیدا ہو تو خوف ہی کہ ساحر اور جادوگر ہووے اور دنیا
کو آخرت پر اختیار کرے یا علی اس وصیت کو مجھ سے سیکھو جس طرح کہ میں نے جبرئیل ع سے سیکھا اور حضرت
نے فرمایا کہ اگر چاہے کہ شیطان شریک جماع نہو تو بوقت جماع کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
اور حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ الصلوۃ والسلام سے منقول ہی کہ جو کوئی
ارادہ مقاربت کا کرے تو اوس وقت کہے بسم اللہ و باللہ اللہم جنبنی الشیطان
وجنب الشیطان ما رزقتنی پس اگر لڑکا پیدا ہو گا تو شیطان ہرگز اوسکو ضرر نہ پہونچا
سکیگا **مقصد تیسرا** بیچ بیان تاریخ ہای سعد و نحس مطلق ماہ و مخصوص ہر ماہ اور ایام ہفتہ
موافق ترجمہ مرحوم مغفور سید عبد اللہ صاحب کی کہ اونہوں نے ترجمہ کتاب جدول کا
باین عنوان کیا ہی کہ پہلی تاریخ میں پیدایش حضرت آدم ع کی ہی اور واسطے ہر مطلب اور حاجت
کی اور واسطے حضوری پادشاہوں کی اور واسطے سفر اور طلب علم اور خرید و فروخت چارپایوں کی
خوب ہے اور جو فرزند کہ بیچ اس دن کی پیدا ہو فراخ روزی ہووے دوسری تاریخ روز ولادت حضرت
حوا کا ہی اور نکاح کی اور گھر بنانے اور کاغذ معاملات لکھنے اور حاجات طلب کرنے کی لیے بہت خوب
ہی اور جو فرزند کہ اس روز میں پیدا ہو نیک تربیت پاوے تیسری تاریخ نحس ہے اور اچھی نہیں
ہی کسی کام کی لیے چوتھی تاریخ روز پیدایش ہابیل فرزند آدم ع کا ہی اور واسطے کھیتی اور شکار
کرنے کی اور چارپایوں کی پکڑنے کی بہت نیک ہی اور مکروہ ہی بیچ اوسکی سفر کرنا کہ خوف مارے جانے
اور لٹ جانے کا رکھتا ہی اور جو فرزند کہ پیدا ہو مبارک ہو پانچویں تاریخ روز ولادت قابیل کا
ہی کہ اوسنے اپنے بھائی کو یعنی ہابیل کو مارا اور روز نحس ہے کسی کام کی واسطے مبارک نہیں ہے
چھٹی تاریخ نیک ہی واسطے نکاح کی اور حاجت طلب کرنے کی اور جو کہ سفر کرے اس روز میں دریا
کا یا خشکی کا اپنے گھر کو سلامت پھر آوے اور نیک ہی واسطے شکار کرنے اور خرید کرنے چارپایوں کی

اور جو خواب کہ بیچ اس روز کی دیکھی تعبیر اوسکی بعد ایک روز کی ظاہر ہو ساتوین تاریخ
نیک ہی واسطی سب کامونکی خصوصاً واسطی عمارت اور عروسی اور شکار اور طلب روزی
کی اور جو لڑکا کہ اس روز مین پیدا ہو فراخ روزی اور نیک تربیت ہو آٹھوین تاریخ نیک ہے
واسطی خرید و فروخت کی اور جو کہ پادشاہ پاس جاوی حاجت اوسکی بر آوی اور بد ہی واسطی
سفر کرنی دریا اور خشکی کی اور واسطی جنگ کی نوین تاریخ نیک ہی واسطی سب کامونکی اور جو کہ
اس روز دشمن سی لڑی غالب آوی اور جو کہ سفر کری مال اوسکی تئین روزی ہو اور جو فرزند کہ
پیدا ہو نیک اور فراخ روزی ہو اور جو خواب کہ اس دن مین دیکھا ہو اثر اوسکا اوسی روز
ظاہر ہو دسوین تاریخ روز ولادت حضرت نوح ہی جو کوئی کہ اس روز مین پیدا ہو عمر
بڑی ہو اور فراخ روزی ہو اور نیک ہی واسطی خریدنی اور بیچنی اور سفر کرنی اور
کھیتی کرنی کی گیارہوین تاریخ روز ولادت حضرت شیث ہی اور نیک ہی واسطی خرید
اور فروخت اور سفر کرنی کی اور اکثر کامونکی بارہوین تاریخ نیک ہی واسطی نکاح کرنی اور
سفر دریا کی اور جو کہ بیمار ہو صحت پاوی اور جو فرزند کہ پیدا ہو اچھی تربیت پاوی تیرہوین
تاریخ نحس ہی واسطی سب کامونکی چودھوین تاریخ نیک ہی واسطی طلب علم اور خرید اور
فروخت اور سفر اور قرض لینی اور سفر دریا کی اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو ظالم ہو اور
عمر اوسکی دراز ہو اور راغب طرف علم کی ہو پندرہوین تاریخ نیک ہی واسطی سب کام
کی مگر بری ہی واسطی قرض دینی اور قرض لینی کی سولہوین تاریخ نحس ہے اور کسی کام
کی واسطی اچھی نہین مگر عمارت بنانی کی واسطی اچھی ہی اور جو کہ سفر کری اس روز
تو خوف ہلاکت کا ہی اور جو کہ بیمار ہو شفا پاوی اور جو لڑکا کہ قبل دوپہر کی پیدا ہو بد حال ہو
اور بعد دوپہر کی نیک حال ہو سترہوین تاریخ میانہ ہی یعنی نہ اچھی ہی نہ بری اور

قرض لینا اور دینا اس روز مین خوب ہنین ہی اور جو کہ بیچ اس روز کی پیدا ہو حال اوسکا
نیک ہو ۱۸ اٹھارہوین تاریخ مبارک ہی واسطی خرید اور فروخت اور سفر کی اور جو کہ دشمن
سی لڑی اوسپر غالب آوے اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو حال اوسکا نیک ہو
۱۹ اونیسوین تاریخ روز ولادت حضرت اسحق ہی اور نیک ہی واسطی سفر اور طلب روزی
اور کوشش کرنی کی کامون مین اور طلب علم کی واسطی خوب ہے اور جو فرزند کہ پیدا ہو توفیق
نیک پاوے ۲۰ بیسوین تاریخ میانہ ہی نہ اچھی نہ بری واسطی سفر اور بنانی مکانونکی اور لگانی درختونکے
اور مول لینی چارپایونکی اور جو فرزند کہ پیدا ہو مشقت کی ساتہ زندگانی کری ۲۱ اکیسوین تاریخ
نحس ہے اور جو کہ سفر کری خوف ہلاکت رکہتا ہی اور واسطی مارنی حیوانات کی خوب ہی
۲۲ بائیسوین تاریخ شایستہ ہی واسطی برآنی حاجتونکی اور جانی نزدیک بادشاہونکی اور صدقہ بیچ
اس روز کی مقبول ہی اور بیمار جلدی صحت پاوے اور مسافر جلدی پہر آوے اور واسطی جمیع کامونکی
نیک ہی ۲۳ تیئیسوین تاریخ روز ولادت حضرت یوسف ہی اور نیک ہی واسطی طلب حاجات
اور تجارت اور زن چاہنی کی اور نزدیک بادشاہونکی جانی کی اور جو کہ اس روز مین سفر کرے
غنیمت اور لوٹ بہت اوسکے حاصل ہو اور جو فرزند کہ پیدا ہو نیکو تربیت ہووے ۲۴ چوبیسوین تاریخ
بہت نحس ہے فرعون بیچ اس روز کی پیدا ہوا ہے پس کوئی کام اس روز مین خوب نہین ہے
مگر کار خوب عبادات اور طاعات کے اور واسطی مولود کی بہی خوب نہین ہی ۲۵ پچیسوین تاریخ
نحس ہے پس اس روز مین اپنی تئین نگاہ رکہی اور کسی کام کی واسطی نجاوے کہ بیچ اس روز کی
حقتعالی نی اہل مصر کو ساتہ فرعون کی اپنی آیات یعنی اپنی عذاب مین مبتلا کیا اور واسطی بیمار کے
برا اور حال اوس شخص کا کہ اس روز مین پیدا ہو نیک ہو لیکن بلائی سخت مین مبتلا ہووے اور
آخر نجات پاوے اور روایت سلمان اس روز کی شر سی پناہ لیجاوین طرف خدا کے ساتہ اعمال نیک

نیک کی مانند نماز اور دعا اور تصدق وغیرہ کی چھبیسوین تاریخ نیک ہے واسطے سفر اور سب امر کی ٢٣
کہ جسکا ارادہ کرے مگر نکاح کرنا خوب نہین ہے سبب یہ کہ آخر جدائی ہوتی ہے سو اسطے کہ اس روز مین
دریا شگافتہ ہوا واسطے حضرت موسیٰ کی اور اگر سفر سے اس روز مین پھرے تو گھر مین بچا و ستائیسوین
تاریخ نیک ہے واسطے سب کامونکی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے کہ سفر اس روز مین کرنا خوب ہے
اور واسطے مولود کی بہت نیک ہے اٹھائیسوین تاریخ کو پیدائش حضرت یعقوب کی ہے اور نیک
ہے واسطے سب کامونکی اور جو فرزند کہ پیدا ہو ساتھ غم یا مرض کی یا ضعف چشم کی مبتلا ہو انتیسوین
تاریخ خوب ہے واسطے سب کامونکی اور جو کہ سفر کرے بہت مال پاوے اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے
کہ شائستہ ہے واسطے سب کامونکی خصوصاً ملاقات پادشاہونکی اور جو فرزند کہ اس روز مین پیدا ہو تو
وہ برباد ہو گا تیسوین تاریخ نیک ہے واسطے خرید اور فروخت اور تزویج کی اور جو فرزند کہ پیدا ہو
مبارک ہو یہ جدول ہے بیچ بیان تاریخون نیک و بد کہ جو مخصوص ہر ماہ کی اور جو جو
کہ بسبب ولادت یا وفات ائمہ معصومین علیہم السلام نیک اور بد ہو گئی ہین اور جو جو کہ نحس اکبر
مخصوص ہر مہینہ کی ہین پس جانو کہ محرم الحرام مہینہ غم اور اندوہ کا ہے خصوصاً دس روز
پہلی تاریخ سے دسوین تک اور سارا مہینہ بنابر واقع ہونی شہادت جناب خامس آل عبا
علیہ التحیۃ والثنا کی لائق امور خوشی اور شادی کی نہین ہے اور چودہوین اور پندرہوین اور
بائیسوین اسکی نحس اکبری اور پچیسوین کو وفات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ہے
اور بنابر ایک قول کی اٹھارہوین اور بنابر ایک قول کی چوبیسوین صفر المظفر تمام مہینہ
نحس ہے اسواسطے کہ بیسوین تک اسکی چہلم جناب سید الشہدا علیہ السلام ہے اور اہلبیت
علیہم السلام رسم تعزیت اور ماتم داری مین مشغول تھے اور پہلی اور دسوین اور بیسوین اسکی نحس اکبر
ہے اور سترہوین مین وفات حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی ہے اور اٹھائیسوین کو وفات

حضرت سید کائنات اور شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام کی ہی پس قیام مراسم تعزیت
اور زیارت ان دونون جنابون کی نزدیک ورود رسی زیادہ تر مناسب ہی ربیع الاول دوسرے
مین بنابر بعض روایات کے وفات سید کائنات کی ہی اور بروایت کلینی اٹھوین اور بارہوین کو
وفات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی ہی اور نوین کو عید قتل عمر ہی اور سترہوین
مین تولد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اور اسی مہینہ کی سترہوین شب کو
معراج اوس جناب کو ہوئی ہی اور چھبیسوین مین وفات حضرت ابوطالب اور حضرت امام جعفر
صادق علیہ السلام کی ہی اور دسوین اور بیسوین اسکی نحس اکبر ہی اور ایک روایت مین چوتھی ہے
اس مہینہ کی نحس اکبر ہی ربیع الاخر چوتھی کو اس مہینہ کی پیدایش حضرت امام حسن عسکری
علیہ السلام ہی اور ایک قول مین آٹھوین اور ایک قول مین دسوین اس مہینہ کی اور
پہلی اور گیارہوین اور اٹھائیسوین اس مہینہ کی نحس اکبر ہی جمادی الاولی چودہوین
اور پندرہوین کو اس مہینہ کی احتمال وفات جناب فاطمہ علیہا السلام ہی بنابر روایت
زندگانی کرنی اوس معصومہ کی پچہتر روز بعد وفات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کی کہ اٹھائیسوین کو ماہ صفر کی واقع ہوئی بنابر مشہور کی اور بنابر ایک قول کی پندرہوین
کو اس مہینہ کی ولادت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی اور دسوین اور گیارہوین
اور اٹھائیسوین اس مہینہ کی نحس اکبر ہی جمادی الاخری تیسری کو اس مہینہ
کی وفات جناب سیدہ کی اور پندرہوین کو اس مہینہ کی ایک روایت مین ولادت
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہی اور انیسوین شبکو اس مہینہ کی حضرت آمنہ
ساتھ حضرت رسول خدا کی حاملہ ہوئی ہین اور بیسوین کو اس مہینہ کے حضرت فاطمہ ع
پیدا ہوئی ہین اور پہلی اور گیارہوین اور بارہوین نحس اکبر ہی رجب المرجب پہلی

رجب المرجب **پہلی** کو اس مہینے کی ولادت حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
ہی اور **دوسری** کو ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی بنا بر ایک
روایت کی ہی اور **تیسری** کو احتمال وفات اور ولادت حضرت امام علی نقی
علیہ السلام ہی اور **دسویں** کو ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ہی
اور بنا بر ایک قول کی وفات حضرت امام جعفر صادق ع کی ہی اور **اکیسویں**
کو وفات حضرت فاطمہ علیہا السلام بنا بر ایک قول کی ہی اور **بائیسویں** کو
روز ہلاکت معاویہ ہی اور **تئیسویں** کو زخمی ہوئی حضرت امام حسن علیہ السلام
کا ہی اور **چوبیسویں** کو فتح خیبر ہوئی ہی اور **ستائیسویں** کو روز عید بعثت
یعنی تاریخ مذکور جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ساتھ رسالت کی امت پر ظاہر ہوئی
ہیں اور **گیارھویں** اور **بارھویں** اور **تیرھویں** نحس اکبر ہی لیکن نحوست
تیرھویں کی بسبب ولادت حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی زائل ہوگئی
ہی **شعبان المعظم** **تیسری** کو اس مہینے کی روز مبارک ہی اور مشہور
ہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام آج کی دن پیدا ہوئی ہیں اور بنا بر ایک روایت
کی پانچویں کو اور پانچویں کو اس مہینے کی بنا بر ایک روایت کی ولادت حضرت امام
زین العابدین علیہ السلام ہی اور **پندرھویں** شبکو اس مہینے کی ولادت
حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہی اور **چودھویں** اور **بیسویں** اور
چھبیسویں اس مہینے کی بنا بر احادیث کی نحس اکبر ہی **رمضان المبارک**
تیسری کو اس مہینے کی انجیل نازل ہوئی ہی اور **دسویں** کو وفات
حضرت خدیجہ کبرا اور **پندرھویں** کو ولادت حضرت امام حسن علیہ السلام کی ہی۔

اور بنا بر ایک روایت کی تاریخ مذکور کو ولادت حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی
ہی اور **اونتیسواین** شب کو اس مہینی کی سر مبارک حضرت امیر المومنین علی ابن ابی
طالب علیہ السلام کو ضربت ابن ملجم ملعون سی ہوچکی ہی اور اکیسوین کو شہادت اون
جناب کی ہی اور بنا بر ایک روایت کی تاریخ مذکور کو وفات حضرت امام رضا علیہ السلام
کی ہی ہی اور **تئیسوین** اور **چوبیسوین** اس مہینی کی نحس اکبر ہی **شوال
المکرم** بنا بر بعضی روایات کی نکاح عائشہ کا بیچ اسکی واقع ہوا ہی **دوسری**
اور **چھٹی** اور **آٹھوین** نحس اکبر ہی **ذی القعدۃ الحرام گیارہوین**
کو اسکی ولادت حضرت امام رضا علیہ السلام کی ہی اور یہی دن وفات حضرت
امام محمد تقی علیہ السلام کا ہی اور **پندرہوین** کو بنا بر ایک قول کی اور بنا بر
بعض اقوال کی وفات اوس جناب کی آخر مین اس مہینی کی واقع ہوئی ہی **پچیسوین**
کو دحو الارض ہی یعنی اسی روز زمین نیچی کعبہ معظمہ کی بچھائی گئی ہی اور بیچ اسی رات
کی حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ پیدا ہوی ہین اور حضرت صاحب الامر اسی روز ظہور فرماوینگے
ان شاء اللہ تعالیٰ اور **چھٹی** اور **دسوین** اور **اٹھائیسواین** اس مہینی کی
نحس اکبر ہی **ذی الحجۃ الحرام ساتوین** کو اس مہینی کی وفات حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کی ہی اور **پندرہوین** کو ولادت حضرت امام علی نقی ع
کی ہی اور **اٹھارہوین** کو عید غدیر ہی اور **چوبیسوین** کو عید مباہلہ ہی **ستائیسوین**
کو بنا بر ایک قول کی ولادت حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی ہی اور **آٹھوین بیسوین** اور **اٹھائیسوین**
اس مہینی کی نحس اکبر ہی یہ جدول ہی بیان مین سعد اور نحس ایام منقبہ کی بنا بر احادیث
آئمہ معصومین علیہم السلام کی **فی جمعہ** سردار دنون کا اور بہتر بن عیدون کا ہے

اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آفتاب طلوع اور غروب ہین کرتا بیچ کسی دن کی کہ افضل اور
بہتر جمعہ سی ہو اور اس دن مین ایک ساعت ہی کہ قبول ہوتی ہین بیچ اوس ساعت
کی دعائین اور مبارک ہی واسطی تزویج اور نکاح کی اور سنت ہی بیچ اوسکے
غسل کرنا اور حمام مین جانا اور سر مونڈانا اور ناخن اور شارب لینا اور پیش از نماز
جمعہ کی سفر کرنا مکروہ ہی اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ جو کوئی سفر کری قبل
نماز جمعہ کی تو ندا کرتا ہی ایک فرشتہ کہ نہ پہیری تجکو خدای تعالی **روز شنبہ**
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا کہ خدا نی مبارک کیا ہی واسطی امت
میری کی صبح اور شام روز ہفتہ اور روز پنجشنبہ کو اور سب کاموں کی واسطی خوب
ہی خصوصا سفر کرنی کی لیے کہ بیچ حدیث کی وارد ہوا ہی کہ اگر ایک پتہر دور ہو
روز شنبہ کو اپنی جا سی تو البتہ حق تعالی اوسکو اوسکی جگہ پر پہیرتا ہی **روز
یکشنبہ** خوب ہی واسطی عمارت بنا کرنی اور شادی کرنی کی اور میانہ ہی
اکثر کاموں کی واسطی **روز دوشنبہ** نحس ترین دنوں کا ہی اور واسطی کسی کام کی مبارک
نہین اور سفر کرنا بیچ اس روز کی اور واسطی حاجت کی جانا بہتر نہین ہی اسواسطی کہ ماتم
بیچ اس روز کی وارد ہوئی ہی اور منسوب ہی یہ روز طرف بنی امیہ کی کہ روز عید اور روز سرور
اون لوگون کا تہا **روز سہ شنبہ** میانہ ہی واسطی اکثر کاموں کی اور بیچ حدیث
کی وارد ہوا ہی کہ سفر کرو بیچ اس روز کی کہ خداوند عالمیان نی آہن کو واسطی داؤد کی بیچ اس
دنکی نرم کیا تہا اور منقول ہی کہ جسپر حاجت دشوار ہو تو اوسکو طلب کری روز سہ شنبہ
مین **روز چہارشنبہ** نحس ہی اور واسطی اکثر کاموں کی شایستہ نہین اور نہی
وارد ہوئی ہی نورہ لگانا سی اور سفر کرنی سی بیچ اس روز کی اور بیچ بعضی روایات کی

تجویز سفر وارد ہوئی ہی روز پنجشنبہ مبارک ہی اور واسطی سفر کا ہونی خوب ہے
خصوصا واسطی طلب حاجت اور سفر کرنی کی یہ جدول ہی بیان مین تاریخہای نحس اکبر ہر مہینی
کی جو بنا بر ایک روایت کی دو دن اور بنا بر ایک روایت کی ایک دن نحس ہوتا ہی پس نحس اکبر
جو مخصوص محرم الحرام کی ہین وہ گیارہوین اور چودہوین اور بائیسوین ہی اور صفر المظفر
کی پہلی اور دسوین اور بیسوین اور ربیع الاول کی چوتھی اور دسوین اور بیسوین اور ربیع الآخر
کی پہلی اور گیارہوین اور اٹھائیسوین اور جمادی الاولی دسوین اور گیارہوین اور اٹھائیسوین
اور جمادی الآخر کی پہلی اور گیارہوین اور بارہوین اور رجب المرجب کی
گیارہوین اور بارہوین اور تیرہوین اور شعبان المعظم کی چودہوین اور
بیسوین اور چھبیسوین اور رمضان المبارک کی تیسری اور بیسوین اور چوبیسوین اور
شوال المکرم کی چھٹی اور دسوین اور آٹھوین اور ذی القعدۃ الحرام کی چھٹی
اور دسوین اور اٹھائیسوین اور ذی الحجۃ الحرام کی آٹھوین اور بیسوین اور اٹھائیسوین تمام
ہوا احوال تاریخہای سعد و نحس شہور و ایام ہفتہ موافق ترجمہ سید عبد اللہ صاحب مغفور کی اب جانو
کہ واسطی قطع کرنی لباس کی اس طرح سی حدیث وارد ہوئی ہی روی عن النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من قطع الثوب یوم الاحد لایکون له مبارکا ومن قطع الثوب یوم
الاثنین یکون له مبارکا ومن قطع الثوب یوم الثلثا خرقه او سرقه سارق
او یغرق ومن قطع الثوب یوم الاربعا یرزق البهائم الکثیر یعصمه تعب ومن قطع
الثوب یوم الخمیس یرزق العلم ومن قطع الثوب یوم الجمعة یطول العمر ومن قطع
الثوب یوم السبت یکون مریضا ما دامت الثوب فی بدنه الا ان وهب او باع
محصل اس حدیث کا یہ ہی یعنی روایت کی گئی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

کہ جو شخص کہ قطع لباس کری اتوار کے دن نہ مبارک ہو گا وہ لباس واسطی
اوس شخص کے اور جو شخص کہ قطع لباس کرے دوشنبہ کو ہو گا وہ لباس اوس
شخص کے لیے مبارک اور جو شخص کہ قطع لباس کرے سہ شنبہ یعنی منگل کے
دن تو جل جایگا وہ لباس یا چورا لیجائینگے اوسکو چوریا ڈوب جایگا اور جو شخص کہ قطع
لباس کری چارشنبہ کو یعنی بدھ کو تو عطا کریگا حق تعالے اوس شخص کو چار پائے
بہت سے بغیر تعب کے اور جو شخص کہ قطع لباس کرے پنجشنبہ کو عطا کریگا
اوسکو حق تعالی علم اور جو شخص کہ قطع لباس کرے جمعہ کو طولانی ہو سکے عمر
اور جو شخص کہ ہفتہ کو قطع لباس کری رہیگا وہ مریض اور بیمار جب تک کہ وہ کپڑا
اوسکی بدن مین رہی مگر یہ کہ ویڈالے اوس لباس کو یا پھاڑالے اور یہ سے ہے
جانا چاہیے کہ واسطے پہننے لباس کے کوئی تاریخ و دن مخصوص نہین ہی بلکہ جو
تاریخ اور دن کہ اچھا ہو اوس روز پہنے کہ تاریخ نحس و روز شوم مین کوئی کام کرنا
نہین چاہیے فقط والحمد للہ اولاً و اخراً و ظاہراً و باطناً والصلوۃ علی محمد وآلہ

الطیبین الطاہرین حررہا العشرین من شہر
ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۶ من الہجرۃ علی
صادعہا الاف السلام والصلوۃ
وانا العبد الضعیف
السید مصطفی وفقہ
اللہ لما یحب

واہر ضی

دعاء هلال

أيها الخلق المطيع الدائب السريع المتردد في منازل التقدير المتصرف في
فلك التدبير آمنت بمن نور بك الظلم واوضح بك البهم وجعلك آية من آيات ملكه
وعلامة من علامات سلطانه وامتهنك بالزيادة والنقصان والطلوع والافول
والانارة والكسوف في كل ذلك انت له مطيع والى ارادته سريع سبحانه ما اعجب ما دبر
في امرك والطف ما صنع في شانك جعلك مفتاح شهر حادث لامر حادث
فاسئل الله ربي وربك وخالقي وخالقك ومقدري ومقدرك
ومصوري ومصورك ان يصلي على محمد وآله وان يجعلك هلال بركة لا تمحقها
الايام وطهارة لا تدنسها الآثام هلال امن من الآفات وسلامة من السيئات
هلال سعد لا نحس فيه ويمن لا نكد معه ويسر لا يمازجه عسر وخير لا يشوبه شر هلال
امن وايمان ونعمة واحسان وسلامة واسلام اللهم صل على محمد وآله واجعلنا من ارضى
من طلع عليه وازكى من نظر اليه واسعد من تعبد لك فيه ووفقنا فيه للتوبة
واعصمنا فيه من الحوبة واحفظنا من مباشرة معصيتك واوزعنا فيه شكر
نعمتك والبسنا فيه جنن العافية واتمم علينا باستكمال طاعتك فيه المنة
انك المنان الحميد وصلى الله على محمد وآله الطيبين الطاهرين

حاشیه متعلق صفحه ۲۱ سطر ۱۲

بدانکه آخوند مجلسی طاب ثراه در مقام ترجمه حدیث را بنوعی فرموده اند که درین مقام ابهام ظاهر
نمی آید قال العلامة اعلی الله مقامه فی زاد المعاد هرکه زیارت کند امام حسین ع را در دهم محرم
یا گریان شود نزد قبر شریف آنحضرت پس ملاقات کند خدا را با ثواب دو هزار هزار حج و دو هزار هزار
عمره و دو هزار هزار جهاد که همه آن با رسول خدا و ائمه بدا نموده باشد الخ مخفی مباد که اصل
حدیث در مصباح متهجد وغیره باین عبارت مذکور است من زار الحسین بن علی علیهما
السلام یوم عاشوراء من المحرم حتی یظل عنده باکیاً لقی الله عز وجل
یوم القیمة بثواب الفی حجة والفی عمرة والفی غزوة کثواب من حج واعتمر
وغزا مع رسول الله ص ومع الائمة الراشدین و در کامل الزیارة بلفظ الفی الف حجة الخ
واقع است پس مفاد حتی یظل عنده باکیا ترجمه اش چنین باید که هرکه زیارت کند امام حسین ع را
در دهم محرم تا اینکه گریان شود نزد قبر شریف آنحضرت نه بر نهجیکه فرموده اند که یا گریان شود چه ازظاهر
ترجمه جناب ایشان تردید مفهوم میشود و لا یدل علیه ظاهر العبارة الا ان فی اصل الحدیث البکاء داخل
فی کیفیة الزیارة و احتمال دارد که لفظ تا فرموده باشند و آن بدون الحاق لفظ اینکه در امثال چنین مقام
راست نمی آید و علی هذا القیاس لفظ دو هزار هزار است چه در حدیث لفظ الفی واقع است و ترجمه الفی
دو هزار است نه دو هزار هزار که عبارت از بست لکه باشد و موافق نسخه کامل الزیارة ترجمه هزار هزار میشود
که دران لفظ الف الف واقع است و محصل الف الف ده لکه است نه دو هزار هزار پس ترجمه جناب آخوند رحمه الله
مطابق هیچیک نیست کما هو الظاهر علی المتامل مگر اینکه آن جناب لفظ دو در ترجمه خود از لفظ الفی
موافق نسخه متهجد و تکرار الف از نسخه کامل الزیارة اخذ فرموده ترجمه بدو هزار هزار از راه اشتباه
فرموده باشند بعجیب نیست ط

منه عفی عنه

حاشیه متعلق صفحه ۲ سطر ۸

بدانکه مولانا مجلسی طاب ثراه وجعل الجنة مثواه در زاد المعاد سند حدیث چنین فرموده
و تمام زیارت مشهوره پس شیخ طوسی و قولویه و غیر ایشان رحمة الله علیهم روایت
کرده اند از سیف بن عمیره و صالح بن عقبه و هر دو از محمد بن اسمعیل و علقمه بن محمد
حضرمی و هر دو از مالک جهنی که حضرت امام محمد باقر ع فرمود الخ و آن خالی از توهم
و اشتباهی در سند نمیباشد چه شیخ طوسی روایت نموده سند آن حدیث را از محمد بن
اسمعیل بن بزیع و محمد بن اسمعیل از صالح بن عقبه و ایشان از پدر خود و پدر ایشان از ابی جعفر ع
نه از صالح بن عقبه از محمد بن اسمعیل زیرا که طبقه صالح بن عقبه مقدم و پیشتر است از محمد بن اسمعیل
بزیع مؤخر چنانچه شیخ ابو جعفر طوسی در رجال نوشته که محمد بن اسمعیل در زمان و اصحاب حضرت
موسی کاظم و امام رضا و جواد علیهم السلام بوده اند و سیف بن عمیره و صالح بن عقبه از
اصحاب حضرت امام جعفر صادق و موسی کاظم علیهما السلام فلا یلیق له روایتهما عن محمد بن
اسمعیل عن ابی جعفر ع و صاحب کامل الزیارة سند حدیث را باین عنوان ذکر نموده حدثنی
حکیم بن داود و غیره عن محمد بن موسی الهمدانی عن خالد الطیالسی عن سیف بن عمیرة
و صالح بن عقبة جمیعا عن علقمة بن محمد الحضرمی و محمد بن اسمعیل عن صالح بن عقبة عن مالک
الجهنی عن ابی جعفر الباقر علیهما السلام و این هر دو سند غیر سند شیخ است فکلام المجلسی ره
لا یطابق شیئا منهما کما لا یخفی هذا ملخص ما افاده سیدی و سندی و کاظمی فی امور

روحی فداه فی

المجالس المفجعة

منه عفی عنه

ملحقات رسالہ اعمال الصالحین

جب اضعف العباد تحریر رسالہ سی فارغ ہوا اور روہ ملاحظہ احباب مین گذرا تو بعض احبائے روحانی نے مجسی ذکر کیا کہ اکثر عوام کثرت اسناد و تاثیرات دعا دیکھکر تعجب کرتی ہین اور بداعتقادی سی کہتی ہین کہ ہمنی سابقاً اکثر دعائین کہ جو کثیر الاسناد و کثیر التاثیر منقول ہین انکو بطریق تجربہ و امتحان پڑہا مگر جیسا کہ اثر منقول تہا ویسا نپایا یہ سب لکہا ہی دیکہو اور بعض اشخاص کہ فی الجملہ علم سی بہرہ رکہتی ہین وہ یہ کہتی ہین کہ جو اول روز علم الٰہی مین گذرا ہی اور مقدر مین لکہا ہی وہ ہونا ہی دعا کی پڑہنی سی تقدیر نہین بدلتی بس دعا کا پڑہنا اور طلب حوائج کرنا عبث و بی فائدہ بلکہ طلب خلاف تقدیر و علم الٰہی کی کرنا ہی یہ سنکر مجکو کمال احتراق اور رنج ہوا اور اوسکا جواب جو کچہ کہ اوسوقت ذہن ناقص مین آیا دیا گیا چنانچہ عوام کی جواب مین کہا مین کہ یہ جو عوام کہتی ہین کہ سابقاً اکثر دعائین کثیر الاسناد و کثیر التاثیر بطریق تجربہ پڑہین کچہ اثر منقول نپایا تو اون لوگون نی بطریق منقول نہ پڑہی ہونگے اگر بطریق منقول پڑہتی تو یقینی تاثیرات مکتوبہ ظاہر ہوتی یا وہ عوام اوس جماعت مین سی ہونگی کہ جنکی دعائین قبول ہوتی یا ایسی امر کی لیی دعا کی ہوگی کہ اوس امر کی لیی دعا مستجاب نہین ہوتی یا اوس جماعت مین سے ہون کی کہ دعا اوس جماعت کی بتاخیر مستجاب ہوتی ہے اور تفصیل ہر ایک کی کتب مبسوطہ مین مندرج ظاہر ہی کہ ہر چیز کی لیی کچہ شرائط ہوتی ہین اسیطرح دعا کی لیی بہی کچہ شرائط ہین جب انسان دعا کو باوقات و شرائط پڑہیگا تو یقینی اثر اوسکا ظاہر ہوگا چنانچہ منجملہ اور عمدہ شرائط دعا سی اعتقاد و صدق دل ہی اور احادیث مین بتاکید مذکور ہی کہ داعی وقت دعا کی اعتقاد کامل اور یقین واثق اجابت کا رکہتا ہو اور اگر تاخیر اجابت مین ہو تو دل تنگ دعا سی اور ناامید مطلب سے نہو بلکہ مکرر دعا کو پڑہی اور اعتقاد

اس امر کا گمان کری کہ مصلحت تاخیر اجابت مین ہو گی اور جو کچھ کہ خدا نسبت بندہ کے اپنے کرتا ہی عین
مصلحت ہی پس جبکہ عوام ضعیف الاذعان بطریق تجربہ و امتحان بدون لحاظ اوقات و شرائط
دعا کو پڑھین اور یقین پہلی یہی اسکا ہو کہ دعا اثر نکری کی یہ بد اعتقادی اور عدم یقین کہ اعظم
اسباب عدم اجابت مین سی ہی اگر ایسی دعا قبول نہو تو اسمین دعا کا اور حدیث کا کیا قصور
چنانچہ منقول ہی کہ کسی شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی عرض کی کہ دو آیتین قرآن
مین کہ اوسکا کچھ اثر مجہکو نہین ظاہر ہوتا حضرت نے فرمایا کہ وہ کونسی آیتین ہین اوسنی عرض کی کہ ایک
اونمین سی قول حقتعالی کا اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُم معنی ظاہری اس آیہ کی یہ ہین کہ دعا
کرو تم مجہسی قبول کرونگا مین واسطی تمہاری فقط اس واسطی کہ مین دعا کرتا ہون اور حقتعالے
اجابت نہین کرتا یہ سنکی حضرت نی فرمایا کہ آیا تجویز کرتا ہی تو اس امر کو کہ خدا خلف وعدہ کرتا ہے
اوس شخص نے عرض کی کہ یہ نہین کہہ سکتا حضرت نی فرمایا کہ ہرگاہ خدا اخلاف وعدہ کے
نہین کرتا پس موجب عدم اجابت کا کیا ہی اوسنی عرض کی کہ مین نہین جانتا حضرت نے
فرمایا کہ مین تجکو خبر دیتا ہون اور بتلاتا ہون کہ جسوقت کہ آدمی اطاعت اور فرمان برداری
حق سبحانہ و تعالی کے کری اون باتون مین کہ جسمین اوسنی حکم کیا ہی اور بعد اوسکی جو کچھ
کہ طریق دعا کا ہی اوسکا لحاظ اور خیال رکہی البتہ حق سبحانہ تعالی اوسکی دعا کو مستجاب
فرماویگا اوس شخص نے عرض کی کہ طریق دعا کا کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ پہلی حمد خدا اور ثنا
اوسکی کری بعد اوسکی نعمتہای خدا کو یاد کری اور اوسکا شکر کری بعد اوسکی درود اوپر محمد ص
و آل محمد کے بہیجی بعد اوسکی اپنی گناہون کو یاد کری اور اوسکی طلب آمرزش خدا سی کری
یہ ہی طریق دعا کا الی آخر الخبر اور قریب اسکی ہی جو کچھ کہ علی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نی اپنی تفسیر مین
لکہا ہی کہ کسی شخص نے حضرت کی خدمت مین آکر عرض کی کہ فدا ہون مین آپکی بدرستیکہ حق تعالے

فرماتا ہی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور مین دعا کرتا ہون اور مستجاب نہین ہوتے حضرت نی فرمایا کہ سبب مستجاب نہونیکا یہ ہی کہ تم لوک اپنا عہد کو وفا نہین کرتی یعنی جو جو کہ تم خدا سی عہد و پیمان و توبہ و استغفار کرتی ہو او سپر ثابت نہین رہتی فی الواقع جیسا کہ حضرت نی ارشاد کیا اسیطرح ہی کلام الملوک ملوک الکلام اسلیٔی کہ خدا فرماتا ہی اَوْفُوْا بِعَھْدِیْ اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ آمدم برسر مطلب یہ سنکی اون احباب نی فرمایا کہ آداب و شرائط و اوقات دعا کی کیا مین حقیر نی بالاجمال کچہ اوسکا بہی ذکر کیا اونہونی فرمایا کہ ان چیزونکا ذکر رسالہ مین ضرور تہا کہ لوک اوس سی آکاہ ہوتی اور بشرائط مشغول دعا ہوتی کہ فائدہ اوسمین زیادہ تر تہا اور زبان طعن کو بند کرتی عذر کیا کیا کہ چونکہ ایسی چیزین مختصرات مین نہین ہوتین بلکہ کتب مبسوطہ مین ہوتی ہین لہذا قلم انداز کیا اور اب وقت ہی ایسی چیزون کی تحریر کا نہین باقی رہا لکن اون صاحبون نی عذر کو قبول نکیا اور بکمال اصرار سی کہا کہ کیسا مقام جسطرح ہو جلد لکہ دو پس بسبب اصرار اونکی کے ایک مقدمہ اور سات فائدہ بیچ اس مقام کو بالاجمال تحریر کیا مقدمہ بیچ فضیلت دعا اور متضمن اوپر جواب مانعین دعا کی پوشیدہ نرہی کہ آیات متکاثرہ و روایات متظافرہ اصحاب عصمت سی بکثرت بیچ فضیلت دعا کی وارد ہوی ہین منجملہ اوسکی قول حقتعالی کا ہی اِذَا سَئَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَالْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی وقتیکہ سوال کرین تجسی ای محمد صلعم بندی میری پس کہہ تو بدرستیکہ مین نزدیک ہون مین اور قبول کرتا ہون مین دعا کو طلب کرنی والی کی وقتیکہ مجسی طلب کرین پس چاہیی کہ اجابت دعوت میری کی کرین اور ایمان ساتہ میری لاوین شاید کہ راہ راست کو پہونچین

فضیلت دعا

اور یہی قول حقتعالی کا اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی دعا کرو مجھسی تا اجابت کروں مین دعا
تمہاری اور یہی فرماتا ہی قُلْ مَا یَعْبَأُ بِکُمْ رَبِّی لَوْلَا دُعَاؤُکُمْ یعنی کہہ ای محمد صلعم کہ
کچھ قدر نہین ہی تمہاری نزدیک پروردگار میری کی اگر نہ دعا اور عبادت تمہاری ہو
و فی الحدیث القدسی فاسئلونی اکفکم واهدکم سبیل رشدکم یعنی بیچ حدیث
قدسی کی آیا ہی کہ سوال کرو مجھسی تا کفایت مہمات تمہاری کی کروں مین اور ہدایت کروں نیز
تمہاری تئین ساتہ راہ نیک کی قال امیر المؤمنین ع الدعاء ترس المؤمن و متی
تکثر قرع الباب یفتح لک یعنی دعا سپر مومن کی ہی آفات سی اور جب بہت کوٹو کی در کی
تئین البتہ کھل جائیگا واسطی تمہاری یعنی جب دعا مکرر کرو کی مستجاب ہو گی اور بیچ کتاب کافی کی
ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ نی لکہا ہی کہ جناب رسالتمآب صلعم نی فرمایا کہ آیا بتلاؤں نیز
تمہاری تئین وہ سلاح کہ نجات دی تمکو دشمنوں تمہاری سی اور ہمیشہ فراخ روزی کری تمکو عرض کی
کہ ہاں یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ دعا کرو پروردگار اپنی سی شب و روز بدرستیکہ سلاح مومن دعا ہی
اور بعض روایات مین وارد ہوا ہی کہ دعا بیچ نماز کی افضل ہی قراءۃ قران سی اور ایک روایت
مین ہی کہ دعا نجات دیتی ہی دشمنوں سی اور جاری کرتی ہی روزی کو اور حضرت رسول صلعم نی فرمایا
کہ سلاح مومن اور عماد و ستون دین اور نور آسمانہا و زمینہا دعا ہی اور بیچ کتاب کافی کے
حضرت امام محمد باقر ع سی منقول ہی کہ جو کوئی دعا کری فضل خدا سی فقیر نہو اور اوسی جناب سے
کسی شخص نے سوال کیا کہ کونسی عبادت افضل ہی حضرت نی فرمایا کہ کوئی چیز خدا کی نزدیک
سوال کرنی سی اور حاجت طلب کرنی سی بہتر نہین ہی اس لیے کہ خدا حاجت طلب کرنی کو بہت دوست رکھتا ہے
اور کوئی دشمن خدا کی نزدیک اوس شخص سی زیادہ نہین ہی کہ سرکشی کری عبادت خدا سی اور سوال
نکری و اس چیز کا کہ نزدیک واس خدا کی ہی اور پیغمبر خدا ص سی منقول ہی کہ ہر گاہ بندہ نماز سے

فارغ ہوتا ہی اور اپنی خدا سی کسی چیز کا سوال نہین کرتا تو حقتعالی ملائکہ سی فرماتا ہی کہ نظر کرو
طرف اس بندہ میری کی کہ فریضہ کو ادا کیا اور حاجت اپنی کی اتئین مجسی سوال نہ کیا گویا یہ
بندہ بی نیاز و بی غرض ہی مجسی پس نہ قبول کرو اور نہ لو اسکی نماز کو اور اسکی نماز کو اسکی
منہ پر مارو اور بیچ کتاب کافی کی حضرت امام محمد باقر ع سی منقول ہی کہ حضرت نی میسر سے
فرمایا کہ ای میسر دعا کر اور یہ نہ کہہ کہ جو کچہ کہ مقدر مین ہی وہ ہو گا بدرستیکہ نزدیک خدا کی
ایک منزلت ہی کہ اوس منزلت کو نہین پہونچتا مگر سوال کرنی سی اور بدرستیکہ جو کوئی اپنی دہان کو
بند کری اور خدا سی کسی چیز کو طلب نکری خدا اوسکو کوئی چیز نہین دیتا اور بہی منقول ہی
کہ دعا قضای مبرم کو دور کرتی ہی اور بلای نازل کو دفع کرتی ہی پوشیدہ نرہی کہ جسطرح کہ دعا
قضای مبرم کو دور کرتی ہی اور بلای نازل کو دفع کرتی ہی اسیطرح تصدق بہی قضای مبرم کو
دور کرتا ہی اور بلای نازل کو دفع کرتا ہی چنانچہ منقول ہی کہ ایک روز حضرت عیسیٰ ع کا گذر
ہوا ایک قوم پر کہ وہ عروس یعنی دولہن کی تئین آراستہ کیی اوسکی شوہر کی گہر لیی جاتی تھی
حضرت عیسیٰ نی پوچہا کہ یہ کون ہی لوگون نی عرض کی کہ یہ فلان عورت فلان شخص کے
بیٹی ہی کہ اسکی شادی کیی شوہر کی گہر لیی جاتی ہین حضرت نی فرمایا کہ آج اس عروس کو بشاد
و سرور لیی جاتی ہو اور کل اسپر روئیگی کسی شخص نے اوس قوم مین سی پوچہا کہ کیون کل روئین گے
حضرت نی فرمایا کہ یہ دولہن رات کو مر جائیگی پس مومنین نی تصدیق کلام حضرت کی کی اور
منافقین نی کہا کہ صبح قریب ہی دیکہیں گے پس جب صبح ہوئی تو اوس دولہن کو زندہ و سلامت پایا
پس لوگ حضرت کی خدمت مین دوڑی آئی اور خبر دی کہ یا حضرت وہ زندہ و سلامت ہی حضرت نے
فرمایا کہ یفعل اللہ ما یشاء آؤ تم ہمراہ میری تا کہ نزدیک عروس کی چلو نین اور حقیقت حال کو
اوس سی دریافت کرون کہ آیا کونسا عمل اوس سی واقع ہوا کہ وہ باعث دفع بلا کا ہوا پس وہ

جناب دروازہ عروس پر تشریف لای اور دق الباب کیا یعنی دروازیکو کہٹکہٹایا پس شوہر اور
عروس کا باہر نکلا حضرت نی اوسکی شوہر سی فرمایا کہ اپنی عورت سی اجازت میری اندر آنیکی لے
کہ تا اوس سی ملاقات کرون شوہر نے حقیقت حال کو عروس سی بیان کیا اوس عورت نے
نقاب کو اپنی سر پر ڈال لیا اور حضرت عیسیٰ داخل خانہ ہوئی پس حضرت نی اوس عورت سی
پوچہا کہ شب کو تجہسی کونسا عمل واقع ہوا ہی عروس نے عرض کی کہ کوئی عمل تازہ نہین ہوا مگر جو کچہ
کہ سابق مین کیا کرتی تہی اور وہ یہہ ہی کہ ہر شب جمعہ کو ایک فقیر میری دروازی پر آیا کرتا تہا
اور مین اوسکو کچہ دیا کرتی تہی اور یہہ شب جمعہ کہ شب عروسی میری کی تہی اور مین بامور شادی
مشغول تہی اور اسیطرح عزیز و اقارب میری ہر ایک ایک ایک کام مین مشغول تہی پس فقیر نے
ہر چند سوال کیا مگر کسینی جواب ندیا جب آواز فقیر کی میری کان مین پہونچی مین لوگوں سے
اپنی تئین پوشیدہ کر کی اوٹہہ کہڑی ہوئی اور موافق معمول کی خیرات اوسکو دے
حضرت عیسیٰ نی فرمایا کہ تو اپنی جگہہ سی اوٹہہ کہڑی ہو جب وہ دولہن اپنی جگہہ سے اوٹہی
تو اوسکی زیر لباس سی ایک مار سیاہ نکلا کہ وہ اپنی دُم اپنی دانتوں سی چبا رہا تہا حضرت
عیسیٰ نی فرمایا کہ برکت سی اوس صدقہ کی کہ جو شب کو دیا تہا تو نی یہہ بلا تجہسی دفع ہوئی اب تہہ کر
اسی قبیل کے روایات کہ جو دلالت بر فضایل و مشتمل بر منافعت کہنی کلمہ رکیکہ کہ جو مقدر مین
لکہا ہی وہ ہو کا کتب مبسوطہ مین بکثرت مذکور ہین کہ احاطہ اون سب کا مشکل ہی پس طالب تفصیل کو
لازم ہی کہ رجوع کری طرف رسالہ بدا و مسئلہ لوح محفوظ و محو و اثبات کی اور دیکہے
کہ سیئات و عمل بد کسقدر سبب و باعث نزول بلا و اسقام کی ہین اور اعمال حسنہ مثل ادعیہ
ماثورہ و انفاق مطلق خصوصاً وہ انفاق و اعانت کہ جو ساتہہ سادات کے ہو کیسا
دخل محو سیئات و دفع بلاہای سخت و قضاہای مبرم و ازدیاد عمر و درجات مین ہی

یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب بس انسانکو مطالعہ قول خدا اور
رسول خدا کی جن چیزونمین کہ حکم کیا ہی اور اجتناب و احتراز اون کلمات سی کہ جسکی
مذمت وارد ہوئی ہو لازم و ضروری ہی لیکن کہ ایسی کلمات از قسم وسواوس شیطانی بشراکت
شرور النفس خود ہین نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا **فائدہ پہلا**
بیچ بیان اوس جماعت کی کہ جسکی دعا اکثر مستجاب ہوتی ہی اور محجوب نہین ہوتی اور وہ پانچ دعا ئیں
ہین دعا حاکم عادل کی اور دعا مظلوم کی اور دعا فرزند صالح کی واسطی پدر و مادر کی اور
دعا پدر صالح کی واسطی فرزند اپنی کی اور دعا برادر مومن کی واسطی برادر مومن غائب کی
بس خدا اوس مومن سی فرماتا ہی کہ واسطی تیری دو چند ہی اوس چیز کا کہ جو برادر مومن غائب
کی لیی طلب کیا **فائدہ دوسرا** بیچ صفات داعی کی چاہیی کہ بیچ وقت دعا کی باز گشت
اپنی بخدا کرتا ہو اور توبہ گناہوں سی کی ہو اور دعا اوسکی واسطی قطع رحم خویشان کی نہو
اور دعا کرنی والی کی غذا اور پوشاک مال حرام اور رشوت حرام سی نہو اور حرام سی پرورش پائی ہو
اور داعی پاک ہو مظالم بندگان خدا سی یعنی حقوق خلائق کی اوسکی ذمہ مین نہون اور چاہیی
وظالم نہو اور ہنگام دعا کی پرہیز رکھی غذای حرام اور نامشروعات سی اور نیت صادق ہو
اور دعا واسطی دفع ایسی ظلم کی کہ جو خود مثل اوس ظلم کی کسی پر کیا ہو نکری اور قبل دعا کی تمامی
گناہان سی توبہ و اجتناب کری اور بعد دعا کی بہی تا بر آمدن حاجات پرہیز رکھی تا جلد حاجت
بر آوی اور دعا از روی اخلاص کے کری کہ دل اوسکا کدورات اور شوائب بدیسی پاک ہو اور
دعا مین توجہ تمام ہو کہ دل اور زبان دونو متوجہ رہین اور داعی باطہارت اور معطر ہو اور ہاتہ
مین انگشتر فیروزہ اور عقیق ہو اور پیش از دعا قدری تصدق دیوی اور بہتر او اور داعی کو یہ بہی
کہ حسن ظن اور اعتقاد کامل رکہتا ہو اور اعتقاد اس امر کا رکہی کہ بزودی حاجت روا ہو گی

اور دعا پنہان بہتر ہی آشکارا سی اور مومنین غائبین کو دعا مین شریک کرے کہ خدا دو چند اوسکو عطا کرتا ہے
اور قبل دعا کی حمد و ثنائی الٰہی بجا لاوی و باسمائی و اوصاف شریفہ خدا کو یاد کری اور ابتدا اور اختتام
مین صلوات او پر محمد و آل محمد کی بہیجی اور استغفار کری اور نعمتہای خدا کا اقرار کری اور بیچ دعا کے
مبالغہ اور الحاح بکمال مرتبہ کری اور بچشم گریان دعا کری کہ بعض روایات مین وارد ہوا ہی
کہ گریہ علامت اجابت ہی اور اگر رونا نہ آوی تو آواز و صورت رونی کی بناوی اور سزاوار ہی
کہ وقت دعا کی حاجت کو ذکر کری اور بخضوع و خشوع مشغول دعا ہو اور اگر قضائی حاجت میں
تاخیر ہو تو دعا کو ترک نکری اور نا امید نہو بلکہ اعتقاد اسکا رکہی کہ مصلحت خدا تاخیر اجابت مین ہی اور
جو کچہ کہ خدا نسبت بندہ اپنی کی کرتا ہی محض لطف و عین مصلحت ہی **فائدہ تیسرا** بیچ اوقات
اجابت دعا کی پس و شب و روز ہای قدر خصوصاً شب و روز بست و سوم [۲۳] کہ یہ تینو شبین ماہ رمضان کے
معظم مین ہین اور روز مولود پیغمبر خدا ص کہ وہ سترہوین [۱۷] ربیع الاول کی ہی اور شب و روز مبعث کہ وہ
ستائیسوین [۲۷] رجب کی ہی اور شب و روز عید فطر اور عید قربان اور شب و روز عرفہ کہ وہ نہم ذیحجہ ہی خصوصاً
اوس شخص کے لیے کہ جو عرفات یا کربلائی معلا مین ہو اور شب و روز عید غدیر کہ وہ ہجدہم [۱۸] ذیحجہ ہے
اور اول شب از ماہ رجب و بروایتی تمام شب و روز ماہ رجب و روز و شب نصف رجب و شب
نیمہ شعبان و روز مباہلہ صاحب مہج الدعوات فرماتی ہین کہ روایات صحیحہ اور معتبرہ سی مجکو معلوم ہوا ہی
کہ دو محل نماز پیشین کہ آفتاب درمیان راست کی ہو اور وقت و محل اذان نماز کی اور روز جمعہ اول
ساعت ظہر کے اور آخر ساعت جمعہ کے اور دو دانگ آخر ہر شب اور تمام شب ہر جمعہ کی اور وقت برسنے
باران کی اور بعد نماز ہای فریضہ کے اور بعد نماز مغرب کی جب سجدہ کری اور خوف و ترس کے
وقت اور وقت نرمی کی اور وقت گریہ باخلاص کے دعا ان سب وقتوں مین مستجاب ہی بعد اسکے
صاحب مہج الدعوات کہتی ہین کہ بعضی اوقات ان وقتوں سی روایات صحیحہ سے مینی معلوم کیی اور

بعضی اوقات کو مینی خود آزمایا انتہی کلامہ اور حقیر نے اکثر مرات تجربہ کیا کہ وقت اضطرار وانصرام
کی بہت جلد دعا مستجاب ہوتی ہی اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ
اور حضرت امیر المومنین ع سے منقول ہی کہ چار وقت دعا کو غنیمت جانو بعد قراۃ قرآن کی
اور نزدیک اذان کی اور نزدیک نزول باران کی اور بہ ہنگام بین الصفوف کہ دونو
صفین واسطی جدال و قتال کے کہڑین ہون اور بعضی روایت مین ہی کہ نزدیک گرنی قطرہ
خون مومن مقتول کے کہ اوسوقت درہای آسمان کہل جاتی ہین اور یہی منقول ہے
کہ چار وقت دعا مستجاب ہوتی ہی بیچ نماز وتر کی اور بعد نماز فجر کی اور بعد نماز ظہر کی اور بعد نماز
مغرب کی اور بعض روایات مین ہی کہ سحر سی تا طلوع آفتاب وقت اجابت دعا ہی کہ
اوسوقت درہای آسمان کہل جاتی ہین اور روزی قسمت ہوتی ہی اور حاجات روا ہوتی ہین
اور بعضی روایات مین ہی کہ وقت رقت قلب کے وہ رقت کہ جو از راہ خلوص واسطی خدا کی
ہو اوسوقت دعا کرو کہ وہ علامت اخلاص و استجابت دعا کی ہی اور منجملہ اوقات اجابت جسوقت
کہ خطیب خطبہ جمعہ سی فارغ ہو اوسوقت سی تا وقتیکہ صفین سیدہی اور درست ہون
اور مابین اذان واقامت کی دعا قبول ہی فقط **فائدہ چوتہا** بیچ بیان امکنہ اجابت کے
پس افضل امکنہ روضہ منورہ حضرت امام حسین علیہ السلام و مسجد الحرام و عرفات و مشعر
الحرام و مزدلفہ و مسجد مدینہ و مسجد کوفہ و مراقد منورہ حضرات ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین
بلکہ مزارات شہدا و صالحین ہی یہہ تہا بیان اجمالی طریق دعا کا اور طالب تفصیل جاہی کہ
رجوع کری طرف کتب قدیمہ کی پس وای برحال جہلای زمان کہ طریق دعا کو پس پشت
ڈال کی الفاظ دعا کو بطریق تجربہ و امتحان زبان پر اسطرح سی غلط سلط بدون صحت
الفاظ و حروف جاری کرین کہ دل تو مشغول طرف امور فاسدہ کی ہو اور زبان کو

ایسی جلد حرکت ہو کہ لفظ سمجھہ مین نہ آوی اور خوش اعتقادی کا یہہ حال کہ یقین واثق عدم اجابت و تاثیر کا پہلے سی راسخ ہو اور دعا کا ہی واسطی اغراض فاسدہ دنیویہ کی ہو خوش اعتقادی ایسی صحت الفاظ ویسی کہ جو بیان ہوئی او سبز ترصد یہ کہ دعا تمام نہونی پای کہ جو اثر ظاہر ہو والا نہ کلمات بیہودہ و کفر آمیز حدیث و کلام امام کی باب مین زبان پر جاری کرین **فائدہ پانچوان** بیچ بیان اسباب تاخیر اجابت دعا کی مخفی نرہی کہ بیشتر جو دعا کا اثر ظاہر نہین ہوتا بس سبب اسکا بظاہر دو حال سی خالی نہین ایک تو یہ کہ دعا کرنی والا گناہ کار و مردود درگاہ پروردگار ہو تو اس صورت مین احتمال اجابت و عدم اجابت دعا کا دونون ہی تو ہو سکتا ہی کہ اثر دعا کا اس صورت ظاہر نہو یا ظاہر ہو تو بعد مدت کی ظاہر ہو دوسرے سبب اوسکا یہ کہ دعا کرنی والا مقبول بارگاہ کبریا و صاحب صلاح و پرہیزکار ہو بس اس صورت مین اجابت مین تاخیر نہین ہوتی مگر ظہور اثر مین کبھی تاخیر ہوتی ہی چنانچہ اکثر علما اسباب تاخیر اجابت مین اسطرح بیان فرماتی ہین کہ منجملہ اسباب تاخیر دعا زیادتی صلاح و پرہیزکاری ہی یعنی جسوقت حق سبحانہ تعالی بندہ اپنی کی تئین دوست رکہتا ہی تو کبھی ایسا ہوتا ہی کہ حق سبحانہ چاہتا ہی کہ آواز مناجات بندہ اپنی کی سنا کری تو ہنگام مناجات موکلین اجابت سی خدا فرماتا ہی کہ روا کرو اسکی حاجتکو مگر تاخیر کرو تا بندہ جلیل مکرر مناجات کری چنانچہ جابر بن عبد اللہ انصاری سی روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآب صلعم نی جو کچھہ فرمایا حاصل مضمون اوسکا یہہ ہی کہ کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دوست خدا واسطی کسی امر کی حق سبحانہ تعالی سی دعا کرتا ہی تو حق سبحانہ تعالی جبرئیل سی فرماتا ہی کہ حاجت اسکی کو روا کر لکن اوسمین تاخیر کرنا یعنی ظہور اثر مین تاخیر کرنا بس بدرستیکہ مین دوست رکہتا ہون کہ آواز بندہ اپنی کی ہمیشہ سنو مین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ دشمن خدا دعا کرتا ہی اور حق سبحانہ و تعالی جبرئیل سی کہتا ہی

کہ حاجت کو اسکی روا کرکہ مکروہ رکھتا ہون مین سننا آواز اوسکی کو الی آخر الخبر پس خوشحال
اوس مرد مومن کا کہ جسکی آواز اور مناجات پسند و خوش بارگاہ کبریا ہو اور ویل و
خسران واسطی اوس شخص کی کہ جسکی آواز مکروہ و مردود درگاہ ہو مضمون حدیث سے
عوام کو غرابت نہو اسلیے کہ اسکا نظیر دنیا مین یہہ ہی کہ اکثر رئیس جو دکی دروازی پر اگر
فقیر خوش آواز و مناقب اگر سوال کرتا ہی تو اکثر یہہ ہی کہ بمجرد سوال کی تحویلدار سی
خیرات دینی کا حکم کرتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اوسکی آواز و مناقب جو بہت خوش
معلوم ہوتا ہی تو خادم سی کہتی ہین کہ اسکو خیرات دو مگر تاخیر کرکی دینا کہ تا سائل مناقب
کو ترک نکری اور اسیطرح اکثر یہہ ہی کہ سائل بدسیرت و بدآواز کی طرف امرا متوجہ ہی نہین ہوتے
چہ جائی عطائی مال مگر کبھی ایسا ہوتا ہی کہ سائل بدآواز و بدسیرت کی آواز باعث سمع
خراشی و حرج اوقات کی ہوتی ہی اور وہ سایل خادم کی دفع سی دفع ہی نہین ہوتا تو رئیس
خادم سی حکم کرتا ہی کہ اسکو جلد کچہ دیکر دفع کرو فقط **فائدہ چھٹا** بیچ بیان اشخاص عدم
اجابت کے اور وہ بہت ہین منجملہ آن چار شخص ہین کہ بیچ حدیث کی مذکور ہین اول وہ شخص کہ جو
گھر مین بیٹہا رہی اور سعی و کوشش روزی کی نکری اور کہہ بیٹھی کہی اللّٰهم ارزقنی یعنی بارخدا روزی
عطا کر مجھی پس حقتعالی اوسکی جوابمین فرماتا ہی کہ آیا مینی کیسطرح کی سبیل طلب روزی کی واسطے
تیری نہین کے یعنی ہاتہ و پاون واسطی تلاش کے عطا کیے تا تلاش روزی کیون نہین کرتا دوسرے
وہ شخص کہ جسی خدانی روزی عطا کی ہو اور وہ اوسکو غیر راہ خدا مین صرف کرڈالی اور کہی اللّٰهم
ارزقنی پس حقتعالی اوسکی جوابمین فرماتا ہی کہ آیا مینی تجکو روزی نہین دی تیسری وہ شخص
کہ اپنی عورت پر ظلم کری اور دعای بد واسطی اوسکی کری تو حقتعالی فرماتا ہی کہ آیا سبیل افتراق
کی نہین فرمائی یعنی تو طلاق کیون نہین دیتا جو تہی وہ شخص کہ کسی کو مال قرض دیے اور اپنے

قرض دینی پر گواہ نکری اگر قرض لینی والا انکار کری اور مالک یعنی قرض دہندہ اوسکی واسطی بددعا کری تو خداوند کریم فرماتا ہی کہ آیا میں نی حکم نہین کیا کہ گواہ کیا کرو اسّتی **فائدہ ساتوان** بیچ بیان اسباب عدم اجابت کی پوشیدہ نرہی کہ اسباب عدم اجابت کی بہت ہین منجملہ آن اختلال یکی از شرائط مذکورہ ہی اور اکثر و اعظم سبب عدم اجابت کا کثرت سیئات و ذنوب ہی اسلئے کہ اکثر گناہ ایسی ہین کہ وہ باعث حبس دعا اور موجب نزول بلا بلکہ باعث قطع امید و رجا کی ہوتی ہین چنانچہ جناب علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بیچ دعای کمیل کے فرماتی ہین کہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوبَ الَّتِی تَحْبِسُ الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوبَ الَّتِی تُنْزِلُ الْبَلَاءَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیَ الذُّنُوبَ الَّتِی تَقْطَعُ الرَّجَاءَ اور کبہی سبب عدم اجابت کا عدم علم و جہل بندہ کا ساتہ عواقب امور کی ہوتا ہی یعنی کبہی ایسا ہوتا ہی کہ انجاح مسئول بندہ کا بیچ علم الٰہی کے موجب فساد عمل بندہ کا ہوتا ہی چونکہ بندہ بسبب عدم علم او جہل بعواقب امور کی سوای خوبی کی اوسمین کوئی برائی نہین جانتا اسلئی خدا اسّی استدعا و سوال کرتا ہی پس علیم علی الاطلاق بمقتضای علم و حکمت اور بسبب شرافت کے جو بحال بندہ اپنی کی رکہتا ہی اوس مسئول حاجت کو کہ جسمین اوس بندہ کی لئی باعث فساد کا ہو روا نہین کرتا کما یشہد لہ قولہ تعالیٰ وَعَسٰی اَنْ تَکْرَهُوا شَیْئًا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوا شَیْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تمت الملحقات بحمد اللہ رب البریات یوم الخمیس الحادی والعشرین من شہر صفر المظفر سنۃ سبع وستین بعد الف ومائتین من الہجرۃ المقدسۃ النبویۃ علی صاحبہا والہ القدسیۃ الاف الصلوٰۃ والتحیۃ نمقہ العبد المفتقر الی رحمۃ ربہ الاعلی السید مصطفی صانہ اللہ عن الغفور عن کل محذور و محذور

پوشیدہ نرہی کہ بسبب تعجیل اہل مطبع و قلت فرصت جناب قبلہ و کعبہ دام ظلہ العالی نوبت ملاحظہ فقط اوراق ملحقات کی نہ آئی